روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:29
طلوع آفتاب	06:42
زوال آفتاب	12:46
غروب آفتاب	06:49

آج کی حدیث

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے (۱) عاشورہ کا روزہ (۲) عشرہ ذی الحجہ (یعنی یکم ذی الحجہ تا یوم العرفہ نویں ذی الحجہ) کے روزے (۳) ہر مہینے کے تین روزے (۴) اور فجر کے پہلے کی دو رکعتیں۔ (نسائی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 86, Thursday- 27 March, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۸۶ ❁ جمعہ، ۲۷ مارچ، ۲۰۲۶، ۷ رشوال المکرم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ روپے، صفحات: ۸

پورے ملک میں پٹرول پمپوں اور گیس ایجنسیوں پر افراتفری

لوگوں کا کہنا ہے کہ سلنڈر کی قلت کے باعث اپنا کام اور ڈیوٹی چھوڑ کر انہیں گھنٹوں لائن میں لگنا پڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود سلنڈر نہیں مل رہا ہے

مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی میں مسلسل اضافہ اور بحران کے جلد ختم نہ ہونے کے اندیشوں کے درمیان ملک کے مختلف حصوں میں پٹرول کی قلت اور ایل پی جی کی کمی کی خبروں سے افراتفری مچی ہوئی ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں سے مسلسل پٹرول پمپوں پر لمبی قطاروں کی ویڈیوز سامنے آرہی ہیں۔ جس کے بعد مہاراشٹر کے جالنا میں انتظامیہ نے بڑا قدم اٹھاتے ہوئے اشیائے ضروریہ قانون 1955 کے تحت خصوصی احکامات جاری کیے ہیں وہیں اتر پردیش کے کئی اضلاع میں پٹرول۔ ڈیزل اور ایل پی جی کے لیے مارا ماری مچی ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے پارلیمانی حلقہ گورکھپور میں بدھ کے روز پٹرول اور ڈیزل کی قلت کی افواہیں تیزی سے پھیلیں، جس سے پٹرول پمپوں پر لوگوں کی بھیڑ امڈ پڑی۔ شہر اور گردونواح میں یہ خبر پھیلی کہ تیل کمپنیوں نے پٹرولیم مصنوعات کی سپلائی بند کردی ہے جس سے لوگ گھبرا گئے اور پمپوں کی طرف دوڑ پڑے۔ کچھ مقامات پر لوگوں نے اضافی ایندھن بھروانے کی بھی کوشش کی، جس سے غیر ضروری بھیڑ اور افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے گورکھپور کے ضلع مجسٹریٹ دیپک مینا نے فوری طور پر ویڈیو پیغام جاری کرکے لوگوں سے امن قائم رکھنے اور افواہوں پر دھیان نہ دینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں پٹرول اور ڈیزل کی سپلائی معمول پر ہے اور کہیں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ مینا نے

کہا کہ پٹرولیم اشیا کی سپلائی باقاعدگی سے جاری ہے اور انتظامیہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ بغیر تصدیق کے کوئی بھی گمراہ کن معلومات شیئر نہ کرے۔ اتر پردیش کی نہیں بلکہ ملک کے کئی صوبوں میں پٹرول اور ڈیزل کی قلت کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ گجرات، آسام، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر اور بہار سمیت کئی ریاستوں میں افراتفری کا ماحول ہے۔ آسام کے جورہاٹ میں پیٹرول پمپ کے مالک راکیش سنگھ نے کہا کہ ہم صارفین کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس مکمل ذخیرہ ہے لیکن وہ سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم تو پورا ٹینک بھی بھر رہے ہیں۔ اسی طرح گجرات کے کئی پٹرول پمپوں پر بھیڑ جمع ہو رہی ہے۔ وہیں مہاراشٹر کے جالنا میں لمبی قطاروں نے پیٹرول کی طلب اور رسد کے درمیان عدم توازن پیدا کردیا ہے۔ ایسی صورتحال میں ضلعی انتظامیہ نے اشیائے ضروریہ قانون 1955 کے تحت خصوصی احکامات جاری کیے ہیں۔ حکم کے مطابق دو پہیہ گاڑیوں کے لیے زیادہ سے زیادہ 200 روپے اور 3 پہیہ اور 4 پہیہ گاڑیوں کے لیے 2000 روپے تک ہی ایندھن بھروانے کی حد طے کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کین، بوتل یا کسی بھی دیگر کنٹینر میں ایندھن دینے پر سخت پابندی لگائی گئی ہے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت قانونی کارروائی کی تنبیہ کی گئی ہے۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ میں بھی گیس ایجنسی کے باہر لمبی قطاریں دیکھی جارہی ہیں۔ قطاروں میں بڑی تعداد میں خواتین کھڑی ہیں جس پر عوام میں شدید غم وغصہ پایا جارہا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ گیس سلنڈر کی قلت کے باعث اپنے کام اور ڈیوٹی چھوڑ کر انہیں گھنٹوں لائن میں لگنا پڑ رہا ہے لیکن اس کے باوجود سلنڈر نہیں مل رہا ہے۔ صارفین کا الزام ہے کہ آن لائن بکنگ بھی نہیں ہو پارہی ہے۔ مجبور ہوکر لوگ ایجنسی پر جاکر بکنگ کرانے کی کوشش کرر ہے ہیں۔ جہاں انہیں گھنٹوں انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ کئی خاندانوں کا کہنا ہے کہ گھر میں سلنڈر ختم ہوگیا ہے جس کی وجہ سے کھانا پکانا مشکل ہوگیا ہے۔

برطانیہ کی عدالت نے نیرو مودی کی حوالگی کے خلاف کیس دوبارہ کھولنے کی درخواست مسترد کردی

نئی دہلی/لندن: مفرور ہیروں کے تاجر نیرو مودی کو اس وقت دھچکا لگا جب لندن میں ہائی کورٹ آف جسٹس، کنگز بنچ ڈویژن نے ان کی ہندوستان حوالگی کے حکم کے خلاف کارروائی دوبارہ کھولنے کی درخواست کو مسترد کردیا۔ مقدمے کی دلیل کراؤن پراسیکیوشن سروس کے وکیل نے دی، جس کی مدد سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن کی ایک سرشار ٹیم نے کی، جس میں تفتیشی افسران شامل تھے جنہوں نے سماعت کی حمایت کے لیے لندن کا سفر کیا

تھا۔ کیس کو دوبارہ کھولنے کی درخواست بھنڈاری کے فیصلے کی بنیاد پر دائر کی گئی تھی، یہ فیصلہ برطانیہ کی ہائی کورٹ نے دفاعی ڈیل مین سنجے بھنڈاری کے معاملے میں سنایا تھا۔ اس معاملے میں، بھنڈاری نے دلیل دی تھی کہ اگر اسے بھارت کے حوالے کیا گیا تو اسے تشدد کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، اور عدالت نے انسانی بنیادوں پر اس کی حوالگی سے انکار کردیا تھا۔ اسی نظیر کا حوالہ دیتے ہوئے نیرو مودی نے دعویٰ کیا کہ اگر انہیں ہندوستان واپس بھیجا گیا تو انہیں بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم، سی بی آئی کے عہدیداروں نے کارروائی کے دوران اس دعوے کے خلاف دلائل پیش کیے۔ اپنا فیصلہ سناتے ہوئے، یوکے ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ نیرو مودی کی طرف سے دائر پٹیشن کیس کو دوبارہ کھولنے کا جواز پیش کرنے کے لیے درکار غیر معمولی حالات کی حد کو پورا نہیں کرتی ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ پیش کردہ بنیادیں کافی نہیں ہیں اور کہا کہ پہلے کے فیصلے پر نظر ثانی کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ نیرو مودی پنجاب نیشنل بینک فراڈ کیس کے سلسلے میں بھارت کو مطلوب ہے، جس میں بیرون ملک قرضے حاصل کرنے کے لیے سرکاری قرض دہندہ کے نام پر جاری کردہ دھوکہ دہی کی ضمانتوں کا مبینہ استعمال شامل تھا۔ اس نے جنوری 2018 میں ہندوستان چھوڑ دیا تھا، سی بی آئی کی جانب سے اس گھوٹالے کی تحقیقات شروع کرنے سے کچھ دیر پہلے۔ برطانیہ میں 2019 میں اس کی گرفتاری کے بعد، برطانوی عدالتوں نے اس کی ہندوستان حوالگی کی منظوری دے دی تھی۔ عدالتوں نے، کیس پر غور کرتے ہوئے، ہندوستان میں اس کے علاج کے حوالے سے یقین دہانیوں کو قبول کیا تھا اور اس کی حوالگی میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں پائی، بعدازاں اس کی سابقہ اپیلوں کو خارج کردیا۔

ہندوستان کیلئے ایران نے کھول دیا آبنائے ہرمز!

بحری جہازوں کی آزادانہ آمدورفت کا راستہ صاف

مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے درمیان ایران نے آبنائے ہرمز کو کھولنے کا اعلان کرتے ہوئے ہندوستان کو بڑی راحت دی ہے۔ اب ایران کے دوست ممالک کے بحری جہاز آبنائے ہرمز کے ذریعے آزادانہ طور پر آجا سکیں گے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ ان کا ملک اب دوست ممالک کے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دے گا۔ ان ممالک میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی چین، روس، عراق اور پاکستان کا نام بھی لیا گیا ہے۔ ایران کے تازہ فیصلے کا مطلب ہے کہ ہندوستانی جہازوں کو اس راستے سے محفوظ طریقے سے گزرنے دیا جائے گا۔ تاہم ایک شرط عائد کی گئی ہے کہ جہازوں کو پہلے ایرانی حکام کے ساتھ رابطہ کرنا ہوگا۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دنیا بھر میں اس راستے کے بارے میں خدشات بڑھ گئے ہیں کیونکہ یہی راستہ دنیا کے سب سے بڑے تیل سپلائی راستوں میں سے ایک ہے۔ اگر یہ بند ہوجاتا ہے تو ہندوستان جیسے ممالک کے لیے تیل کی قیمتیں اور سپلائی دونوں پر اثر پڑتا ہے۔ ایران کے اس فیصلے سے ہندوستان کو بڑی راحت ملی ہے کیونکہ ہندوستان کا زیادہ تر تیل اسی راستے سے آتا ہے، اگر یہ راستہ بند رہتا تو پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں مزید مہنگی ہوسکتی تھیں۔ ایران نے پہلے بھی واضح کیا تھا کہ غیر دشمن بحری جہاز (یعنی جو ایران کے خلاف نہیں) اس راستے سے گزر سکتے ہیں لیکن اب یہ اصول مزید سخت کردیا گیا ہے اب ہر جہاز کو پہلے اجازت لینا ہوگی اور حفاظتی قوانین پر عمل کرنا ہوگا۔ دریں اثنا ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ ایران کے خلاف اپنے جنگی اہداف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے ہم جنگ نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی کے آگے جھکیں گے۔ سرکاری ٹی وی کو دیے گئے انٹرویو میں عباس عراقچی نے واضح کیا کہ ایران امریکہ کے ساتھ کسی بھی قسم کے مذاکرات کا ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس وقت کوئی براہ راست بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران جنگ کا خواہاں نہیں بلکہ تنازعات کا مستقل اور پائیدار حل چاہتا ہے تاہم تہران جنگ کے مکمل خاتمے اور ہونے والے نقصانات کے ازالے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اعلیٰ حکام امن کے حوالے سے پیش کی گئی تجاویز کا جائزہ لے رہے ہیں۔

۶۵۰/ پولیس اہلکار اور سی آر پی ایف تعینات

رام نومی کے موقع پر دہلی کے اُتم نگر میں سخت سکیورٹی کے انتظامات

نئی دہلی: رام نومی کے موقع پر قومی راجدھانی دہلی کے اُتم نگر علاقے میں سکیورٹی کے غیر معمولی انتظامات کیے گئے ہیں تاکہ تہوار کو پُرامن ماحول میں مکمل کیا جا سکے۔ انتظامیہ نے قانون ونظم برقرار رکھنے کے لیے 650 پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا ہے، جب کہ 12 نیم فوجی یونٹس بھی علاقے میں متحرک کیے گئے ہیں جن میں سی آر پی ایف کے جوان شامل ہیں۔ حکام کے مطابق اس بار سکیورٹی کا نظام کثیر سطحی رکھا گیا ہے، جس کے تحت حساس مقامات پر خصوصی نگرانی کی جارہی ہے۔ پولیس نے علاقے میں 25 خصوصی پکٹ قائم کیے ہیں، جہاں مستقل طور پر اہلکار تعینات رہیں گے۔ ان مقامات میں اُتم نگر تھانہ روڈ، کالی بستی، قبرستان وعیدگاہ روڈ اور والمیکی مندر چوک جیسے اہم علاقے شامل ہیں۔ ان علاقوں کو حساس قرار دیتے ہوئے یہاں اضافی چوکس رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اُتم نگر، ڈابری اور بنداپور تھانوں کی مشترکہ ٹیمیں بھی مسلسل گشت کررہی ہیں تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو فوری طور پر روکا جا سکے۔ پولیس اہلکار نہ صرف مرکزی چوراہوں بلکہ تنگ گلیوں اور بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں بھی موجود ہیں، جہاں کسی بھی مشتبہ سرگرمی پر فوری کارروائی کے احکامات دیے گئے ہیں۔ سکیورٹی کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دوارکا ضلع کے آپریشن سیل نے سادہ لباس میں خفیہ ٹیمیں بھی تعینات کی ہیں۔ یہ ٹیمیں عام شہریوں کے درمیان رہ کر حالات کا جائزہ لے رہی ہیں اور کسی بھی مشکوک سرگرمی کی صورت میں فوری اطلاع اور کارروائی کو یقینی بنارہی ہیں۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدام احتیاطی طور پر کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے کو بروقت روکا جا سکے۔ حال ہی میں ہولی کے دوران پیش آئے ترون قتل معاملے کو بھی اس اضافی چوکسی کی ایک بڑی وجہ بتایا جارہا ہے۔ اس واقعے میں 26 سالہ نوجوان کو قتل کردیا گیا تھا، جس کے بعد علاقے میں کشیدگی کا ماحول پیدا ہوگیا تھا۔ پولیس نے اس کیس میں اب تک 14 افراد کو گرفتار کیا ہے اور معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پچھلے کچھ دنوں میں بعض شدت پسند عناصر کی جانب سے اشتعال انگیز بیانات بھی سامنے آئے تھے، جن میں تہوار کے دوران بدامنی پھیلانے کی دھمکیاں دی گئی تھیں۔ تاہم عدالت کی ہدایت اور سخت سکیورٹی انتظامات کے باعث عید کا تہوار پُرامن طریقے سے منعقد ہوا تھا۔ اسی پس منظر کو دیکھتے ہوئے اس بار بھی انتظامیہ نے کسی قسم کی لاپرواہی نہ برتنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

سونیا گاندھی دواخانہ میں شریک، حالت مستحکم

سینئر کانگریس لیڈر سونیا گاندھی کو منگل اور چہارشنبہ کی درمیانی شب دہلی کے سرگنگارام ہاسپٹل میں شریک کرایا گیا۔ ڈاکٹر اجے سروپ نے کہا کہ سونیا گاندھی کی حالت مستحکم ہے۔ پیٹ اور مثانہ میں ممکنہ انفیکشن کی وجہ سے انہیں دواخانہ سے رجوع کرنا پڑا جہاں ان کے معائنے کئے جارہے ہیں۔ فرزند راہول گاندھی اور دختر پرینکا گاندھی ان کے ساتھ ہیں۔ اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے کیرالا کا دورہ منسوخ کردیا ہے۔

آج آل پارٹی میٹنگ میں راہول شامل نہیں ہوں گے

نئی دہلی: ایران میں جاری جنگ کے باعث ملک میں پیدا ہونے والے ایندھن اور انسانی بحران کے درمیان مرکزی حکومت نے کل جماعتی میٹنگ بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مرکزی حکومت نے چہارشنبہ کی شام 5 بجے کل جماعتی میٹنگ منعقد کی ہے، جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کی شرکت یقینی بنانے کے لیے ان سے رابطہ کیا جارہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس میٹنگ میں خواتین کو 33 فیصد ریزرویشن دینے والے بل پر بھی بحث ممکن ہے اور حکومت اس معاملے پر تمام جماعتوں کا تعاون چاہتی ہے۔ حکومت کی جانب سے بلائی گئی کل جماعتی میٹنگ پر ردعمل دیتے ہوئے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے منگل کو کہا کہ وہ پہلے سے طے شدہ کیرالہ کے دورے کی وجہ سے میٹنگ میں شریک نہیں ہوسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر بحث ضروری ہے، لیکن حکومت پہلے ہی سنگین غلطی کرچکی ہے۔ مسٹر راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ نظام کا ڈھانچہ ہی کمزور کردیا گیا ہے، جسے بہتر کرنے میں کافی وقت لگے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی آزادانہ فیصلے کرنے کے بجائے امریکہ اور اسرائیل کے اثر ورسوخ میں کام کرتے ہیں اور کسانوں ونوجوانوں کے مفاد میں موثر اقدامات نہیں کر پارہے ہیں۔

آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنانا اولین ترجیح

نئی دہلی: الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے انتخابی تیاریوں کو مضبوط بنانے کے لیے اپنی کوششیں تیز کردی ہیں۔ اس سلسلے میں ان ریاستوں کے اعلیٰ انتظامی اور قانون نافذ کرنے والے حکام کا ایک اعلیٰ سطحی بین ریاستی سرحدی میٹنگ طلب کی گئی ہے جہاں انتخابات ہونے والے ہیں، نیز ان کے پڑوسی خطوں کے حکام کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد باہمی کوآرڈی نیشن کو بڑھانا، غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آنے والے انتخابات پرامن، محفوظ، تشدد سے پاک اور کسی بھی لالچ کے بغیر منعقد ہوں۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، اس میٹنگ میں چیف سکریٹریز، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی)، چیف الیکٹورل آفیسرز (سی ای او) اور محکمہ داخلہ، ایکسائز اور اسٹیٹ گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (ایس جی ایس ٹی) جیسے اہم محکموں کے پرنسپل سکریٹریز سمیت سینئر حکام نے شرکت کی۔ اسٹیٹ پولیس نوڈل آفیسرز نے بھی ان بات چیت میں حصہ لیا، جو انتخابی نظم و نسق کے حوالے سے ایک جامع نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا، "تعاون کے ذریعے انتخابی تیاریوں کو مضبوط بنانا ہماری اولین ترجیح ہے۔" کمیشن نے ریاستوں کے درمیان، خاص طور پر سرحدیں بانٹنے والی ریاستوں کے درمیان ہموار کوآرڈی نیشن کی اہمیت پر زور دیا۔ حکام نے واضح کیا کہ اس طرح کی ہم آہنگی غیر قانونی نقدی، شراب، منشیات اور دیگر ایسی مراعات کی نقل وحرکت کی نگرانی اور روک تھام میں اہم ہے جو ووٹرز کو متاثر کرسکتی ہیں۔ بین ریاستی میٹنگ کے علاوہ، کمیشن نے الیکشن انٹیلی جنس پر مشتمل کثیر محکمہ جاتی کمیٹی کے ساتھ بھی مشاورت کی۔ یہ کمیٹی انتخابی بے ضابطگیوں سے متعلق انٹیلی جنس معلومات جمع کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ انٹیلی جنس شیئرنگ کے بہتر نظام اور مربوط نافذ کرنے والی کارروائیاں انتخابی عمل کی ساکھ برقرار رکھنے کے لیے اہم ہوں گی۔

جن ووٹروں کے نام خارج ہوں گے، انہیں قانونی مدد فراہم کریں گے: ممتا

ممتا بنرجی نے کہا ہے کہ عدالتی عمل کے دوران جن ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹائے جائیں گے

کولکاتا: مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اعلان کیا ہے کہ عدالتی عمل کے دوران جن ووٹروں کے نام انتخابی فہرست سے خارج کیے جائیں گے، ترنمول کانگریس انہیں قانونی مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ پارٹی ایسے متاثرہ افراد کے لیے وکلا کا انتظام کرے گی تاکہ وہ اپنے حقوق کا دفاع کرسکیں۔ ممتا بنرجی نے یہ بات مغربی بردوان ضلع کے پانڈویشور میں ایک انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ووٹر کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا اور پارٹی ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ اقدام ان لوگوں کے لیے ہے جنہیں عدالتی عمل کے دوران فہرست سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا ہے جب الیکشن کمیشن کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق تقریباً 60 لاکھ معاملات عدالتی جانچ کے لیے بھیجے گئے تھے، جن میں سے 32 لاکھ معاملات کی جانچ مکمل ہوچکی ہے۔ ان میں سے تقریباً 40 فیصد ایسے معاملات ہیں جن میں نام حذف کیے جانے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ تاہم، ایسے ووٹروں کو اپیل کا حق حاصل ہوگا اور وہ اس مقصد کے لیے قائم کیے گئے 19 اپیلیٹ ٹریبونلز میں رجوع کرسکیں گے۔ اپنے خطاب میں ممتا بنرجی نے خواتین کو خاص طور پر آگے آنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کا مقابلہ کرنے میں خواتین کو مرکزی کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تمام تر دباؤ اور حملوں کے باوجود آخرکار کامیابی ترنمول کانگریس کی ہوگی۔ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ انتخابی عمل میں کسی بھی حد تک جاسکتی ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ سیاسی فائدے کے لیے غیر معمولی اقدامات بھی کیے جا سکتے ہیں، جیسا کہ ماضی میں کووڈ وبا کے دوران دیکھا گیا تھا۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ ممتا بنرجی نے آنے والے اسمبلی انتخابات کو "کوروکشیتر کا مہایودھ" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس میں ترنمول کانگریس پانڈوؤں اور بی جے پی کوروؤں کی نمائندگی کررہی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایل پی جی بکنگ کے نئے قواعد پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اگر واقعی بکنگ کی مدت 25 دن کردی گئی ہے تو اس سے عام لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی پالیسیوں پر عوام کا اعتماد کمزور ہورہا ہے اور ایسے فیصلے عوامی مفاد کے خلاف ہیں۔

وندے ماترم گانا حکومتی سرکولر میں لازم نہیں

سپریم کورٹ کا موقف

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے قومی گیت وندے ماترم گانے کے بارے میں مرکزی حکومت کے سرکولر کے جواز کو چیلنج کرنے والی پٹیشن کو سماعت کیلئے قبول کرنے سے چہارشنبہ کو انکار کردیا اور وضاحت کی کہ اس سرکولر میں وندے ماترم گانے کی بات بالکلیہ مشورہ کے طور پر کہی گئی ہے اور اس معاملہ میں ان کے خلاف کوئی تعزیری اقدامات کی گنجائش نہیں جو اسے گانا نہیں چاہتے ہیں۔ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جے باگچی اور جسٹس بی پنچولی پر مشتمل بنچ نے اس عرضی کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے خارج کردیا اور نشاندہی کی کہ ایسا کوئی ثبوت نہیں کہ وندے ماترم گانے کی حکومتی اڈوائزری کی آڑ میں کسی بھی فرد یا ادارہ کو اس کیلئے مجبور کیا جارہا ہے۔ درخواست گزار محمد سعید نوری جو ایک تعلیمی ادارہ چلاتے ہیں، ان کی پیروی کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ سنجے ہیگڈے نے دلیل پیش کرنا چاہی کہ/ 28 جنوری کا سرکولر اگرچہ اڈوائزری کے زمرہ میں آتا ہے لیکن اسے عملی طور پر لازمی ہدایت یا حکم کے طور پر باور کرایا جارہا ہے۔ لیکن بنچ نے ہیگڈے کے موقف سے اتفاق نہیں کیا۔ جسٹس باگچی نے کہا کہ کچھ بھی لازمی نہیں ہے۔ یہ سرکولر اڈوائزری نوعیت کا ہے۔ چیف جسٹس نے بھی کہا کہ یہ سرکولر مشورہ کی نوعیت کا ہی ہے۔ جسٹس باگچی نے کہا کہ جب بھی کوئی ہدایت لازمی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ تعزیری اقدامات کی صراحت ہوتی ہے۔ لہذا یہاں اس سرکولر میں وندے ماترم نہ گانے کی صورت میں کسی بھی قسم کی تعزیری اقدام یا سزاء کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ ہیگڈے نے اصرار کیا کہ اگرچہ قانونی پکڑ نہیں ہے لیکن سرکولر کو برقرار رکھا جائے تو کسی بھی فرد یا ادارہ پر بڑا دباؤ رہے گا۔ تاہم عدالتی بنچ نے اس بات سے بھی اتفاق نہیں کیا اور سرکولر کے فقرہ 5 کی نشاندہی کی جس میں وندے ماترم گانا اڈوائزی نوعیت کی بات ہے۔

ملکارجن کھڑگے کا حکومت کی عجلت پر سوال، انتخاب کے بعد مشاورت کا مطالبہ

کانگریس صدر کھڑگے نے خواتین ریزرویشن قانون میں ترمیم پر حکومت کی جلد بازی پر سوال اٹھاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اسمبلی انتخابات کے بعد اس معاملے پر آل پارٹی میٹنگ بلائی جائے

نئی دہلی: کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے خواتین کے لیے ریزرویشن سے متعلق قانون میں ممکنہ ترمیم پر حکومت کی عجلت کو لے کر سخت سوالات اٹھائے ہیں اور اس معاملے پر وسیع تر سیاسی مشاورت کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو کو خط لکھ کر واضح کیا کہ جب ملک کے کئی علاقوں میں اسمبلی انتخابات جاری ہیں تو ایسے میں کسی بھی اہم آئینی ترمیم پر جلدی کرنا مناسب نہیں ہے۔ کانگریس صدر کھڑگے نے اپنے خط میں کہا کہ اپوزیشن جماعتیں پہلے ہی 24 مارچ کو حکومت کو تجویز دے چکی ہیں کہ اس حساس اور اہم موضوع پر بات چیت کے لیے آل پارٹی میٹنگ انتخابات کے بعد بلائی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ سیاسی جماعتیں اس وقت انتخابی مہم میں مصروف ہیں، اس لیے سنجیدہ غور وفکر کے لیے مناسب ماحول انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد ہی ممکن ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ حکومت تقریباً ڈھائی سال قبل منظور کیے گئے آئینی ترمیمی قانون میں اب اچانک ترمیم کرنے کے لیے کیوں بے تاب دکھائی دے رہی ہے۔ کھڑگے کے مطابق اس معاملے پر جلد بازی نہ تو جمہوری اقدار کے مطابق ہے اور نہ ہی اس سے کسی مثبت نتیجے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ کھڑگے نے یاد دلایا کہ انہوں نے ستمبر 2023 میں راجیہ سبھا میں بحث کے دوران خود خواتین ریزرویشن قانون کے فوری نفاذ کا مطالبہ کیا تھا لیکن اس وقت حکومت نے ان کی بات سے اتفاق نہیں کیا تھا۔ اب جبکہ حکومت خود اس قانون کے نفاذ کے لیے سرگرم نظر آرہی ہے تو اسے تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لینا چاہیے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے بھی اسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ کئی پارٹیوں نے مشترکہ خط کے ذریعے حکومت سے کہا ہے کہ خواتین ریزرویشن قانون کے نفاذ کے طریقہ کار اور لائحہ عمل پر تفصیلی گفتگو کے لیے آل پارٹی میٹنگ بلائی جائے، مگر یہ اجلاس اسمبلی انتخابات مکمل ہونے کے بعد ہی ہونا چاہیے۔ رپورٹ کے مطابق حکومت اس قانون کو جلد نافذ کرنے کے لیے مزید آئینی ترامیم پر غور کررہی ہے، تاکہ مردم شماری اور حلقہ بندی کے عمل کے بغیر ہی اسے عملی شکل دی جا سکے۔ تاہم اپوزیشن جماعتوں کو اس طریقہ کار پر تحفظات ہیں اور وہ اسے جلد بازی پر مبنی فیصلہ قرار دے رہی ہیں۔ کانگریس نے حکومت پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے کہ وہ اس معاملے کو سیاسی بیانیہ بدلنے کے لیے استعمال کررہی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ملک کو توانائی کے بحران اور خارجہ پالیسی کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ پارٹی کے مطابق ایسے اہم قومی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے خواتین ریزرویشن کے مسئلے کو تیزی سے آگے بڑھایا جارہا ہے۔ واضح رہے کہ خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن کا قانون 2023 میں آئینی ترمیم کے ذریعے منظور کیا گیا تھا، تاہم اس کا نفاذ مردم شماری اور نئی حلقہ بندی کے بعد ہی ممکن بتایا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس قانون کے عملی اطلاق کے طریقہ کار کو لے کر سیاسی سطح پر اختلافات اب کھل کر سامنے آرہے ہیں۔

بی ایم سی ملازمین کی حاضری بائیومیٹرک لازمی

غیر حاضری پر تنخواہ میں کٹوتی، سسٹم نافذ العمل

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی بی ایم سی نے ایک ایسے نظام کو مؤثر انداز میں نافذ العمل لایا ہے جس کے بعد اب کوئی بھی بی ایم سی ملازم غیر حاضری پر تنخواہ کا حقدار نہیں ہوگا اور اسے غیر حاضر قرار دیا جائے گا اب بی ایم سی نے تمام دفاتر میں بائیومیٹرک حاضری کو لازمی قرار دے کر یہ نظام قائم کیا ہے۔ ملازم کو اس کی حاضری کی روزانہ ایس ایم ایس رپورٹ بھیجی جاتی ہے۔ اگر ملازم کسی دن غیر حاضر ہو تو اسے تیسرے دن SMS کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے۔ اگر متعلقہ ملازم مذکورہ دن موجود ہو تو وہ اپنی اسٹیبلشمنٹ سے رابطہ کر کے اپنی حاضری درج کرا سکتا ہے یا غیر حاضر ہونے کی صورت میں چھٹی کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ اس کے لیے ملازم کو 43 سے 73 دن کا وقت دیا جاتا ہے (اس مہینے کے بعد دوسرے مہینے کی 13 تاریخ تک جس میں غیر حاضری ہوتی ہے، یعنی جنوری کے مہینے میں غیر حاضری کی صورت میں 13 مارچ تک) اگر مذکورہ مدت کے بعد بھی غیر حاضری حل نہ ہو سکے تو مذکورہ دنوں کی تنخواہ اگلی تنخواہ (مارچ میں ادا کی گئی اپریل) سے تخفیف کی جائے گی۔ نیز، مذکورہ کٹوتی کی گئی تنخواہ اس مہینے کی تنخواہ میں ادا کی جائے گی جس میں مذکورہ غیر حاضری کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہر ملازم کو اس کی ماہانہ تنخواہ کی پرچی میں غیر معافی غیر حاضری کی رقم کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ اس طرح ملازم کو پورا موقع اور معلومات دینے کے بعد ہی تنخواہ سے لامحالہ کٹوتی کی جا رہی ہے۔ اگر اس طریقے سے تنخواہ کاٹی نہ جائے تو ملازم کو غیر حاضری کی مدت کے لیے ادائیگی کی جائے گی۔ ملازم کی موجودگی کو یقینی بنائے بغیر تنخواہ ادا کرنا مالی نظم و ضبط کے مطابق نہیں ہوگا۔ آگے بڑھتے ہوئے، اس غیر معافی غیر حاضری کی وجہ سے، ریٹائرمنٹ کے دعوے ریٹائرمنٹ کے وقت طویل عرصے تک زیر التواء رہتے ہیں۔ اس لیے مذکورہ فیصلہ ملازمین کے لیے طویل مدتی فائدے کا ہے۔ SAP سسٹم اور بائیو میٹرک حاضری کا نظام ٹھیک سے کام کر رہا ہے اور اس کے بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے۔ ایسے ملازمین کے اسٹیبلشمنٹ ہیڈ/ رپورٹنگ آفیسر/ ریویو آفیسر کی 10٪ تنخواہ جولائی 2023 سے روک دی گئی ہے تاکہ غیر حاضری معاف نہ ہو۔ اس سے ہیڈ آف اسٹیبلشمنٹ رر پورٹنگ آفیسر رر یویونگ آفیسر پر ناراضگی پایا جاتا ہے، تاہم، اس کا ملازمین پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ انہیں ان کی غیر موجودگی کے باوجود باقاعدہ تنخواہیں مل رہی ہیں۔

ملاڈ: رام بھگوان کی مورتی لیجاتے وقت تنازع حالات کشیدہ

شرانگیزی کا مظاہرہ کے دوران دونوں جانب سے نعرہ بازی، کیس درج تفتیش شروع، حالات پر امن سیکورٹی سخت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ملاڈ علاقہ میں گزشتہ شب رام بھگوان کی مورتی لیجانے کے دوران اس وقت کشیدگی پھیل گئی جب جامع مسجد کے پاس کچھ شرپسندوں نے شور شرابہ کیا جس کے بعد یہاں حالات خراب ہو گئے پولیس نے حالات کو قابو میں کر لیا دونوں جانب سے نعرے بازی ہوئی ایک طرف سے نعرہ تکبیر اللہ اکبر تو دوسری طرف جے شری رام کا نعرہ لگایا گیا گزشتہ رات جامع مسجد میں عشاء کی نماز جاری تھی اسی دوران بھگوان رام کی مورتی لیجاتے وقت شور شرابہ ہوا تو نمازیوں نے اعتراض کیا اس کے بعد حالات خراب ہو گئے پولیس نے فریقین کو قابو میں کیا اور پھر اب یہاں حالات پر امن ضرور ہے لیکن کشیدگی برقرار ہے پولیس نے جامع مسجد سمیت تمام حساس علاقوں میں سیکورٹی سخت کر دی ہے چونکہ شام میں رام نومی کا جلوس نکالا جاتا ہے اور رام نومی جلوس شوبھا یاترا میں کسی بھی قسم کی گڑبڑی نہ ہو اس کو یقینی بنانے کیلئے چپہ چپہ پر فورسیز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی نے اس معاملہ میں پولیس کو سخت ہدایت جاری کی ہے جبکہ تنازع پیدا کرنے والوں کے خلاف پولیس نے کیس درج کر لیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔ ممبئی کے ملاڈ علاقہ میں رام نومی پر تین سال قبل تشدد پھوٹ پڑا تھا اور اس کے بعد اب دوبارہ شرپسند عناصر یہاں ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں گزشتہ شب بھی یہاں ماحول خراب کرنے کی کوشش کی گئی لیکن پولیس نے اسے ناکام بنا دیا اب حالات پر امن ہے پولیس نے افواہ پھیلانے والوں اور سوشل میڈیا پر متنازع ویڈیو شیئر کرنے والوں پر بھی کارروائی کا انتباہ دیا ہے اس کے ساتھ ہی پولیس اس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے کہ آیا ماحول خراب کیا ہے۔ فرقہ وارانہ تنازع کے بعد پولیس نے حساس علاقوں کی نشاندہی کے ساتھ محلہ کمیٹیوں اور امن کمیٹیوں کی میٹنگ بھی منعقد کی تھی۔ ملاڈ میں سی سی ٹی وی فوٹیج کی تنصیب کے ساتھ جلوس کی نگرانی ڈرون سے کی گئی چپہ چپہ پر فورسیز کی موجودگی کے سبب جلوس کے پرامن اختتام کا دعویٰ بھی پولیس نے کیا ہے۔

جعفری اسکول میں ہنگامہ آرائی ایم آئی ایم کارپوریٹر سمیت دیگر پر مقدمہ

ممبئی ممبئی شیواجی نگر جعفری انگلش ہائی اسکول میں ہنگامہ آرائی کر کے جبرا پرنسپل سے حجت بازی کرنے کی پاداش میں پولس نے ایم آئی ایم کی کارپوریٹر مہ جبین عتیق خان، عتیق خان، تبسم مبارک علی ادریسی، ممتاز سمیر شیخ سمیت ۳ سے ۱۴ افراد اور بچوں کے والدین کے خلاف کیس درج کر لیا گیا ہے تفصیلات کے مطابق ۲۱ فروری ۲۰۲ کو صبح جب اکول میں بارہویں بورڈ امتحان کا پرچہ جاری تھا اسی دوران دسویں کے طلبا کو ہال ٹکٹ نہ دینے پر ہنگامہ برپا کیا وہ کوئی بات سننے کو راضی نہیں تھے جس کے بعد ان لوگوں نے میری اہلیت پر سوال اٹھایا اور اسکول کو کیسے گرانٹ ملا تم نے دسویں جماعت کے طلبا کو ہال ٹکٹ کیوں نہیں کیا، اسکول کی خلاف آر ٹی آئی کریں گے اور تنازع پیدا کیا اسکول میں دوپہر کا سیشن جاری تھا جس سے طلبا بھی زوردار آواز سے خوفزدہ ہو گئے تھے اس لیے اس متعلق پرنسپل نے تحریری شکایت کی جس کے بعد پولس نے ملزمین کارپوریٹر سمیت اس کے معاونین پر مقدمہ درج کر لیا ہے پولس نے اس معاملہ ہنگامہ فساد برپا کرنا۔

ایران امریکہ کشیدگی کے درمیان عالمی سطح پر

تیل کی قیمتیں ۱۰۰/ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ایران نے جنگ جاری رکھنے اور امریکا کے ساتھ براہ راست بات چیت سے انکار کر دیا ہے۔ اس پیش رفت کا اثر تیل کی قیمتوں پر پڑ رہا ہے۔ جمعرات کو تیل کی عالمی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئیں۔ برینٹ کروڈ فیوچر 1.21 فیصد بڑھ کر 103.46 ڈالر فی بیرل ہو گیا، جبکہ یو ایس ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلیو ٹی آئی) کروڈ 1.35 فیصد اضافے کے ساتھ 91.54 ڈالر فی بیرل ہو گیا۔ اس کی وجہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے مطابق تہران اور واشنگٹن کے درمیان ثالثوں کے ذریعے رابطوں کو مذاکرات سے تعبیر نہیں کیا جانا چاہیے۔ تہران سے بھی توقع کی جا رہی تھی کہ وہ امریکی حمایت یافتہ جنگ بندی کی تجویز کو مسترد کر دے گا۔ اس سے قبل بدھ کے روز، مغربی ایشیا کے خطے میں جنگ بندی کی بڑھتی ہوئی امیدوں کے درمیان خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں زبردست کمی دیکھی گئی۔ ماہرین کے مطابق، خام تیل کی قیمتوں میں حالیہ کمی سے ہندوستان کے معاشی اشاریوں جیسے افراط زر اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ (سی اے ڈی) کو کچھ راحت مل سکتی ہے، حالانکہ تکنیکی اشارے بتاتے ہیں کہ کلیدی سپورٹ لیولز کو جانچا جا رہا ہے۔ ہندوستان کے لیے، خام تیل کی قیمتوں میں ہر 10$ فی بیرل تبدیلی عام طور پر کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو جی ڈی پی کے 0.5-0.3 فیصد پوائنٹس سے متاثر کرتی ہے اور قیمتوں کی مزید نقل و حرکت پر منحصر ہے، صارف قیمت اشاریہ (سی پی آئی) افراط زر میں 20-30 بنیادی پوائنٹس کا اضافہ ہوتا ہے۔ دریں اثنا، ایران نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہندوستان سمیت پانچ "دوستانہ" ممالک کے بحری جہازوں پر کوئی پابندی نہیں لگائے گا، جس سے انہیں تزویراتی لحاظ سے اہم آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت دی جائے گی، جبکہ دوسروں کے لیے رسائی پر پابندی ہوگی۔ خطے میں جاری تنازعات کے باوجود بھارت کے ساتھ ساتھ روس، چین، پاکستان اور عراق کے جہازوں کو اس اہم سمندری راستے سے محفوظ گزرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ انہوں نے یہ عندیہ بھی دیا کہ ان ممالک سے تعلق رکھنے والے بحری جہازوں کو گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جو مخالف سمجھے جاتے ہیں یا جاری تنازع میں ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بحران میں کردار ادا کرنے والے امریکا، اسرائیل اور بعض خلیجی ممالک کے بحری جہازوں کو آبی گزرگاہ سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

نرہری زروال معاملے پر تنازعہ بڑھ گیا، شائنا این سی کا استعفیٰ کا مطالبہ

قابل اعتراض ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد حزب اختلاف اور حکمراں جماعت شیوسینا دونوں نے ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا

ممبئی: مہاراشٹر کی سیاست میں وزیر نرہری زروال کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ ایک قابل اعتراض ویڈیو کے سامنے آنے کے بعد حزب اختلاف اور حکمراں جماعت شیوسینا دونوں نے ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ شیوسینا کی ترجمان شائنا این سی نے اس معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نرہری زروال پہلے بھی غلط وجوہات کی وجہ سے خبروں میں رہے ہیں۔ پہلے ان کے دفتر سے بدعنوانی کے الزامات سامنے آئے تھے اور اب یہ قابل اعتراض ویڈیو منظر عام پر آئی ہے۔ لہٰذا انہیں تحقیقات مکمل ہونے تک اخلاقی بنیادوں پر اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ دریں اثنا، شائنا این سی نے ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی اور ایندھن کی قیمتوں کے بارے میں بھی بات کی۔ اس نے آئی اے این ایس کو بتایا کہ دنیا میں کہیں بھی جنگ ہر ملک کو متاثر کرتی ہے۔ فی الحال، پٹرول کی قیمت تقریباً 94 فی لیٹر ہے، جب کہ 14 کلوگرام کا ایل پی جی سلنڈر 913 میں دستیاب ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے گھرانوں کو ایل پی جی کی باقاعدہ فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اشیاء ایکٹ نافذ کیا ہے۔ مزید برآں، پردھان منتری اجولا یوجنا (پی ایم یو وائی) کے استفادہ کنندگان کو 300 کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلیک مارکیٹنگ کے خاتمے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے خواتین کے تحفظ کے معاملے پر بھی شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بہت سے معاملات کے بارے میں سوالات اٹھائے جا رہے ہیں، خواہ وہ کھراٹ کیس ہو یا دیگر لیڈروں یا وزراء کے معاملے میں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں یہ یقینی بنانا بہت ضروری ہے کہ ہماری ثقافتی اقدار کا تحفظ ہو اور جو بھی غلط کام کرے اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اشوک کھراٹ کیس پر بات کرتے ہوئے شائنا این سی نے کہا کہ ان کے اقدامات قابل مذمت ہیں اور وہ ایک مجرم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس معاملے میں ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ کسی بھی قسم کے استحصال سے متعلق کوئی بھی ویڈیو یا معلومات کے ساتھ آگے آئیں تاکہ قصورواروں کو سخت سزا دی جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاشرے میں مسخ شدہ ذہنیت رکھنے والوں کو بے نقاب کرنا بہت ضروری ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے پر بات کرتے ہوئے، شائنا این سی نے ناری شکتی کو ملک کی نئی تاریخ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین ریزرویشن بل کے ذریعے 33 فیصد ریزرویشن پر طویل عرصے سے بحث ہو رہی ہے، لیکن اب خواتین کو محض علامت کے طور پر نہیں دیکھا جاتا، بلکہ انہیں حقیقی مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج خواتین فیصلہ سازی کے عمل میں شامل ہو رہی ہیں، چاہے وہ سیکورٹی، صحت، تعلیم یا ملازمت میں ہوں۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی تعریف کرتے ہوئے، شائنا این سی نے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ خواتین کو آگے بڑھانے کے لیے کام کیا ہے، اور آج لڑکیوں کی بہنوں کو ملک بھر میں مواقع مل رہے ہیں۔

گڈچرولی: شراب پی کر بیوی کو پیٹنے پر ایک ہزار جرمانہ

گاؤں والوں نے مل کر قرارداد منظور کی، شراب بیچنے والو پر ۲۰/ہزار روپے جرمانہ، خبر دینے والے کو ۵/ہزار انعام۔ چھتیس گڑھ کی سرحد پر واقع ودربھ کے ضلع گڈچرولی میں ایک جگہ ہے ابوجھامڑ۔ اسی جنگلاتی علاقے ابوجھامڑ سے متصل بھامراگڑھ تعلقہ ہے جہاں صرف ۷۰۰ لوگوں پر مشتمل برہمن پلی گاؤں ہے جو شراب کے خلاف متحد ہو کر کھڑا ہو گیا ہے۔ ان لوگوں نے گاؤں میں شراب بیچنے پر ۲۰/ہزار روپے اور شراب پی کر گھر میں شور شرابہ اور بیوی کے ساتھ مار پیٹ کرنے پر ایک ہزار روپے جرمانہ عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اس جرمانے سے جمع حاصل ہونے والی رقم کو گاؤں کی ترقی کیلئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بتادیں کہ برہمن پلی گاؤں گڈچرولی شہر سے ۱۳۰/کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے اور چھتیس گڑھ کی سرحد گاؤں کے بہت قریب ہے۔ شراب کی وجہ سے اس گاؤں میں روزانہ لڑائی جھگڑے اور گھریلو تشدد ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں محنت سے کمائی گئی رقم شراب پر اڑائی جا رہی تھی جس سے بچوں کی تعلیم اور صحت پر برا اثر پڑ رہا تھا۔ اس صورتحال کو بدلنے کیلئے "مکتی پتھ" مہم شروع کی گئی۔ اس کے تحت گزشتہ دنوں منعقدہ گرام سبھا میں برہمن پلی کو شراب سے پاک کرنے کی قرارداد پیش کی گئی۔ تجویز کردہ قوانین پر عمل درآمد اور نگرانی کیلئے گاؤں کی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور شراب مخالف قوانین کا ایک سیٹ تیار کیا گیا جس کے مطابق شراب بیچتے ہوئے پکڑے جانے والے پر ۲۰/ہزار روپے اور نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو مارنے والے یا ہنگامہ کرنے والے کیلئے ایک ہزار روپے جرمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ شراب بیچنے والوں کی حمایت یا حفاظت کرنے والوں کو بھی دو ہزار روپے جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ گاؤں میں چھپ چھپا کر شراب بیچنے والوں پر نظر رکھنے اور اس کی خبر دینے والوں کے لئے ۵/ہزار روپے انعام کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ شراب کے کاروبار سے وابستہ افراد کو "روزگار گارنٹی اسکیم" کے تحت کام نہ دینے اور ان کے راشن کارڈ پر ملنے والے سرکاری اناج کو روکنے پر بھی بات چیت کی گئی ہے۔ اس کارگزاری سے حاصل ہونے والی جرمانے کی رقم اسکولوں کی مرمت، صحت کی سہولیات، سڑکوں کی مرمت اور دیہات کی خوبصورتی کیلئے استعمال کی جائے گی۔ اس پر گاؤں کے تمام لوگ متفق ہیں جبکہ خواتین نے راحت کا سانس لیا ہے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں سانگلی کے ایک گاؤں میں گاؤں والوں نے مل کر گالی دینے والوں پر ۵۰۰/روپے جرمانہ عائد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دیہی علاقوں میں اب لوگ خود قانونی اقدام کر رہے ہیں۔

وندے ماترم لازمی نہیں، سپریم کورٹ کی وضاحت

علمائے اہلسنت کی جانب سے الحاج محمد سعید نوری کو مبارکباد

ممبئی: وندے ماترم کے حوالے سے جاری بحث کے درمیان سپریم کورٹ کی جانب سے وضاحت سامنے آئی ہے کہ وندے ماترم پڑھنا لازمی نہیں ہے۔ عدالت عظمیٰ کے اس موقف کے بعد ملک بھر میں مختلف طبقات کی جانب سے ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں اہل سنت کے علماء نے رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری کو مبارکباد پیش کی ہے، جنہوں نے وندے ماترم کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ علماء کا کہنا ہے کہ یہ اقدام آئینی حقوق کے تحفظ اور مذہبی آزادی کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ علمائے کرام نے اپنے بیان میں کہا کہ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی دیتا ہے، اور کسی بھی فرد یا طبقے پر کسی خاص نعرے یا گیت کو لازمی قرار دینا مناسب نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سپریم کورٹ کی یہ وضاحت ملک کے جمہوری اور سیکولر ڈھانچے کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ واضح رہے کہ حالیہ دنوں میں بعض حلقوں کی جانب سے تعلیمی اداروں اور سرکاری تقریبات میں وندے ماترم کو لازمی قرار دینے کی بات سامنے آئی تھی، جس پر مختلف مذہبی و سماجی تنظیموں نے اعتراض کیا تھا رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری نے عدالت سے رجوع کیا ممبئی عظمیٰ کی مختلف تنظیموں کی جانب سے اج بانی رضا اکیڈمی ممبئی کی رضا اکیڈمی کے دفتر میں شاندار استقبال کیا گیا اس تقریب میں مولانا محمد عباس رضوی حسن رضا عبد الرشید محمد عمر خان ناظم خان ایڈوکیٹ ہارون خان محمد زبیر نور احمد رضوی محمد اصف قریشی زین العابدین قریشی ساجد قریشی خالد رضا رضوی محمد مصطفی رضا قاری نور عالم حکیم ضیاء الدین کے علاوہ دیگر حضرات موجود تھے۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1888 کے سیکشن 154 میں بی ایم سی پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے ترمیم

قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں بل کی منظوری، رہائشی اور کمرشل املاک کے مالکان کو راحت، میٹ ایریا انڈیکس کو چھوڑ کر لینڈ ٹیکس کا تعین مختلف ترقیاتی منصوبوں کو تقویت فراہم کرے گا ممبئی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل نے ممبئی میونسپل کارپوریشن ایکٹ 1888 کی دفعہ 154 میں ترمیم کو منظوری دی ہے تاکہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی جا سکے۔ اس ترمیم سے رہائشی املاک کے مالکان اور کمرشل پراپرٹی مالکان پر ٹیکس کا بوجھ نہیں بڑھے گا۔ جس سے رہائشی اور کمرشل پراپرٹی مالکان کو راحت ملے گی۔ قطعہ اراضی لینڈ ٹیکس کی تشخیص کارپٹ ایریا انڈیکس کو چھوڑ کر کی جائے گی۔ اس سے مختلف ترقیاتی منصوبوں کو تقویت ملے گی جو تعطل کا شکار ہیں اور اس وقت جاری ہیں۔ اس بل کی منظوری کے بعد، سال 2010 سے پورے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں تقریباً 5.10 لاکھ جائیدادوں کا دوبارہ جائزہ لینے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں اور عدالتی معاملات کو روک دیا جائے گا۔ دفعہ 154 میں ترمیم نے ان جائیداد کے مالکان سے بقیہ 50 فیصد ٹیکس کی وصولی کی راہ ہموار کر دی ہے جو سال 2014 میں معزز ہائی کورٹ کے عبوری حکم کے مطابق 50 فیصد پراپرٹی ٹیکس ادا کر رہے تھے۔ اس کے نتیجے میں میونسپل کارپوریشن کے پراپرٹی ٹیکس کے ساتھ ریاستی حکومت کے زیر التواء ٹیکس کی وصولی ہو گئی ہے اور محصولات کی وصولی کا راستہ صاف ہموار ہوگا۔

پیاز کے کسانوں کے مسائل حل کرنے کیلئے کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایت

وزیر اعلیٰ نے پیاز کے تعلق سے مختلف محکموں کے افسران اور وزراء کی میٹنگ بلائی، کسانوں کی فوری امداد اور مستقل حل کیلئے کمیٹی قائم کی گئی۔ مہاراشٹر میں ہر سال سامنے آنے والے پیاز بحران کے مستقل حل کیلئے ریاستی حکومت نے جامع حکمت عملی تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت کسانوں کو فوری راحت فراہم کرنے کے ساتھ طویل مدتی اقدامات بھی کئے جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے اس سلسلے میں زرعی، مالیات اور مارکیٹنگ محکموں کے اعلیٰ افسران پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایت دی ہے، جو کسانوں کیلئے فوری امدادی اقدامات کے ساتھ ساتھ مستقل حل بھی تجویز کرے گی۔ ودھان بھون میں منعقدہ اجلاس میں نائب وزیر اعلیٰ سونیترا اپوار سمیت کئی سینئر وزراء موجود تھے، جن میں چھگن بھجبل، رادھا کرشنا وکھے پاٹل، گریش مہاجن، جے کمار راول، دتاترے بھرنے، نرہری زرول اور دادا بھسے شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پیاز کی تجارت میں بے ضابطگیوں کو روکنے اور برآمدات کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل کے ساتھ بھی علاحدہ میٹنگ کی جائے گی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ تاجر کسانوں سے پیاز خرید کر بعد میں نافیڈ یا دیگر ایجنسیوں کو فروخت کرتے ہیں، جس سے کسانوں کو نقصان ہوتا ہے، اور اس نظام کو مستقل طور پر ختم کرنا ضروری ہے۔ حکومت کی جانب سے مجوزہ کمیٹی ناسک، پونے، احمد نگر اور شولاپور جیسے بڑے پیاز پیدا کرنے والے اضلاع میں فصلوں کی تنوع کے امکانات کا بھی جائزہ لے گی، جسے آئندہ خریف سیزن سے نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ پیاز کی کاشت میں بھی مختلف اقسام کے انتخاب اور پیداوار پر کنٹرول کے اقدامات پر زور دیا گیا ہے، تاکہ طلب اور رسد میں توازن قائم رکھا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسانوں کو بہتر منافع دینے والی فصلوں کی طرف راغب کرنا ضروری ہے، کیونکہ موجودہ حالات میں زیادہ پیداوار اور سپلائی چین میں رکاوٹیں حکومت کو بار بار مالی امداد دینے پر مجبور کرتی ہیں، جو طویل مدت میں فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی۔ انہوں نے کمیٹی کو ہدایت دی کہ وہ مکمل جائزہ لے کر فوری اور طویل مدتی تجاویز تیار کرے اور آئندہ دو سے تین ماہ میں حتمی رپورٹ پیش کرے تاکہ مؤثر عمل درآمد ممکن ہو سکے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ۳/سال سے مسلسل بے موسم برسات اور پیاز کے داموں کی گراوٹ کے سبب کسان پریشان ہیں۔ گزشتہ دنوں ناسک میں کسانوں نے سڑک جام کر کے احتجاج بھی کیا تھا۔ اسی وقت وزیر اعلیٰ نے ان کے مسائل حل کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب انہوں نے اس تعلق سے کمیٹی تشکیل دینے کا حکم دیا ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

کملامل علاقے میں ریمش گھمانڈیرام گوانی اور گوروانویسٹمنٹ کی ۲/جائیدادوں کی ضبطی

دفتر، پارکنگ لاٹ، انٹرنیٹ سینٹر، ٹاٹا پاور سب سینٹر سمیت ۷/مکانات کی ضبطی پانی کی سپلائی بھی منقطع، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی کی رہنمائی میں کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات کی وصولی میں تیزی لانے کے لیے ممبئی میونسپل کارپوریشن نے ضبطی کی کارروائی تیز کر دی ہے۔ اس سلسلے میں، ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ اور ساؤتھ ڈویژن نے مشترکہ طور پر آج (26 مارچ 2026) کملامل کے علاقے میں مسٹر ریمش گھمند یرام گوانی اور میسرز گوروانویسٹمنٹ کی ملکیت والے سات مکانات، دفاتر، پارکنگ لاٹس، انٹرنیٹ سینٹرز اور ٹاٹا پاور سب اسٹیشنز کو ضبط کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی متعلقہ املاک کو پانی کی سپلائی بھی منقطع کر دی گئی ہے۔ یہ کارروائی ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی کی رہنمائی اور جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر وشواس شنکروار، اسسٹنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر گجانن بیلے کی قیادت میں کی گئی ہے۔ مالی سال 2025-26 کا بقایا پراپرٹی ٹیکس 31 مارچ 2026 سے پہلے جمع نہ کرانے کی صورت میں متعلقہ جائیداد کے مالکان کے خلاف تعزیری کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ واجب الادا ٹیکس ادا نہ کرنے والی جائیدادوں پر اٹیچمنٹ اور ضبطی کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ کملامل علاقے میں مسٹر ریمش گھمند یرام گوانی اور میسرز گوروانویسٹمنٹ کے پاس روپے کے بقایا جات ہیں۔ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں 14 کروڑ 22 لاکھ۔ اس کے علاوہ، روپے کے بقایا جات ہیں۔ 67 لاکھ 25 ہزار 731 روپے۔ مقررہ مدت کے اندر پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے آج ٹاٹا پاور سب سنٹر، انٹرنیٹ سنٹر، کھلی پارکنگ والی سات دکانوں اور مسٹر گوانی کی ملکیت والے دفتر پر قبضہ کی کارروائی کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی متعلقہ املاک کو پانی کی سپلائی بھی منقطع کر دی گئی ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی نے کہا کہ جائیداد کے مالکان سے توقع ہے کہ وہ 31 مارچ 2026 تک ٹیکس ادا کر دیں گے۔ اس لیے تمام جائیداد کے مالکان جن کے بقایا جات ہیں اور جنہوں نے رواں مالی سال کے لیے ٹیکس ادا نہیں کیا ہے، وہ 31 مارچ 2026 سے پہلے اپنے ٹیکس ادا کر دیں تاکہ تعزیری کارروائی سے بچا جا سکے۔ جائیداد کے مالکان کو مقررہ وقت کے اندر اپنا پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کے قابل بنانے کے لیے، شہری سہولت مراکز (CFCs) عام تعطیلات اور ہفتہ وار تعطیلات یعنی 26، 28 اور 29 مارچ 2026 کو صبح 8 بجے سے رات 10 بجے تک اور 30 اور 31 مارچ 2020 کی درمیانی شب 2020 کی درمیانی شب تک کھولے گئے ہیں۔ ممبئی پولیس کے اکنامک آفنس ونگ نے جولائی 2024 میں ریمش گوانی کو ایک کاروباری شخص سے 67.50 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ الزام تھا کہ انہوں نے زمین کی دوبارہ ترقی کے بدلے فلیٹ اور رقم دینے کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اگست 2024 میں سیشن عدالت نے ریمش گوانی کو ضمانت دیتے وقت یہ شرط عائد کی تھی کہ وہ عدالت کی اجازت کے بغیر اپنے، اپنی بیوی یا بچوں کے نام پر موجود کسی بھی جائیداد کو فروخت یا منتقل نہیں کر سکتے۔

ممبئی رابطہ
مرشدان خبر
MUMBAIRAABTA

امریکی ہوائی اڈوں پر عملے کی قلت، مسافروں کو غیر معمولی تاخیر کا سامنا

ٹرمپ کا ڈیموکریٹس پر الزام، کچھ ہوائی اڈوں پر ۴۰ سے ۵۰ فیصد عملہ ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے۔ اس قلت کی وجہ سے کئی ہوائی اڈے، سیکورٹی اسکریننگ کی قطاریں کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، جس کے نتیجے میں مسافروں کیلئے انتظار کا وقت ساڑھے چار گھنٹے سے تجاوز کر گیا ہے۔

کچھ ہوائی اڈوں پر ۴۰ سے ۵۰ فیصد عملہ ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے۔ اس قلت کی وجہ سے کئی ہوائی اڈے، سیکورٹی اسکریننگ کی قطاریں کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، جس کے نتیجے میں مسافروں کیلئے انتظار کا وقت ساڑھے چار گھنٹے سے تجاوز کر گیا ہے۔ امریکہ میں محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی (ڈی ایچ ایس DHS) کے شٹ ڈاؤن کی وجہ سے ٹرانسپورٹیشن سیکورٹی ایڈمنسٹریشن (ٹی ایس اے TSA) عملے کی شدید قلت کی وجہ سے امریکہ کے بڑے ہوائی اڈوں پر مسافروں کو غیر معمولی تاخیر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ قائم مقام ٹی ایس اے ایڈمنسٹریٹر ہانگوین میک نیل نے قانون سازوں کو بتایا کہ ٹرانسپورٹیشن سیکورٹی افسران کی غیر حاضری کی شرح میں ڈرامائی اضافہ ہوا ہے، کچھ ہوائی اڈوں پر ۴۰ سے ۵۰ فیصد عملہ ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے۔ شٹ ڈاؤن سے پہلے غیر حاضری کی یہ شرح تقریباً ۴ فیصد تھی۔ میک نیل نے مزید بتایا کہ بہت سے افسران کام پر آنے سے قاصر ہیں کیونکہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے انہیں تنخواہیں ادا نہیں کی جا رہی ہیں۔ اس قلت کی وجہ سے کئی ہوائی اڈے، سیکورٹی اسکریننگ کی قطاریں کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، جس کے نتیجے میں مسافروں کیلئے انتظار کا وقت ساڑھے چار گھنٹے سے تجاوز کر گیا ہے۔ یہ ایجنسی کی تاریخ کا طویل ترین دورانیہ ہے۔ ٹی ایس اے کے سیکڑوں افسران پہلے ہی استعفیٰ دے چکے ہیں، اس کے علاوہ دیگر ہزاروں افسران نے غیر حاضری کی اطلاع دی ہے، جس سے ہوائی اڈوں پر معمول کے کام کاج کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ میک نیل نے خبردار کیا کہ اگر عملے کی تعداد میں اسی طرح کمی آتی رہی تو چھوٹے ہوائی اڈوں کو عارضی طور پر بند کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے اس صورتحال کو "غیر مستحکم، چیلنجنگ اور ناقابلِ پیش گوئی" قرار دیا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بڑے ہوائی اڈوں پر وفاقی ایجنسی 'امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ' (آئس ICE) کے ایجنٹس کی تعیناتی کے فیصلے پر اپنی پیٹھ تھپتھپائی اور اس اقدام کو نظم و ضبط کی بحالی کیلئے ضروری قرار دیا۔ ریپبلکن فنڈ ریزنگ ایونٹ سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ آئس ایجنٹس نے رواں ہفتے تعیناتی کے بعد سے "ناقابلِ یقین کام" کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو انتظامیہ 'نیشنل گارڈ' بھیجنے پر بھی غور کر سکتی ہے۔ واضح رہے کہ وہائٹ ہاؤس اور کانگریس کے ڈیموکریٹس کے درمیان محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی کی فنڈنگ پر جاری بجٹ تعطل کے دوران آئس ایجنٹس کو ہوائی اڈوں پر تعینات کرنے کا اقدام کیا گیا۔ ٹرمپ نے فنڈنگ منظور نہ کرنے پر ڈیموکریٹس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ ٹی ایس اے افسران کو "ادائیگی نہیں کرنا چاہتے۔" دوسری طرف، ڈیموکریٹس نے ڈی ایچ ایس کیلئے فنڈنگ کی منظوری کو 'آئس' کے اندر اصلاحات کے مطالبات سے جوڑ دیا ہے۔ سینیٹ کے اقلیتی لیڈر چک شومر نے بیان دیا کہ ڈیموکریٹک پارٹی کی شرائط واضح ہیں۔ انہوں نے ریپبلکن قیادت پر اصلاحاتی اقدامات شامل نہ کرنے کا الزام لگایا۔

ایران بحران کے باعث ٹرمپ کا بیجنگ دورہ موخر

ٹرمپ نے کہا کہ وہ اس یادگار سفر کے منتظر ہیں، جو اصل میں مارچ میں ہونے والا تھا

واشنگٹن ڈی سی: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز کہا کہ وہ ایران کے خلاف جنگ کی وجہ سے پہلے ہونے والے سربراہی اجلاس میں تاخیر کے بعد مئی میں بیجنگ میں اپنے چینی ہم منصب شی جن پنگ سے ملاقات کریں گے۔ ٹرمپ نے کہا کہ وہ اس یادگار سفر کے منتظر ہیں، جو اصل میں مارچ کے آخر میں ہونے والا تھا، اور اس سال کے آخر میں واشنگٹن میں شی اور ان کی اہلیہ کی میزبانی کریں گے۔ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل نیٹ ورک پر کہا، "چین کے معزز صدر، صدر شی جن پنگ کے ساتھ میری ملاقات، جو اصل میں ایران میں ہمارے فوجی آپریشن کی وجہ سے ملتوی ہوئی تھی، کو ری شیڈول کر دیا گیا ہے، اور یہ 14 اور 15 مئی کو بیجنگ میں ہوگی۔" ٹرمپ نے کہا کہ امریکی اور چینی حکام بیجنگ اور واشنگٹن کے "تاریخی" دوروں کی تیاریوں کو حتمی شکل دے رہے ہیں۔ ٹرمپ نے مزید کہا، "میں صدر شی کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے بہت زیادہ منتظر ہوں، مجھے یقین ہے کہ ایک یادگار تقریب ہوگی۔" وائٹ ہاؤس نے نئی تاریخوں کا اعلان ٹرمپ کے سوشل میڈیا پوسٹ سے کچھ دیر قبل کیا تھا۔ ٹرمپ اپنی دوسری مدت میں پہلی بار 31 مارچ اور اپریل کے درمیان بیجنگ کا سفر کرنے والے تھے، ایک سربراہی اجلاس کے لیے جس کا مقصد دنیا کی دو بڑی معیشتوں کے درمیان تجارتی تعلقات کو بحال کرنا تھا۔ چینی اور امریکی صدور نے اکتوبر میں جنوبی کوریا میں ایک علاقائی سربراہی اجلاس کے موقع پر ملاقات کی تھی، اور ٹرمپ کی جانب سے عالمی ٹیرف میں اضافے سے شروع ہونے والی تجارتی جنگ میں جنگ بندی پر اتفاق کیا تھا۔ لیکن ٹرمپ نے 16 مارچ کو کہا کہ انہوں نے چین سے ملاقات ملتوی کرنے کو کہا تھا جب کہ وہ مشرق وسطیٰ میں جنگ سے نمٹ رہا ہے۔ ٹرمپ نے اس وقت نامہ نگاروں کو بتایا کہ "جنگ کی وجہ سے میں یہاں رہنا چاہتا ہوں، مجھے یہیں ہونا پڑے گا، مجھے لگتا ہے۔ ریاضی کر و وائٹ ہاؤس اس بارے میں متضاد رہا کہ آیا اس دورے کے باضابطہ نظام الاوقات کا مطلب یہ ہے کہ ٹرمپ کو توقع ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ، چین کے قریبی جغرافیائی سیاسی اتحادیوں میں سے ایک، اس وقت تک ختم ہو جائے گی۔ پریس سیکریٹری کیرولین لیویٹ نے مزید کہا کہ ہم نے ہمیشہ تقریباً چار سے چھ ہفتے (ایران کے خلاف فوجی کارروائیوں کی طوالت کا) اندازہ لگایا ہے، لہذا آپ اس پر ریاضی کر سکتے ہیں۔ صدر شی نے سمجھا کہ صدر کے لیے ان جنگی کارروائیوں کے دوران یہاں موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ انھوں نے واضح طور پر ملتوی کرنے کی درخواست کو سمجھا اور اسے قبول کر لیا۔

امریکہ کی ایران مہم سے چین نے اہم اسباق سیکھے

بیجنگ کی حکمت عملی میں تبدیلی کے اشارے

بیجنگ: ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائی کے بعد چین نے اس تنازع سے اہم اسباق حاصل کیے ہیں، جنہوں نے اس کی اسٹریٹجک سوچ اور علاقائی پالیسیوں پر اثر ڈالا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، چینی حکام اس جنگ کو نہ صرف ایک خطرے بلکہ ایک موقع کے طور پر بھی دیکھ رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بیجنگ نے امریکی فوجی طاقت اور دور دراز علاقوں میں مؤثر کارروائی کی صلاحیت کو سنجیدگی سے نوٹ کیا ہے، جو اس کی اپنی عسکری تیاریوں کے لیے ایک اہم حوالہ بن گئی ہے۔ ساتھ ہی، چین اس بات کا بھی مشاہدہ کر رہا ہے کہ امریکہ عالمی سطح پر اپنی عسکری مداخلتوں کے ذریعے حد سے زیادہ پھیلاؤ کا شکار ہو سکتا ہے، جسے بیجنگ ایک اسٹریٹجک کمزوری کے طور پر دیکھتا ہے۔ چینی قیادت نے ماضی کی جنگوں، خاص طور پر عراق جنگ، کے نتائج کو بھی ذہن میں رکھتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ طویل تنازعات خطے کو عدم استحکام کا شکار کر سکتے ہیں اور عالمی معیشت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مزید برآں، چین نے اس بحران کے دوران محتاط حکمت عملی اپنائی ہے، جس میں براہ راست فوجی مداخلت سے گریز کرتے ہوئے سفارتی کردار اور توانائی کے مفادات کا تحفظ شامل ہے۔ ماہرین کے مطابق، بیجنگ اس جنگ کو ایک "حسابی سبق" کے طور پر دیکھ رہا ہے، جہاں ایک طرف وہ امریکی طاقت کا اندازہ لگا رہا ہے، تو دوسری طرف خود کو ایک ممکنہ ثالث اور طویل مدتی فائدہ اٹھانے والے کے طور پر پوزیشن کر رہا ہے۔

بلوچستان میں پرتشدد واقعات اور جبری گمشدگیوں پر تشویش

کوئٹہ: بلوچستان میں پرتشدد واقعات، جبری گمشدگیوں اور سیکیورٹی جھڑپوں کے حوالے سے سامنے آنے والی تازہ رپورٹس نے خطے کی صورتحال پر ایک بار پھر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں، جہاں مختلف اضلاع میں حملوں اور ہلاکتوں کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق، حالیہ دنوں میں سیکیورٹی فورسز پر حملوں، فائرنگ کے واقعات اور مبینہ جبری گمشدگیوں کے کیسز میں اضافہ دیکھا گیا ہے، جس سے خطے میں عدم استحکام مزید بڑھ رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پنجگور، کیچ اور خضدار جیسے علاقوں میں متعدد واقعات پیش آئے، جہاں لاپتہ افراد کی لاشیں ملنے اور مسلح جھڑپوں کی اطلاعات سامنے آئیں، جس نے انسانی حقوق کے حوالے سے خدشات کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ ان رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بعض علاقوں میں ریاستی اداروں اور مسلح گروہوں کے درمیان کشیدگی برقرار ہے، جبکہ مقامی آبادی کو سیکیورٹی آپریشنز اور تشدد کے اثرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، بلوچستان میں جاری صورتحال نہ صرف سیکیورٹی چیلنجز کو ظاہر کرتی ہے بلکہ انسانی حقوق کے مسائل کو بھی اجاگر کرتی ہے، جس پر مقامی اور بین الاقوامی سطح پر توجہ بڑھ رہی ہے۔

بلوچستان میں چار ماہ گزر جانے کے بعد بھی سکول کھل نہیں سکے

بلوچستان: ایران کے خلاف اسرائیل اور امریکہ کی جنگ اور توانائی کے ممکنہ عالمی بحران کے پیش نظر پاکستان بھر میں حکومت کی ہدایت پر تعلیمی ادارے 31 مارچ تک بند ہیں، اور پنجاب میں تعلیمی اداروں کو مزید دو ہفتے بند رکھنے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس فیصلے پر تعلیمی ماہرین اور نجی سکولوں کی نمائندہ تنظیموں نے تحفظات اور خدشات کا اظہار کیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے تعلیمی عمل کو شدید دھچکہ لگے گا، خصوصاً ایسے علاقوں میں جہاں پہلے ہی تعلیمی سال محدود ہوتا ہے۔ حکومت نے پہلے 9 مارچ سے 24 مارچ تک سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سمیت تمام سرکاری و نجی تعلیمی اداروں کو بند رکھنے کا اعلان کیا تھا اور عید کے بعد اس میں مزید ایک ہفتے کی توسیع کی گئی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سرکاری دفاتر میں تعطیلات میں اضافے، سرکاری دفاتر میں سرگرمیوں میں کمی اور ٹرانسپورٹ کو محدود کرنے جیسے اقدامات کا مقصد توانائی کے ممکنہ بحران سے نمٹنا ہے۔ حکومت کے مطابق اس فیصلے کا مقصد ملک میں ایندھن کی کھپت کو عارضی طور پر کم کرنا ہے، اسی لیے تعلیمی اداروں کی بندش کو بھی ایک ضروری احتیاطی قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ آل پاکستان پرائیویٹ سکول فیڈریشن کے صدر کاشف مرزا نے اردو نیوز سے بات کرتے ہوئے حکومتی فیصلے کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'سب سے پہلے تعلیمی ادارے بند کیے گئے جبکہ بازار اور تفریحی مقامات بدستور کھلے ہیں۔' ان کا مزید کہنا ہے کہ 'ایک طرف حکومت تعلیمی ایمرجنسی کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف سکول بند کر رہی ہے، یہ کھلا تضاد ہے۔' کاشف مرزا نے بتایا کہ 'اب حکومت سکولوں کو 15 اپریل تک بند کرنے پر غور کر رہی ہے جو ہمیں قبول نہیں۔ حکومت ایندھن بچانے کے دیگر طریقوں پر غور کرے۔ "80 فیصد بچے گھروں کے قریب سکولوں میں پڑھتے ہیں جہاں تک وہ پیدل جاتے ہیں اور ٹرانسپورٹ کا استعمال نہیں کرتے۔ حکومتی فیصلے سے سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم قریباً پانچ کروڑ بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔' ملک بھر میں سکولوں کی بندش کے فیصلے سے سب سے زیادہ بلوچستان کے سرد علاقے متاثر ہو رہے ہیں جہاں نومبر سے شروع ہونے والی تعطیلات کے بعد چار ماہ گزر جانے کے باوجود بھی سکول کھل ہی نہیں سکے۔

کیوبا کے صدر کا دوٹوک بیان 'ملک کی خودمختاری پر کوئی بات چیت نہیں

کیوبا کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ "ملک کی خودمختاری پر کوئی بات چیت نہیں

کیوبا کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ "ملک کی خودمختاری پر کوئی بات چیت نہیں،" ساتھ ہی کہا کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات میں خودمختاری اور سیاسی نظام کے علاوہ تمام معاملات قابلِ گفت و شنید ہیں۔ کیوبا کے صدر میگوئل ڈیاز کانیل نے بدھ کو کہا کہ اگرچہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات میں تمام مسائل پر بات کی جا سکتی ہے، تاہم ملک کی آزادی پر کبھی سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ ہوانا میں ہسپانوی میڈیا آؤٹ لیٹ کینال ریڈ سے گفتگو کرتے ہوئے ڈیاز کانیل نے واشنگٹن کے ساتھ جاری روابط پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی سرمایہ کاری، نقل مکانی، منشیات کی اسمگلنگ، انسداد دہشت گردی، ماحولیاتی تحفظ، نیز سائنس اور تعلیم سمیت وسیع موضوعات پر امریکہ کے ساتھ بات کی جانی چاہیے۔" انہوں نے کہا، "ہم ہر چیز پر گفتگو کر سکتے ہیں، لیکن ہماری خودمختاری کا احترام کیا جانا چاہیے۔ ہماری آزادی اور سیاسی نظام کبھی بھی گفت و شنید کے لیے نہیں ہیں،" ڈیاز کانیل نے مذاکراتی عمل کو طویل المدتی قرار دیا اور مزید کہا کہ جیسا کہ ماضی میں ہوتا رہا ہے، اس بار بھی حکومتی اداروں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کو مذاکرات میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان تنازعے کو ختم کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا، "ہم جنگ نہیں چاہتے؛ ہم مکالمہ چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم فوجی مداخلت کا نشانہ بنتے ہیں، تو میں انقلاب کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار ہوں۔" ڈیاز کانیل نے یہ بھی کہا کہ کیوبا بیرونی انحصار کم کرنے کے لیے اندرون ملک توانائی پیدا کرنے کی صلاحیت کو مضبوط کرنے اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع کو فروغ دینے پر کام کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ۳۰ جنوری کو ایک عبوری حکمنامے پر دستخط کیے تھے جس میں کیوبا کو تیل فروخت یا فراہم کرنے والے ممالک سے آنے والی تمام اشیا پر محصولات عائد کیے گئے تھے۔ بعد ازاں وہائٹ ہاؤس نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد کیوبا کی نقصان دہ کارروائیوں اور پالیسیوں کے خلاف امریکی قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی کے مفادات کا تحفظ ہے۔ تاہم ٹرمپ نے یکم فروری کو اعلان کیا تھا کہ تیل فراہمی کے انتظامات کے حوالے سے کیوبا کی انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیے گئے ہیں، لیکن کیوبا نے اس دعوے کی تردید کی تھی۔ کیوبا کی حکومت نے بیرونی تیل کی فراہمی کے بغیر صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایک ہنگامی پیکج فعال کر دیا ہے۔

جنیوا میں عالمی سندھی کانگریس کا احتجاج، سندھ کی مبینہ محرومیوں پر عالمی توجہ کا مطالبہ

جنیوا: عالمی سندھی کانگریس نے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے اجلاس کے موقع پر جنیوا میں احتجاج کرتے ہوئے سندھ میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور "منظم محرومی" کے خلاف آواز اٹھائی۔ رپورٹس کے مطابق، مظاہرین نے پلیس ڈیس نیشنز کے باہر جمع ہو کر سندھ کے عوام کو درپیش مسائل اجاگر کیے، جن میں جبری گمشدگیاں، زمینوں پر قبضے، دریائے سندھ کے پانی کی مبینہ تقسیم اور جبری مذہبی تبدیلیاں شامل ہیں۔ عالمی سندھی کانگریس کے چیئرمین لکھولوہانہ نے دعویٰ کیا کہ سندھ کے عوام کو معاشی، سماجی اور ثقافتی سطح پر مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے، جبکہ خطے میں غربت اور غذائی قلت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ احتجاج کے دوران مقررین نے خاص طور پر سندھ میں ہندو لڑکیوں کی جبری تبدیلی مذہب کے واقعات پر تشویش کا اظہار کیا اور عالمی برادری سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے اقوام متحدہ اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں سے اپیل کی کہ وہ سندھ میں مبینہ صورتحال کا نوٹس لیں اور متاثرہ کمیونٹیز کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔

طالبان ایغور عسکریت پسندوں سے متعلق

بیجنگ کے مطالبات کو پورا نہیں کر رہے ہیں: چینی محقق

بیجنگ: ایک چینی محقق نے کہا کہ طالبان مشرقی ترکستان اسلامک موومنٹ کے حوالے سے بیجنگ کے مطالبات کو پوری طرح پورا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، جو افغانستان میں جاری سیکیورٹی خدشات کو اجاگر کرتے ہیں۔ شنگھائی انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل اسٹڈیز کے سینٹر آف ساؤتھ ایشین اسٹڈیز کے ڈائریکٹر لیو زونگی نے یہ ریمارکس افغانستان کے حالیہ دورے کے بعد گوانچا کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہے۔ لیو نے کہا کہ ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ نے طالبان سے وفاداری کا عہد کیا ہے اور اس گروپ کے ساتھ تعلقات برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طالبان مشترکہ تاریخ، مذہبی عقائد، قبائلی روایات اور سماجی روابط کی وجہ سے گروپ کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہیں۔ انہوں نے سیکورٹی خدشات، خاص طور پر گروپ سے متعلق خدشات کو، طالبان کے ساتھ چین کی مصروفیت میں سب سے زیادہ حساس مسائل میں سے ایک قرار دیا۔ لیو نے کہا کہ طالبان حکام کا دعویٰ ہے کہ گروپ ان کے کنٹرول میں ہے لیکن انہوں نے چین کے خدشات کو پوری طرح سے حل نہیں کیا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ

افغانستان میں متعدد عسکریت پسند تنظیمیں سرگرم عمل ہیں جن میں اسلامک اسٹیٹ گروپ کی علاقائی وابستگی، ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ، تحریک طالبان پاکستان اور بلوچ لبریشن آرمی شامل ہیں۔ لیو نے کہا کہ ان کا کابل کا دورہ طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی کی دعوت پر ہوا ہے۔ اپنے چار روزہ قیام کے دوران انہوں نے طالبان کی وزارت خارجہ کے حکام اور دیگر افراد سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ لیو نے کہا کہ طالبان حکام نے بار بار افغانستان میں چینی سرمایہ کاری میں اضافے کی امید ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کا مقصد چین، وسطی ایشیا اور دیگر ممالک اور خطوں کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے اقتصادی تعاون کو بنیاد کے طور پر استعمال کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طالبان حکام نے کسی بھی ملک کے ساتھ معمول کے سفارتی تعلقات قائم کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور کہا کہ ماضی کی شکایات کو آگے نہیں بڑھایا جائے گا۔

بات چیت، زبردستی نہیں

بلوچستان کے مستقبل کی کنجی۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ

کوئٹہ: نیشنل پارٹی کے کلی اسماعیل چیپٹر کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان عید کے اجتماع میں نیشنل پارٹی کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے اس بات پر زور دیا کہ صوبے کے چیلنجز سے بات چیت اور گفت و شنید سے ہی نمٹا جا سکتا ہے، جبر سے نہیں۔ ایم پی اے اور صوبائی سیکرٹری خواتین کلثوم نیاز بلوچ کی رہائش گاہ پر منعقد ہونے والی اس تقریب میں پارٹی کے نئے اراکین کو اعزاز سے نوازا گیا اور دیرینہ کارکنوں کی کاوشوں کو سراہا گیا جس میں میر کبیر احمد محمد شہی، اسلم بلوچ، ڈاکٹر اسحاق بلوچ، حاجی عطا محمد بنگلزئی، ابرار برکات بلوچ، اور دیگر رہنماؤں کی تقاریر تھیں۔ اپنے خطاب میں، ڈاکٹر بلوچ نے سیاسی تنازعات کے حل میں طاقت کے استعمال کی سختی سے مخالفت کی، اس بات پر زور دیا کہ عوام کے جمہوری حقوق اور ان کی حکومت کرنے کی صلاحیت پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے دلیل دی کہ بلوچستان میں پائیدار امن و استحکام بامعنی مذاکرات سے ہی ممکن ہے۔ پاکستان کی کثیر النسلی ساخت پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر بلوچ نے بلوچ، پنجابی، سندھی، پشتون اور ہزارہ آبادی سمیت تمام برادریوں کے لیے مساوی حقوق کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے نیشنل پارٹی کے اس فلسفے کو دہرایا کہ حکومت میں تشدد اور دھمکیوں کی کوئی جگہ نہیں ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اختیار عوام سے حاصل ہوتا ہے اور اسے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کیا جانا چاہیے۔ تاریخ پر غور کرتے ہوئے، ڈاکٹر بلوچ نے نوٹ کیا کہ آمریتیں جیسے ایوب خان، یحییٰ خان، ضیاء الحق اور پرویز مشرف بالآخر ختم ہو جاتی ہیں، جب کہ غوث بخش بزنجو اور مولا بخش دشتی جیسے رہنما اپنی خدمات کے لیے منائے جاتے ہیں۔ انہوں نے مبینہ انتخابی دھاندلی کی بھی مذمت کی، جس نے، ان کے بقول، عوامی مینڈیٹ کو مجروح کیا، اور حکومت کرنے کے عوام کے حق، خاص طور پر وسائل کے انتظام کے حوالے سے پارٹی کے عزم کی توثیق کی۔ بلوچستان میں اہم مسائل سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر بلوچ نے نوجوانوں کی مسلسل گمشدگیوں اور لاشوں کی بازیابی کے بارے میں بات کی، تمام فریقین پر زور دیا کہ وہ مذاکرات کو آگے بڑھائیں اور ریاست سے لاپتہ افراد کی بحفاظت واپسی کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔ علاقائی معاملات پر انہوں نے ایران کے خلاف امریکی اور اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی اور پاکستان اور افغانستان کے تنازعات کو تنازعات کے بجائے مذاکرات کے ذریعے پرامن حل کرنے کی وکالت کی۔

ایرانی حملوں کے بعد امریکی فوجیوں کا ورک فرام ہوم، خلیجی اڈے شدید متاثر

ایران جنگ کے اثرات اب غیر روایتی سطح تک پہنچ چکے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایرانی حملوں سے خلیجی خطے میں امریکی فوجی اڈوں کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کے بعد کچھ امریکی اہلکار ہوٹلوں اور دور دراز مقامات سے کام کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اسی دوران ایران نے آبنائے ہرمز پر کنٹرول کا دعویٰ بھی کیا ہے، جبکہ ٹرمپ کے مجوزہ دورے پر بھی جنگ کے اثرات پڑ رہے ہیں

ایران جنگ کے اثرات اب غیر روایتی سطح تک پہنچ چکے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایرانی حملوں سے خلیجی خطے میں امریکی فوجی اڈوں کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کے بعد کچھ امریکی اہلکار ہوٹلوں اور دور دراز مقامات سے کام کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اسی دوران ایران نے آبنائے ہرمز پر کنٹرول کا دعویٰ بھی کیا ہے، جبکہ ٹرمپ کے مجوزہ دورے پر بھی جنگ کے اثرات پڑ رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایرانی حملوں کے نتیجے میں خلیجی خطے میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو شدید نقصان پہنچا ہے، جس کے بعد کچھ امریکی فوجی اہلکار اب ہوٹلوں اور دور دراز مقامات سے کام کر رہے ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ "بعض اڈے اتنے متاثر ہوئے ہیں کہ معمول کی سرگرمیاں وہاں ممکن نہیں رہیں۔" ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ فوجیوں کو متبادل مقامات پر منتقل کیا گیا ہے تاکہ آپریشن جاری رکھا جا سکے۔ امریکی حکام نے کہا کہ "ہم اپنے اہلکاروں کی حفاظت کو ترجیح دے رہے ہیں اور متبادل انتظامات کئے جا رہے ہیں۔" یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران کے حملوں نے خلیجی خطے میں فوجی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے۔ یہ صورتحال جنگ کے غیر روایتی اثرات کو ظاہر کرتی ہے، جہاں روایتی جنگی میدان کے ساتھ ساتھ انفراسٹرکچر بھی متاثر ہو رہا ہے۔ ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ آبنائے ہرمز کے ذریعے ہونے والی آمدورفت پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ ایرانی حکام نے کہا کہ "ہرمز ہماری نگرانی میں ہے اور ہر نقل و حرکت پر نظر رکھی جا رہی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ سیکورٹی کے پیش نظر اقدامات مزید سخت کئے گئے ہیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہرمز عالمی توانائی سپلائی کیلئے انتہائی اہم راستہ ہے۔ اس دعوے کے بعد عالمی سطح پر تشویش میں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایران جنگ کے باعث امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ۱۴ر اور ۱۵ر مئی کے مجوزہ دورے پر اثرات پڑ رہے ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ "سیکورٹی صورتحال کے پیش نظر دورے کے شیڈول کا دوبارہ جائزہ لیا جا رہا ہے۔" یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب جنگ کے اثرات عالمی سیاسی سرگرمیوں تک پہنچ چکے ہیں۔ حکام نے کہا کہ حتمی فیصلہ سیکورٹی صورتحال کو دیکھ کر کیا جائے گا۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جنگ کے اثرات صرف میدان جنگ تک محدود نہیں رہے بلکہ عالمی سیاسی نظام کو بھی متاثر کر رہے ہیں۔

پاکستان میں روزانہ

۱۴۰ ر شہری ٹی بی سے مرتے ہیں: ڈبلیو ایچ او

اسلام آباد: ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے انکشاف کیا ہے کہ تپ دق سے پاکستان میں روزانہ 140 افراد ہلاک ہو جاتے ہیں، یہ بات منگل کو عالمی تپ دق کے دن کے موقع پر بتائی گئی۔ حکومت پاکستان اور ڈبلیو ایچ او نے عوام کو یاد دلایا ہے کہ تپ دق (ٹی بی) قابل علاج ہے اور جان بچانے کے لیے جلد تشخیص اور علاج بہت ضروری ہے، جس سے لوگوں کو ملک بھر میں مفت تشخیص اور علاج کی پیشکش کرنے والی 000,2 سے زیادہ سہولیات (سرکاری اور نجی دونوں) کا دورہ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے اشتراک کردہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بیماری 000,669 سے زیادہ افراد کو متاثر کرتی ہے اور پاکستان میں سالانہ 000,51 اموات کا سبب بنتی ہے۔ ملک مشرقی بحیرہ روم کے علاقے میں تپ دق کا 73 فیصد بوجھ برداشت کرتا ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ متاثرہ پانچویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں ہر روز 1800 سے زائد نئے کیسز سامنے آتے ہیں اور 140 افراد تپ دق سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تھیم "جی ہاں، ہم ٹی بی کو ختم کر سکتے ہیں - ممالک کی قیادت میں، لوگوں کے ذریعے طاقت"، وزارت اور ڈبلیو ایچ او نے تمام شراکت داروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ دنیا کی مہلک ترین متعدی بیماری کے خاتمے کے لیے سرمایہ کاری کریں۔ وفاقی وزیر صحت سید مصطفیٰ کمال نے کہا کہ "عالمی اور مالیاتی دباؤ کے باوجود، حکومت مربوط کثیر شعبوں کی کارروائیوں؛ پائیدار گھریلو فنانسنگ؛ اور کمیونٹیز اور تمام اسٹیک ہولڈرز کی شرکت کے ساتھ مریض پر مبنی نقطہ نظر کے ذریعے ٹی بی کے خاتمے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ پاکستان نے ٹی بی کی اطلاعات اور علاج کی کوریج میں اضافہ کیا ہے، جو کہ 2024 میں 000,497 سے زیادہ لوگوں تک پہنچ گئی ہے (متاثرہ آبادی کا 74 فیصد)، جبکہ 2015 میں 800,331 افراد کا احاطہ کیا گیا تھا (متاثرہ آبادی کا 63 فیصد)۔ پاکستان میں، ہر 10 منٹ میں، ایک شخص تپ دق سے مرتا ہے۔ یہ اموات قابل تدارک ہیں کیونکہ تپ دق قابل علاج ہے۔ تپ دق کا خاتمہ صرف خواہش مند نہیں ہے؛ یہ قابل حصول ہے۔ ڈبلیو ایچ او پاکستان اور اس کے شراکت داروں کے ساتھ کھڑا رہے گا تاکہ سب کے لیے جلد تشخیص اور علاج کو تیز کیا جا سکے، چاہے وہ کہیں بھی رہتے ہوں یا جو بھی ہوں۔

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے- لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے-معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا- ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔

سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

الیکشن کمیشن کی ساکھ اور سیاسی اعتماد کا بحران

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

ڈاکٹر سید تابش امام

جمہوریت کی بنیاد محض ووٹنگ کے عمل پر نہیں بلکہ اس عمل کی ساکھ، شفافیت اور غیر جانبداری پر استوار ہوتی ہے۔ جب عوام اپنے ووٹ کے ذریعہ اقتدار کی منتقلی کا فریضہ انجام دیتے ہیں تو دراصل وہ ایک ایسے نظام پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں جس کی نگرانی ایک غیر جانبدار اور باوقار ادارہ کرتا ہے۔ ہندوستان میں یہ ذمہ داری الیکشن کمیشن آف انڈیا کے سپرد ہے، جسے آئینی تحفظ، وسیع اختیارات اور غیر معمولی خودمختاری حاصل ہے۔ لیکن حالیہ تنازعہ نے اس ادارے کی غیر جانبداری اور ساکھ کے حوالے سے ایک سنجیدہ بحث کا آغاز کر دیا ہے، جس کے اثرات محض ایک واقعہ تک محدود نہیں بلکہ پورے جمہوری ڈھانچے تک پھیلے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔ کیرالہ میں سامنے آنے والا تقریباً سات سال قبل کا وہ خط، جس پر مبینہ طور پر ایک سیاسی جماعت کی مہر پائی گئی، بظاہر ایک معمولی دفتری لغزش قرار دیا جا رہا ہے، لیکن اس کے مضمرات نہایت گہرے ہیں۔ خاص طور پر ایسے وقت میں جب ملک کے مختلف حساس اور سیاسی طور پر اہم خطوں میں انتخابی سرگرمیاں زور پکڑ رہی ہوں، اس نوعیت کے واقعات نہ صرف سیاسی درجۂ حرارت کو بڑھاتے ہیں بلکہ عوامی اعتماد کو بھی متزلزل کرتے ہیں۔ جمہوریت میں اعتماد کا عنصر سب سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے، اور جب یہی عنصر کمزور پڑنے لگے تو پورا نظام سوالات کی زد میں آ جاتا ہے۔

دراصل یہ تنازعہ اس وقت شدت اختیار کر گیا جب ایک حزبِ اختلاف جماعت کی جانب سے سوشل میڈیا پر ایک دستاویز شیئر کی گئی، جس میں الیکشن کمیشن کے نام سے جاری خط پر ایک سیاسی جماعت کی مہر واضح طور پر دکھائی دے رہی تھی۔ اس انکشاف کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے سخت ردعمل ظاہر کیا اور اسے جمہوری اداروں کی غیر جانبداری کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیا۔ سوال یہ اٹھایا گیا کہ آخر ایک آئینی ادارے کے سرکاری خط پر کسی سیاسی جماعت کی مہر کیسے ظاہر ہو سکتی ہے؟ کیا یہ محض ایک دفتری غلطی ہے یا اس کے پیچھے کوئی گہری ادارہ جاتی خامی کارفرما ہے؟ یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ الیکشن کمیشن محض ایک انتظامی ادارہ نہیں بلکہ جمہوری عمل کا محافظ اور نگران ہے۔ اگر اسی نگہبان کی غیر جانبداری مشکوک ہو جائے تو عوام کا اعتماد متزلزل ہونا فطری امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاملے پر مختلف سیاسی جماعتوں کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا، اور اسے ایک وسیع تر رجحان کا حصہ قرار دیا گیا جس میں ادارہ جاتی غیر جانبداری پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔

اپوزیشن رہنماؤں نے اس واقعہ کو محض ایک اتفاقی غلطی ماننے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایسے واقعات جمہوری اداروں کے اندر بڑھتی ہوئی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ طنزیہ انداز میں یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ کیا ہر سنگین معاملے کو 'دفتری غلطی' کہہ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ یہ دراصل اس عوامی اضطراب کی عکاسی ہے جو نہ صرف سیاسی حلقوں بلکہ عام شہریوں کے ذہنوں میں بھی پیدا ہو رہی ہے۔ اس پورے معاملے پر الیکشن کمیشن کی وضاحت بھی سامنے آئی، جس میں کہا گیا کہ یہ ایک محض دفتری غلطی تھی۔ کمیشن کے مطابق ایک سیاسی جماعت کی جانب سے جمع کرائی گئی دستاویز، جس پر اس کی مہر لگی ہوئی تھی، غلطی سے دیگر جماعتوں کو بھیج دی گئی۔ اس وضاحت کے ساتھ ہی ایک متعلقہ افسر کو معطل کر دیا گیا اور مزید تحقیقات کا اعلان کیا گیا۔ بظاہر یہ اقدام فوری ردعمل کے طور پر مناسب معلوم ہوتا ہے، لیکن

سوال یہ ہے کہ کیا اس سے مسئلے کی اصل جڑ تک پہنچا جا سکے گا؟ اسی دوران کیرالہ پولیس کی جانب سے جاری کردہ نوٹس نے اس معاملے کو ایک نیا رخ دے دیا۔ نوٹس میں واضح طور پر کہا گیا کہ متعلقہ پوسٹ نہ صرف ایک معزز قومی ادارے کی توہین ہے بلکہ یہ سماج میں تقسیم اور نفرت کو فروغ دے کر عوامی نظم و نسق کے لیے خطرہ بھی بن سکتی ہے۔ مزید یہ کہ 2019 کے اس خط سے متعلق تمام ڈیجیٹل مواد کو فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت دی گئی، جس میں دفتری غلطی کے باعث غیر ارادی طور پر ایک سیاسی جماعت کی مہر شامل ہو گئی تھی اور بعد میں اس کی اصلاح کر دی گئی۔

نوٹس میں یہ بھی کہا گیا کہ اس خط کی مسلسل تشہیر دراصل جھوٹے الزامات کو فروغ دینے کی ایک کوشش ہے۔ اسی نوعیت کا نوٹس ایک اپوزیشن رہنما کو بھی جاری کیا گیا، جس سے یہ تاثر مزید مضبوط ہوا کہ معاملہ اب صرف ایک دفتری غلطی تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے قانونی اور سیاسی رنگ بھی اختیار کر لیا ہے۔ یہاں ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس نوعیت کے نوٹسز مسئلے کے حل میں معاون ثابت ہوں گے یا اس سے اظہارِ رائے کی آزادی اور جمہوری مباحث پر مزید قدغنیں لگنے کا خدشہ پیدا ہوگا؟ جمہوریت میں اختلافِ رائے اور سوال اٹھانے کا حق بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر کسی واقعے پر سوال اٹھانا ہی قابلِ گرفت بن جائے تو یہ ایک خطرناک رجحان کی علامت ہو سکتی ہے۔ اصل مسئلہ یہاں ایک خط یا ایک افسر کی معطلی کا نہیں بلکہ پورے ادارہ جاتی نظام کا ہے۔ کسی بھی ادارے کی ساکھ اس کے داخلی نظم و ضبط، پیشہ ورانہ معیار اور شفافیت پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر ایک بنیادی نوعیت کی غلطی بھی اس قدر سنگین نتائج پیدا کر دے کہ اس سے ادارے کی غیر جانبداری پر سوال اٹھنے لگیں تو یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ اندرونی نظام میں کہیں نہ کہیں گہرے نقائص موجود ہیں۔

گزشتہ چند برسوں میں الیکشن کمیشن کے حوالے سے مختلف نوعیت کے سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ کبھی انتخابی شیڈول کے اعلان کے وقت پر اعتراضات سامنے آئے، کبھی ضابطۂ اخلاق کے نفاذ میں مبینہ عدم توازن کی بات کی گئی، اور کبھی شکایات کے ازالے میں غیر مساوی رویے کا الزام لگایا گیا۔ ان تمام معاملات نے مل کر ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے جس میں کمیشن کی غیر جانبداری پر شکوک بڑھتے جا رہے ہیں۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ موجودہ تنازعہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس نے پہلے سے موجود خدشات کو مزید تقویت دی ہے۔ جمہوریت میں اداروں کی ساکھ ایک دن میں قائم نہیں ہوتی بلکہ یہ برسوں کی محنت، دیانتداری اور شفافیت کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسی طرح اس ساکھ کو نقصان بھی بتدریج ہی پہنچتا ہے، جب بار بار ایسے واقعات پیش آئیں جو عوام کے اعتماد کو کمزور کریں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سیاست میں الزام تراشی ایک عام روایت ہے، اور ہر جماعت اپنے مفادات کے مطابق بیانیہ ترتیب دیتی ہے۔ لیکن آئینی اداروں کی ذمہ داری اس سے کہیں زیادہ ہے۔ انہیں نہ صرف غیر جانبدار ہونا چاہیے بلکہ ان کا ہر عمل، ہر فیصلہ اور ہر رویہ اس غیر جانبداری کا عملی ثبوت بھی ہونا چاہیے۔ موجودہ معاملے میں یہی پہلو سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔

الیکشن کمیشن کی جانب سے ایک نچلے درجے کے افسر کی معطلی یقیناً ایک فوری قدم ہے، لیکن یہ مسئلے کا مستقل حل نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس واقعے کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات کی جائیں، ذمہ داری کا تعین کیا جائے اور اس کے نتائج عوام کے سامنے رکھے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ بھی ضروری ہے کہ اس واقعے سے سبق سیکھتے ہوئے ادارہ اپنے داخلی نظام کو مزید مضبوط بنائے۔ دستاویزات کی تیاری اور ترسیل کے عمل میں شفافیت، نگرانی اور احتساب کے مؤثر نظام کا ہونا ناگزیر ہے۔ اگر ایک حساس نوعیت کا خط بغیر کسی جانچ پڑتال کے مختلف فریقوں تک پہنچ سکتا ہے تو یہ ایک سنگین انتظامی خامی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ نہ صرف اس خامی کو دور کیا جائے بلکہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔ میڈیا کا کردار بھی اس پورے معاملے میں نہایت اہم ہے۔ اگر میڈیا محض سیاسی بیانات کو دہرانے کے بجائے اس طرح کے معاملات کی گہرائی میں جا کر تحقیق کرے، حقائق کو سامنے لائے اور غیر جانبدارانہ تجزیہ پیش کرے تو نہ صرف عوام کو درست معلومات ملتی ہیں بلکہ اداروں پر بھی دباؤ بنتا ہے کہ وہ اپنی کارکردگی بہتر بنائیں۔

سوشل میڈیا کے دور میں صورتِ حال مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ اب کوئی بھی خبر یا تصویر چند لمحوں میں لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے، اور اکثر وضاحتیں آنے سے پہلے ہی عوامی رائے تشکیل پا جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اداروں کے لیے اب پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ ہر سطح پر احتیاط، شفافیت اور پیشہ ورانہ معیار کو یقینی بنائیں۔ موجودہ تنازعہ نے ایک بار پھر یہ حقیقت اجاگر کر دی ہے کہ جمہوری اداروں کی ساکھ کو برقرار رکھنے کے لیے محض آئینی تحفظ کافی نہیں۔ اس کے لیے مسلسل نگرانی، مضبوط داخلی نظام، شفاف طریقۂ کار اور سب سے بڑھ کر عوامی اعتماد کا تحفظ ضروری ہے۔ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ وہ اس واقعے کو محض ایک وقتی بحران کے طور پر نہ لے بلکہ اسے ایک سنجیدہ انتباہ سمجھے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ کمیشن اپنے اندرونی نظام کا جامع جائزہ لے، دستاویزات کی ترسیل کے طریقۂ کار کو جدید تقاضوں کے مطابق بنائے، ذمہ داریوں کا واضح تعین کرے اور ہر سطح پر احتساب کا مؤثر نظام قائم کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ، عوام کے سامنے تحقیقات کے نتائج پیش کر کے اعتماد کی بحالی کی سنجیدہ کوشش کی جائے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جمہوریت کی اصل طاقت عوام کا اعتماد ہے، اور یہ اعتماد ایک بار مجروح ہو جائے تو اسے بحال کرنا ایک طویل اور مشکل عمل بن جاتا ہے۔ الیکشن کمیشن جیسے اداروں پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس اعتماد کی حفاظت کریں، اسے مضبوط بنائیں اور ہر ایسے اقدام سے گریز کریں جو شکوک و شبہات کو جنم دے۔ اگر واقعی یہ محض ایک دفتری غلطی تھی تو اسے ایک سبق کے طور پر لینا ہوگا، نہ کہ ایک معمولی واقعہ سمجھ کر نظر انداز کرنا ہوگا۔ اور اگر اس کے پیچھے کوئی گہری ادارہ جاتی کمزوری موجود ہے تو اسے تسلیم کر کے دور کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ جمہوریت میں سب سے بڑا خطرہ کسی ایک غلطی سے نہیں بلکہ اس غلطی کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۷ر مارچ ۲۰۲۶

ڈونالڈ ٹرمپ، پل پل بدلتا موقف

جس وقت سے ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل نے جنگ مسلط کی ہے اس وقت سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ ڈونالڈ ٹرمپ کے موقف میں وقفہ وقفہ سے تبدیلی آنے لگی ہے۔ ٹرمپ کو جنگ کے ابتداء ہی میں یہ احساس ہونے لگا تھا کہ انہوں نے اس جنگ کی طوالت کے تعلق سے غلط اندازہ قائم کیا تھا۔ اس معاملے میں اسرائیل نے ٹرمپ کو گمراہ کیا تھا اور یہ تیقن دیا تھا کہ ایران دو چار دن سے زائد جنگ کو جھیل نہیں پائے گا اور امریکہ اور اسرائیل کی کامیابی یقینی ہوگی۔ ایران میں سپریم رہنما آیت اللہ علی خامنہ ای کو شہید کرنے کے بعد ایران میں کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوگا اور امریکہ اپنی مرضی کی کٹھ پتلی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسرائیل نے امریکہ کو اس معاملے میں ہتھیلی میں جنت دکھائی تھی اور ٹرمپ اس معاملے میں تتن یا ہو کے جھانسہ میں پھنس گئے تھے۔ جس طرح کا اندازہ تھا کہ ایران اس جنگ کو دو دن بھی جھیل نہیں پائے گا تاہم اب صورتحال یہ ہو گئی ہے کہ جنگ کو برقرار رکھنا خود امریکہ اور اسرائیل کیلئے مشکل سے مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ کروڑوں ڈالرس کے اخراجات اب خود امریکہ اور اسرائیل کے بس کے باہر ہونے لگے ہیں اور کئی بلین ڈالرس فراہم کرنے کا پنٹاگان کی جانب سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ایران نے انتہائی کم خرچ والے ڈرونس استعمال کرتے ہوئے امریکہ اور اسرائیل کو مالی مشکلات کا شکار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ اب اس جنگ سے فرار کے بہانے اور راستے تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں خود اپنے بیانات میں تضاد کا بھی اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ امریکہ میں داخلی طور پر عوام کی مخالفت بھی ان کے ذہن پر اثر انداز ہونے لگی ہے۔ آبنائے ہرمز کے تعلق سے ٹرمپ کے بیانات ان کے ذہنی ہیجان کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہیں۔ آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کی آمد و رفت کے تعلق سے ٹرمپ نے جو بیانات دئے ہیں وہ ان کے موقف میں بار بار تبدیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ٹرمپ کا ہر بیان ان کے پہلے بیان سے مختلف ہی دکھائی دے رہا ہے اور الجھن پیدا کر رہا ہے۔ ٹرمپ نے ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز کو بند کئے جانے کے بعد ناٹو کے ممالک سے اس راستے کو بحال کرنے میں مدد کی اپیل کی تھی۔ بحری جہاز روانہ کرنے کا بھی مطالبہ کیا تھا۔ ان کی اس اپیل پر یوروپی ممالک کا انتہائی سرد مہری والا ردعمل رہا اور کچھ ممالک نے تو باضابطہ انکار بھی کر دیا تھا جس کے بعد ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ انہیں آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کی آمد و رفت کو بحال کرنے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں رہ گئی ہے۔ اس کے بعد ٹرمپ نے آبنائے ہرمز میں امریکی جنگی جہاز روانہ کرنے اور تجارتی جہازوں کی حفاظت کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس پر بھی ایران کے موقف میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آئی اور ٹرمپ کو خفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ایران نے خود آبنائے ہرمز میں بحری بارودی سرنگیں بچھا دینے کا انتباہ بھی جاری کر دیا تھا۔ اب ٹرمپ کی جانب سے کہا گیا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ مل کر آبنائے ہرمز کی ذمہ داری سنبھالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان بیانات سے واضح ہو جاتا ہے کہ جنگ کی صورتحال ٹرمپ کے قابو میں نہیں رہ گئی ہے اور وہ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں خود اس پر قائم نہیں رہ پا رہے ہیں۔ ان کے موقف اور بیانات میں ہر گذرتے وقت کے ساتھ تبدیلی آنے لگی ہے اور وہ خود اپنے سابقہ موقف سے انحراف کرتے ہوئے متضاد بیانات جاری کر رہے ہیں۔ جنگ اگر مزید طوالت اختیار کر جاتی ہے تو ٹرمپ کے اس طرح کے بیانات مزید سامنے آ سکتے ہیں اور خود ٹرمپ کا مذاق بننا بھی ممکن دکھائی دے رہا ہے۔ جو جنگ کسی جائز اور واجبی وجہ کے بغیر اور بغیر کسی منصوبہ کے شروع کی گئی ہے اب اس کا خاتمہ اور اختتام ٹرمپ اور اسرائیل کے ہاتھ میں ہرگز دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ یہ تاثر واضح ہونے لگا ہے کہ ایران اب اس جنگ کو اپنے انداز سے موڑنے میں کامیاب رہا ہے اور وہ اپنی حکمت عملی سے دنیا بھر پر اثر انداز ہونے لگا ہے۔ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ بات چیت کا دعویٰ کرتے ہوئے حملوں کو پانچ دن روکنے کی بات کہی تھی تاہم ایران نے چند منٹ کے اندر تردید کر دی کہ امریکہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ اس طرح ٹرمپ اپنے بیانات کی وجہ سے مذاق کا موضوع بننے لگے ہیں اور کوئی ان کے بیانات کو سنجیدگی سے لینے تیار نہیں ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

باپ: وہ نعمت جس کی قدر اکثر دیر سے ہوتی ہے

دنیا میں انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کی گئی ہیں، مگر ان میں سب سے قیمتی نعمت ماں باپ کا سایہ ہے۔ خاص طور پر والد، جو ایک مضبوط دیوار کی طرح اپنے بچوں کی حفاظت کرتا ہے، ان کے خوابوں کو سہارا دیتا ہے اور زندگی کے طوفانوں سے بچاتا ہے۔ مگر افسوس کہ ہم میں سے اکثر لوگ اس عظیم نعمت کی قدر اُس وقت کرتے ہیں جب یہ سایہ ہم سے ہمیشہ کے لیے اٹھ جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے والدین کے مقام کو نہایت بلند رکھا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو" (سورۃ بنی اسرائیل: 23)۔ اسی آیت میں آگے یہ بھی فرمایا گیا کہ والدین کے سامنے "اُف" تک نہ کہو، بلکہ نرمی اور محبت سے بات کرو۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اسلام میں والدین کا ادب و احترام کس قدر اہم ہے۔ والد صرف ایک فرد نہیں بلکہ ایک سایہ، ایک محافظ اور ایک رہنما ہوتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کو قربان کر کے اپنے بچوں کی خوشیوں کو ترجیح دیتا ہے۔ دن رات محنت کرتا ہے، اپنی نیندیں قربان کرتا ہے، اپنی خواہشات کو دباتا ہے تاکہ اس کے بچے ایک بہتر اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ وہ خود تکلیف برداشت کر لیتا ہے مگر اپنے بچوں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ مگر جب یہی باپ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، تو ایک اولاد کے لیے زندگی کی حقیقت بدل جاتی ہے۔ یتیم وہ ہوتا ہے جس کے سر سے والد کا سایہ اٹھ جائے۔ بظاہر وہ بھی دوسروں کی طرح جیتا ہے، مگر اس کے دل میں ایک ایسا خلا ہوتا ہے جو کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ جب وہ اپنے دوستوں کو اپنے والد کے ساتھ ہنستے، باتیں کرتے، رہنمائی لیتے دیکھتا ہے، تو اس کا دل اندر ہی اندر ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ بھی چاہتا ہے کہ کوئی اسے پیار سے بلائے، اس کی غلطیوں کو سنوارے، اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھے...... مگر یہ سب اب صرف ایک حسرت بن کر رہ جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے والدین کی خدمت اور ان کی رضا کو بہت بڑی سعادت قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے" (ترمذی)۔ اسی طرح یتیموں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے" اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا (بخاری)۔ یہ تعلیمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ جہاں والدین کی خدمت باعثِ سعادت ہے، وہیں یتیموں کی دیکھ بھال بھی عظیم نیکی ہے۔ آج کے دور میں ایک المیہ یہ بھی ہے کہ بعض اولاد اپنے والدین کو بوجھ سمجھنے لگی ہے۔ بوڑھے والدین کو اولڈ ایج ہومز میں چھوڑ دینا، ان کی باتوں کو نظر انداز کرنا، ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا ایک عام سی بات بنتی جا رہی ہے۔

حالانکہ یہی والدین کبھی ہماری ایک مسکراہٹ کے لیے اپنی ساری خوشیاں قربان کر دیتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے والدین، خاص طور پر اپنے والد کی قدر کریں۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں، ان کی باتوں کو غور سے سنیں، ان کے تجربات سے سیکھیں اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھیں۔ ان کے قدموں میں بیٹھ کر دعا لیں، کیونکہ ان کی دعائیں ہی ہماری کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ آیئے! آج ہم عہد کریں کہ ہم اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کریں گے، ان کی دل سے خدمت کریں گے اور ان کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کو اپنی زندگی کا مقصد بنائیں گے۔ کیونکہ جو اولاد اپنے والدین کی قدر کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی میں برکت عطا فرماتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ یاد رکھیں! جب باپ کا سایہ سر سے اٹھ جاتا ہے تو انسان ساری زندگی اس کمی کو محسوس کرتا رہتا ہے۔ اس وقت نہ دولت کام آتی ہے، نہ شہرت...... صرف ایک حسرت باقی رہ جاتی ہے کہ کاش! ہم نے اپنے والد کی قدر کی ہوتی۔

مومن فیاض احمد غلام مصطفی

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

ایران میں تباہی کے باوجود اقتدار کیوں مضبوط

...اشوک سوین

یہ جنگ ایران کے فوجی اور شہری ڈھانچے کو نقصان پہنچانے کے باوجود اقتدار کو کمزور کرنے میں ناکام رہی۔ عوام حکومت کے خلاف نہیں بلکہ جنگ کے خلاف سڑکوں پر ہیں، جس سے نظام مزید مضبوط ہوا۔ طاقتور اور خود اعتمادی سے بھرپور رہنماؤں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ بار بار ایک ہی طرح کے تزویراتی جال میں پھنس جاتے ہیں۔ محدود اہداف کے ساتھ شروع ہونے والی جنگ ابتدا میں کچھ فوجی کامیابیاں ضرور حاصل کر لیتی ہے، لیکن وقت کے ساتھ اس کی پہچان اسی ایک مقصد سے جڑ جاتی ہے جسے وہ حاصل نہیں کر پاتی۔ ویتنام میں یہ مقصد ہنوئی کی حکومت کا خاتمہ تھا، عراق میں ایک تابع دار سیاسی نظام کا قیام، اور افغانستان میں طالبان کو ایک سیاسی قوت کے طور پر ختم کرنا۔ ایران کے خلاف موجودہ امریکہ-اسرائیل جنگ میں یہ ہدف سلطنت کی تبدیلی یعنی اقتدار کی تبدیلی ہے۔ بے پناہ عسکری طاقت کے باوجود حملہ آور ایران کے اسلامی جمہوری نظام کو گرانے میں ناکام رہے ہیں۔ اس کے برعکس، ایران نے نہ صرف سخت موقف اختیار کیا ہے بلکہ بیرونی حملے کے تناظر میں ابھرنے والی قوم پرستی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی پوزیشن مزید مستحکم کر لی ہے۔ جنگ کے ابتدائی مرحلے کو ایرانی قیادت اور اس کے عسکری ڈھانچے کے خلاف کارروائی کے طور پر پیش کیا گیا۔ سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو نشانہ بنانا ایک فیصلہ کن اقدام سمجھا گیا۔ اہم کمانڈ مراکز کو نشانہ بنایا گیا، سائنسدانوں اور فوجی افسران کو قتل کیا گیا، اور مبینہ جوہری تنصیبات پر بمباری کی گئی۔ ابتدا میں یہ تاثر دیا جا سکتا تھا کہ یہ کارروائی براہ راست نظام کے خلاف ہے۔

ایران کے وہ شہری جو طویل عرصے سے حکومت سے ناراض تھے، شاید شروع میں ان حملوں میں امید کی جھلک دیکھتے ہوں۔ انہوں نے اسے ایک ایسے نظام کے خلاف چیلنج سمجھا ہوگا جس نے اختلاف رائے کو دبایا اور آزادیوں کو محدود کیا۔ لیکن یہ احساس زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔ جنگ کے پہلے ہی دن میناب میں ایک لڑکیوں کے پرائمری اسکول پر حملے میں 186 طالبات اور ایک استانی ہلاک ہوگئیں۔ جیسے جیسے جنگ آگے بڑھی، اہداف میں تبدیلی آتی گئی اور تیل کے کارخانے، پانی صاف کرنے کے پلانٹس، شہری ہوائی جہاز، بنیادی ڈھانچہ بلکہ یونیسکو کے ثقافتی مقامات بھی نشانے پر آ گئے۔ اب عام ایرانیوں کے لیے، حتیٰ کہ حکومت کے ناقدین کے لیے بھی، یہ واضح ہو گیا کہ یہ جنگ ان کی آزادی کے لیے نہیں لڑی جا رہی۔ یہ تبدیلی سیاسی لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ اقتدار کی تبدیلی محض فوجی نتیجہ نہیں بلکہ ایک سماجی اور سیاسی عمل ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ حکمران طبقہ تقسیم ہو، ایک منظم اپوزیشن موجود ہو، اور عوام کا غصہ بیرونی طاقت کے بجائے اپنے حکمرانوں پر مرکوز ہو۔ لیکن یہاں معاملہ الٹ ہو گیا اور امریکہ نے عوامی غصے کو اپنی طرف موڑ لیا۔ مجتبیٰ خامنہ ای کا بطور نئے سپریم لیڈر سامنے آنا اسی ناکامی کی علامت ہے۔ توقع کی جا رہی تھی کہ ان کے والد کی ہلاکت سے نظام میں انتشار پیدا ہوگا، مگر اس کے برعکس نظام نے تیزی سے خود کو سنبھال لیا۔ قیادت میں تبدیلی ضرور آئی، مگر حکومتی ڈھانچہ برقرار رہا۔ بلکہ نئے لیڈر نے ایسے حالات میں اقتدار سنبھالا جو ان کی طاقت کو کمزور کرنے کے بجائے مزید مضبوط کر رہے ہیں۔ جنگی حالات میں قیادت کی تبدیلی اکثر نظام کو مزید

مستحکم کرتی ہے کیونکہ اسے قومی سلامتی کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل شاید یہ بھول گئے کہ ایران میں بیرونی مداخلت کی تلخ یادیں آج بھی زندہ ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ عرصے سے ایرانی عوام نے بیرونی طاقتوں کی جانب سے اپنے وسائل اور سیاست پر اثر انداز ہونے کی کوششوں کا سامنا کیا ہے۔ 1891-92 کی تمباکو تحریک، جب ایک برطانوی کمپنی کو اس صنعت پر کنٹرول دیا گیا اور عوامی احتجاج نے اسے واپس لینے پر مجبور کیا، اس کی ایک مثال ہے۔ 1953 میں امریکہ اور برطانیہ نے مل کر ایران کے منتخب وزیر اعظم محمد مصدق کو اس لیے اقتدار سے ہٹا دیا کہ انہوں نے تیل کی صنعت کو قومی تحویل میں لے لیا تھا۔ اس کے بعد شاہ محمد رضا پہلوی کو دوبارہ اقتدار ملا اور ایک طویل آمرانہ دور کا آغاز ہوا۔ یہی حالات 1979 کے انقلاب کا سبب بنے، جس نے ایران کی سیاسی سمت بدل دی۔

اس کے بعد بھی بیرونی دباؤ ختم نہیں ہوا۔ 1980 کی دہائی میں صدام حسین کے حملے کے دوران امریکہ نے عراق کی حمایت کی، جس کے نتیجے میں آٹھ سالہ جنگ میں لاکھوں ایرانی ہلاک ہوئے۔ بعد کے برسوں میں اقتصادی پابندیوں نے ایرانی معیشت کو شدید نقصان پہنچایا۔ یہ تمام تاریخی پس منظر واضح کرتا ہے کہ موجودہ جنگ اپنے مطلوبہ نتائج کے برعکس اثرات کیوں پیدا کر رہی ہے۔ یہ جنگ حکومت کو عوام سے الگ کرنے کے بجائے اس بیانیے کو مضبوط کر رہی ہے کہ ایران ایک ایسا ملک ہے جو مسلسل بیرونی خطرات سے دوچار ہے۔ خودمختاری اور خود ارادیت کے مسائل ایک بار پھر مرکزی حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو اصلاحات چاہتے ہیں، اپنے ملک کی تباہی کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ایرانی تارکینِ وطن میں سے بہت سے افراد، جو ابتدا میں امریکی کارروائی کے حامی تھے، اب اس جنگ کے رخ سے مایوس ہیں۔ انہیں امید تھی کہ محدود جنگ نظام کے خاتمے کا باعث بنے گی، مگر شہری ڈھانچے کی تباہی اور عام لوگوں کی ہلاکت ایسی قیمت ہے جسے وہ بھی قبول نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو مزاحمت کی علامت سمجھے جاتے تھے، اب اخلاقی کشمکش کا شکار ہیں۔ ایران کے اندر ہزاروں لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں، مگر حکومت کے خلاف نہیں بلکہ جنگ کے خلاف۔ ان مظاہروں میں بیرونی حملہ آوروں کے خلاف غصہ اور ریاست کے ساتھ یکجہتی کا اظہار ہو رہا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے لیے یہ صورتحال تضادات سے بھرپور ہے۔ ایک طرف انہوں نے ایران کے فوجی، جوہری اور شہری ڈھانچے کو نقصان پہنچایا ہے، مگر دوسری طرف انہوں نے اسی نظام کو سیاسی طور پر مضبوط بھی کر دیا ہے۔ آج عام ایرانی کے نزدیک اسلامی جمہوریہ نہ صرف حکمرانی کا نظام ہے بلکہ بیرونی حملوں کے خلاف ایک محافظ بھی ہے۔ یہ نتیجہ مغربی ایشیا میں مغربی مداخلتوں کی ایک بڑی حقیقت کو بے نقاب کرتا ہے: فوجی برتری لازمی طور پر سیاسی کامیابی میں تبدیل نہیں ہوتی۔ بمباری سے صلاحیتیں کمزور کی جا سکتی ہیں، قیادت کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے، لیکن اس سے کسی نظام کی قانونی حیثیت یا عوامی حمایت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔

ایران پر امریکہ اسرائیل جنگ آب و ہوا کے لیے ایک بڑی تباہی کا باعث ثابت ہو رہی ہے۔ جنگ شروع ہونے کے بعد سے صرف 14 دنوں میں 50 لاکھ ٹن سے زائد کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج ہوا۔ جو کہ 84 ممالک کے مشترکہ اخراج کے برابر ہے۔ گزرتے دنوں کے ساتھ جس تیزی سے جنگی طیارے، ڈرون اور میزائل ہزاروں افراد کو ہلاک کر رہے ہیں، بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر رہے ہیں، اس سے مغربی ایشیا ایک بہت بڑے ماحولیاتی قربانی گاہ میں تبدیل ہو رہا ہے۔ ایک تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ جنگ کے پہلے 14 دنوں میں 50 لاکھ ٹن سے زائد گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج ہوا۔ دی گارڈین کا دعویٰ ہے کہ اس کے ساتھ شیئر کیا گیا تجزیہ، فوسل فیول کے انفراسٹرکچر، فوجی اڈوں، شہری علاقوں اور سمندر میں بحری جہازوں پر حملوں سے ہونے والے تباہ کن ماحولیاتی نقصان کی رپورٹنگ میں ایک نئی جہت کا اضافہ کرتا ہے۔

موسمیاتی اور کمیونٹی انسٹی ٹیوٹ کے ایک ریسرچ ڈائریکٹر اور اس تجزیہ کے شریک مصنف، پیٹرک بگر کے مطابق، ہر میزائل حملہ ایک گرم، زیادہ غیر مستحکم سیارے پر ایک اور ضرب ہے، جو کسی کو محفوظ نہیں بناتا۔ ہر ریفائنری میں آگ اور ٹینکر پر حملہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ جیواشم ایندھن (فوسل فیول) پر مبنی جغرافیائی سیاست، زندہ رہنے کے قابل سیارے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ یہ اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ آب و ہوا کے بحران کو سپر چارج یا تیز تر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ فوسل فیول مفادات کو خارجہ پالیسی پر غالب آنے دیا جائے۔ امریکہ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ایران کے اندر ہزاروں اہداف پر بمباری کی ہے اور اسرائیل نے لبنان میں مزید سینکڑوں اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ ایران اور لبنان دونوں ممالک سے آنے والی رپورٹیں انفراسٹرکچر کی وسیع تباہی کو ظاہر کرتی ہیں۔ تباہ شدہ عمارتیں کاربن اخراج کا تخمینہ لگانے میں سب سے بڑا عنصر ہیں۔ انسانی ہمدردی کی تنظیم، ایرانی ہلال احمر کی رپورٹوں کی بنیاد پر تجزیہ سے پتا چلا کہ تقریباً 20 ہزار شہری عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جس سے کل 24 لاکھ ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اخراج ہوا۔ ایندھن، کاربن کے اخراج کا دوسرا بڑا عنصر ہے۔ امریکی بمبار طیارے ایران پر حملے کرنے کے لیے انگلینڈ کے مغرب تک بہت دور دراز علاقوں سے پرواز کر رہے ہیں۔ تجزیے کے مطابق، پہلے 14 دنوں میں ہوائی جہازوں اور امدادی جہازوں اور گاڑیوں کے ذریعے 15 کروڑ سے 27 کروڑ لیٹر ایندھن استعمال کیا گیا، جس سے مجموعی طور پر 5 لاکھ 29 ہزار ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی اخراج ہوا۔

جنگ کی سب سے چونکا دینے والی تصاویر میں سے ایک سیاہ بادل اور کالی بارش تھی جو تہران پر ہوئی جب اسرائیل نے ایرانی دارالحکومت میں ایندھن کے ذخیرے کے چار بڑے ڈپو پر بمباری کی جس سے لاکھوں لیٹر ایندھن جل گیا۔ تجزیہ کے اندازے کے مطابق، اس حملے میں 25 لاکھ سے 59 لاکھ بیرل کے درمیان تیل جل گیا اور اسی طرح خلیجی پڑوسیوں پر ایرانی جوابی کارروائیوں کا تخمینہ 18.8 لاکھ ٹن کاربن اخراج کے برابر رہا۔ امریکی دعووں پر مبنی رپورٹس کے مطابق، پہلے 14 دنوں میں، امریکہ نے 4 طیارے کھوئے جب کہ ایران نے 28 طیارے، 21 بحری جہاز اور تقریباً 300 میزائل لانچر کھوئے۔ اس تباہ شدہ فوجی ہارڈویئر کا تخمینہ 72.1 ہزار ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ کے مساوی اخراج کا ہے۔

ایران پر اسرائیل۔امریکہ حملہ پر مودی کی مجرمانہ خاموشی

سونیا گاندھی

ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے قتل پر وزیر اعظم مودی اور ان کی حکومت کی خاموشی بڑی افسوسناک ہے۔ اس لیے کہ ایران ہندوستان کا ایک اچھا دوست رہا اور عالمی پلیٹ فارمس پر کشمیر جیسے مسئلہ پر ایران نے ہمیشہ ہندوستان کا ساتھ دیا۔ نریندر مودی حکومت ایرانی رہبر اعلیٰ سید علی خامنہ ای کے چن قتل (ٹارگٹ کلنگ) کی شدید الفاظ میں مذمت کرنے کے بجائے اپنے دفاع میں یہ کہہ رہی ہے کہ ہماری خاموشی یا کسی بھی قسم کے ردعمل سے گریز دراصل ہماری غیر جانبدارانہ رہنے کی پالیسی کا ایک حصہ ہے جبکہ ہماری نظر میں یہ غیر جانبداری نہیں بلکہ انصاف، سچائی کا ساتھ دینے اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانے سے متعلق ہندوستانی پالیسی سے دستبرداری ہے۔ اس مسئلہ پر مودی اور ان کی حکومت کی خاموشی دیکھا جائے تو ناقابل فہم ہے۔ یہ خاموشی حقیقت میں ہندوستان کی خارجہ پالیسی کی سمت اور ساکھ کے بارے میں سنگین شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے، کئی سوالات اٹھاتی ہے۔ کانگریس اس خاموشی کے لیے حکومت کو پارلیمنٹ میں گھیرے گی اور خاص طور پر جب پارلیمنٹ بجٹ پر بحث کے دوسرے حصہ کے لیے دوبارہ بلائی جائے گی تب عالمی نظام کی خرابی، تباہی و بربادی پر حکومت کی مجرمانہ اور پریشان کن خاموشی پر کھلے دل سے بحث ہونی چاہئے۔ اس میں کسی قسم کی غفلت نہیں برتی جانی چاہئے۔ مودی حکومت کی خاموشی پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان نے ظالموں کی مخالفت اور مظلوموں کی تائید و حمایت کی اور یہی ہماری روایات ہیں۔ ایسے میں اخلاقی طاقت اخلاقی اقدار کو بازیافت کرنے اور اسے واضح عزم کے ساتھ بیان کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ (واضح رہے کہ یکم مارچ کو ایران نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے کئے گئے چن حملوں میں شہید کردیئے گئے ہیں) ایک ایسے وقت جبکہ ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ جاری تھا اور جاری مذاکرات کے درمیان ایک موجودہ سربراہ مملکت کا قتل جدید بین الاقوامی تعلقات میں ایک شدید دراڑ کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ واقعہ اس قدر سنگین ہے جس کی فوری طور پر مذمت کی جانی چاہئے تھی اس کے باوجود واقعہ کے صدمہ سے ہٹ کر جو چیز واضح طور پر سامنے آتی ہے وہ نئی دہلی کی خاموشی ہے۔ حکومت کو اس قتل کی مذمت کرنی چاہئے تھی لیکن حکومت ہند نے آیت اللہ علی خامنہ ای کے قتل یا ایران کی خودمختاری کی خلاف ورزی کی مذمت کرنے سے گریز کیا ہے۔ ابتدائی طور پر بڑے پیمانہ پر امریکی۔ اسرائیلی حملہ کو نظرانداز کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے آپ کو متحدہ عرب امارات میں واقع امریکی فوجی اڈوں و مفادات پر ایران کے جوابی حملوں کی مذمت تک محدود رکھا۔ انہوں نے اس سے پہلے کے واقعات کی ترتیب کا حوالہ دینا تک مناسب

نہیں سمجھا اور گہری تشویش ظاہر کرنے کی بجائے مذاکرات ار سفارت کاری کی بات کی جو بالکل وہی ہے جو اسرائیل اور امریکہ کی طرف سے بڑے پیمانے پر شروع کئے گئے بلا اشتعال حملوں سے پہلے جاری تھا۔ بہرحال جب کسی غیر ملکی رہنما کی ٹارگٹ کلنگ پر ردعمل ظاہر کرنے سے گریز کیا جاتا ہے اس سے اس ملک کی خودمختاری یا عالمی قوانین کا کوئی واضح دفاع نہیں ہوتا ہے اور غیر جانبداری کو ترک کردیا جاتا ہے تو یہ ہماری خارجہ پالیسی کی سمت اور ساکھ کے بارے میں سنگین شکوک وشبہات پیدا کرتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو مودی حکومت کی خاموشی اس مثال میں غیر جانبداری نہیں ہے۔ ویسے بھی یہ قتل حکومت کی خارجہ پالیسی پر سنگین شکوک وشبہات پیدا کرتا ہے۔ مودی کی خاموشی دراصل اسرائیل اور امریکہ کی جانب سے چھیڑی گئی جنگ اور اس سے پیدا شدہ سانحہ کی سیاسی توثیق ہے۔ (یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ صدر کل ہند کانگریس کمیٹی ملکارجن کھرگے نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے سید علی خامنہ ای کی شہادت پر ایرانی عوام اور ساری دنیا کی شیعہ برادری سے اظہار تعزیت کیا اور کہا تھا کہ کسی بیرونی طاقت کو حکومت کی تبدیلی کا اختیار نہیں ہے اور اس قسم کے اقدامات سامراجی رجحانات کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔)

سید علی خامنہ ای کا چن قتل حقیقت میں ایک غیر ملکی سربراہ مملکت کا وحشیانہ قتل ہے اور اس سے مغربی ایشیاء میں عدم استحکام کی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ اسے کسی بھی طرح بیرونی معاملت نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ یہی بالواسطہ ہندوستان کے اسٹریٹیجک مفادات اور اخلاقی وابستگیوں کو چھوتے ہیں۔ ہندوستان نے ایک طویل مدت سے واسودھائیو کٹمبم یعنی ساری دنیا ایک کنبہ ہے کے تصور یا نظریہ پر زور دیا ہے اور ہمارا یہ نعرہ صرف تہذیبی وثقافتی اور اخلاقی سفارتکاری کا نعرہ نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب انصاف عمل اور مذاکرات کے ذریعہ ہر مسئلہ کے حل کا عزم ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عالمی اصولوں اور قوانین کی جب دھجیاں اڑائی جاتی ہیں تو یہ سارا عالم اور عالمی برادری کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اگر ہم اقوام متحدہ کے چارٹر پر بھی غور کریں یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ چارٹر کسی بھی ملک کی علاقائی سالمیت یا سیاسی آزادی کے خلاف دھمکی یا طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے اور اس جمہوریت کی جانب سے ایک سربراہ مملکت کے چن قتل پر کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کیا جاتا، اس کی مذمت نہیں کی جاتی، اعتراض نہیں کیا جاتا تو پھر عالمی قوانین سے کھلواڑ کا رجحان عام ہوجاتا ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کے قتل سے 48 گھنٹے قبل مودی نے اسرائیل کا دورہ کیا اور وہاں مودی نے بنجامن نیتن یاہو اور ان کی حکومت کی غیر متزلزل تائید وحمایت کا اعلان کیا (حالانکہ 7 اکٹوبر 2023ء سے آج تک اسرائیلی فورسس کے ہاتھوں 75 ہزار سے زائد فلسطینیوں کی شہادتیں ہوئیں جن میں خواتین اور بچوں کی اکثریت ہے۔ عالمی عدالت انصاف نے نیتن یاہو کو جنگی مجرم قرار دیتے ہوئے وارنٹ گرفتاری بھی جاری کیا ہے اور دنیا بھر میں نیتن یاہو غزہ کے قصائی کے طور پر بدنام ہو گئے ہیں۔) مودی نے نیتن یاہو اور اسرائیل کی ایسے وقت بھرپور تائید و حمایت کا اعلان کیا جبکہ غزہ تنازعہ اور فلسطینیوں کا قتل عام عالمی سطح پر برہمی اور غم وغصہ کا باعث بنا ہوا ہے۔ مودی نے خود کو ایران کے یو اے ای میں واقع امریکی اڈوں پر حملوں کی مذمت تک ہی محدود رکھا ہے جبکہ برکس اور جنوبی ایشیاء کے ملکوں نے جہاں یو اے ای پر ایران کے حملوں کی مذمت کی وہیں ایران کے رہبر اعلیٰ علی خامنہ ای کے چن قتل پر بھی مذمتی بیانات جاری کئے۔ مودی حکومت نے ایران کے تعلق سے جو موقف اختیار کیا اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر گلوبل ساؤتھ کے ملکوں کو کل ہندوستان پر اپنی علاقائی سالمیت کے دفاع کے لیے کیوں بھروسہ کرنا چاہئے۔ بی جے پی لیڈر اور سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے ہمیشہ فلسطینی کاز کی تائید وحمایت کی اور ایران کے ساتھ انہوں نے ہندوستان کے تعلقات کو مستحکم کیا۔ لیکن واجپائی کی پالیسی بھی موجودہ حکومت کیلئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ مودی حکومت کو یہ بھی نہیں فراموش کرنا چاہئے کہ ایران نے اس وقت ہندوستان کی مدد کی جب او آئی سی کے کچھ ارکان نے UNHCR میں کشمیر پر قرارداد لانے کی کوشش کی۔ ایک بات ضرورت ہے کہ مودی حکومت نے اسرائیل کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات کو وسعت دی ہے۔ ایسے میں نئی دہلی کو تہران اور تل ابیب دونوں کے ساتھ تعلقات کو یکساں اہمیت دینی چاہئے تھی۔ ہندوستان کو خلیج میں برسرخدمت اپنے ایک کروڑ سے زائد شہریوں (ہندوستانی تارکین وطن) کے تحفظ پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔

ایران پر اسرائیل اور امریکی حملے ان حملوں کے ذمہ داروں کی جانب سے ایرانی رہبر اعلیٰ علی خامنہ ای کے چن قتل پر وزیر اعظم نریندر مودی کی مجرمانہ خاموشی سارے ملک اور اس کی وراثت پر بدنما داغ ہے۔ کانگریس نے مودی حکومت سے سوال کیا کہ آیا ہندوستان کو اس بات کا علم تھا کہ امریکہ بحر ہند میں ایرانی جہاز پر حملہ کرنے والا ہے؟ اگر ہندوستان کو اس کا علم تھا تو آپ (مودی) نے کیا کیا؟ اور اگر خبر نہیں تھی تو ہماری حکومت نے اپنے ایرانی مہمانوں کی حفاظت کے لیے کیا قدم اٹھائے۔ کانگریس ترجمان پون کھیڑا کے مطابق ایران پر امریکہ و اسرائیل کی فوجی کارروائی کے بعد بحر ہند میں ہندوستانی جنوبی ریاست آندھرا پردیش کے وشاکھا پٹنم سے واپس ہونے والے ایرانی جہاز پر امریکی حملہ کے باوجود مودی کی خاموشی سے کانگریس حیران ہے۔ مودی حکومت کا یہ رویہ اصل میں ہمارے ملک اور اس کی وراثت پر بدنما دھبہ ہے۔ ہندوستان مہمانوں کو دیوتاؤں کا درجہ دیتا ہے اور نریندر مودی بھی اکثر ہندوستان کے ان اصولوں کا حوالہ دیتے ہیں لیکن ان کے طریقہ کار (عمل) اور خارجہ پالیسی میں ان دونوں منتروں کا عنصر دکھائی نہیں دیتا۔ کھیڑا کے مطابق ایک اور منتر ہے "منونم سویکرتی لکشنم" یعنی خاموش رہنما منظوری یا تائید وحمایت کا اشارہ ہوتا ہے۔

غزل

پرندے ہیں شجر میں پھر بھی تنہائی نظر آئی
جو منظر میں نے دیکھا مجھ کو رسوائی نظر آئی

یہ سمجھا وہ بڑے اللہ والے ہیں، شرافت ہے
جو ذہن و دل میں جھانکا پھر تو سچائی نظر آئی

ہمالہ تیری فطرت میں بلندی ہو تو ہو لیکن
ہمیں پروازِ شاہیں میں ہی اونچائی نظر آئی

سمجھتے ہی رہے تھے غیر ہم اک دوسرے کو پر
نسب نامہ نکالا تو شناسائی نظر آئی

فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا علمِ انساں کا
سنا جب درس آدم کا تو گہرائی نظر آئی

جو دنیا دار ہیں خود کو بہت دانا سمجھتے ہیں
ہمیں تو دین داروں میں ہی دانائی نظر آئی

جہانِ رنگ و بو میں ہر طرح کے پھول ہیں ندوی
کہیں بیلا نظر آیا کہیں جوہی نظر آئی

عبدالسبحان ندوی

وراثت میں ملنے والا مکان اور دلوں کی آزمائش کی کہانی

مفتی اشفاق قاضی

ممبئی جیسے کثیر الآبادی اور گنجان شہر میں، جہاں پرانی عمارتیں، پگڑی سسٹم اور لینڈ لارڈ کے تحت رہائش ایک عام بات ہے، وہاں بسا اوقات ایسے معاملات سامنے آتے ہیں جو صرف قانونی پیچیدگی نہیں بلکہ شرعی، اخلاقی اور اخروی لحاظ سے نہایت حساس بن جاتے ہیں، ایک ایسا ہی واقعہ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۷ کو پیش آیا جب محمد خالد ابن محمد ابراہیم میر کر (فرضی نام) شخص ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوئے، ان کے والد پولیس محکمہ میں ملازم تھے اور سرکاری حیثیت کے سبب ایک چھوٹے سے مکان تقریباً ۱۲ بائے ۸ کے کمرے میں رہائش پذیر تھے، اس مکان کا کرایہ سرکاری طور پر پولیس ڈپارٹمنٹ کے نام سے ادا ہوتا تھا، گویا اصل کرایہ دار حکومت تھی اور لینڈ لارڈ مالک تھا، جبکہ ان کے والد اس میں بطور سرکاری اہلکار رہائش پذیر تھے، اسی مختصر گھر میں ان کی پرورش ہوئی، بہنیں بڑی ہوئیں، دو بہنوں کی شادیاں ہوئیں اور تیسری بہن کی بھی رخصتی اسی گھر سے ہوئی، تقریباً ۲۰ برس تک یہ خاندان اسی تنگ مکان میں زندگی گزارتا رہا، جس میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل تھیں، وقت کے ساتھ جب یہ صاحب بالغ اور باشعور ہوئے تو انہیں احساس ہوا کہ یہ مکان دراصل ان کے والد کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ سرکاری رہائش ہے، جس کی رسید بھی پولیس ڈپارٹمنٹ کے نام پر آتی ہے، چنانچہ انہوں نے کوشش کی کہ کسی طرح اس مکان کو باقاعدہ طور پر اپنے والد کے نام منتقل کروا دیا جائے تاکہ ایک مضبوط حیثیت قائم ہو جائے، اس مقصد کے لیے انہوں نے کافی دوڑ بھاگ کی، رقم خرچ کی اور چونکہ بہنوں کے دستخط درکار تھی، اس لیے ان سے رابطہ کیا، اس مرحلے پر انہوں نے اپنے خرچ سے یہ کام مکمل کیا اور مکان کو والد کے نام منتقل کروا لیا، جس کے بعد کرایہ کی رسید والد کے نام آنے لگی، یہاں تک معاملہ ایک خدمت اور انتظامی تدبیر کے طور پر تھا، جس میں بیٹے کی محنت شامل تھی، لیکن اصل سوال اس کے بعد پیدا ہوا، والد کے انتقال کے بعد لینڈ لارڈ نے پوری بلڈنگ فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور یہ مشورہ دیا کہ مکان کو ایک ہی فرد کے نام کر دیا جائے تاکہ لین دین میں آسانی ہو، چنانچہ بہنوں کی رضامندی اور دستخط کے ساتھ یہ مکان بھائی کے نام منتقل کر دیا گیا، اس مرحلے میں دو بہنوں نے تقریباً دس دس ہزار روپے لے کر دستخط کر دیئے، جبکہ ایک بہن نے بغیر کسی مالی مطالبے کے اپنا اختیار بھائی کے حوالے کر دیا، یہ واقعہ بھی سائل کے بیان کے مطابق تقریباً پندرہ سال پرانا ہے، اس کے بعد بھائی نے مکان کو اپنے نام پر مکمل طور پر منتقل کر لیا، بعد میں چونکہ وہ خود سرکاری ملازم تھے، اس لیے میونسپل کارپوریشن کے کوارٹر میں منتقل ہو گئے اور اس مکان کو کرائے پر دے دیا، برسوں تک اس مکان کا کرایہ وہ خود وصول کرتے رہے اور اسے اپنا حق سمجھ کر استعمال کرتے رہے، کیونکہ ان کے ذہن میں یہی تھا کہ اب یہ مکان مکمل طور پر ان کی ملکیت ہے، لیکن جب انہوں نے اس مکان کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو دل میں ایک سوال پیدا ہوا کہ کیا واقعی اس مکان میں بہنوں کا کوئی حق باقی نہیں رہا؟ یہی سوال ان کو یہاں لے آیا، اور یہی وہ لمحہ تھا جہاں ضمیر نے بیداری کا ثبوت پیش کیا، حقیقت یہی ہے کہ گناہ وہی ہوتا ہے جو دل میں کھٹکے، اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قلبِ سلیم عطا فرمایا ہے وہ خود رہنمائی کرتا ہے کہ کہاں کچھ غلط ہو رہا ہے اور کہاں درست، چنانچہ جب اس معاملے کا شرعی جائزہ لیا گیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ اگرچہ مکان کی قانونی صورت بدل گئی تھی، مگر اس کی بنیاد والد کی حیثیت تھی، اور والد کے انتقال کے بعد یہ تمام اولاد کے لیے بطور وراثت منتقل ہو چکا تھا، لہٰذا صرف دستخط یا معمولی رقم لے لینے سے بہنوں کا حق ختم نہیں ہو سکتا تھا، شریعت کی رو سے اس مکان میں تمام بہنوں اور بھائی کا حصہ تھا، اور اصولی طور پر تقسیم اس طرح ہونی چاہیے تھی کہ ہر بہن کو بیس فیصد اور بھائی کو چالیس فیصد ملتا، یہاں ایک اور پہلو بھی زیرِ بحث آیا کہ بھائی نے جو رقم والد کے نام پر ٹرانسفر کے لیے خرچ کی تھی (تقریباً ۳۵ ہزار روپے) اور بہنوں کو جو رقم دی گئی تھی، وہ اخراجات میں شمار ہو سکتی ہے، جبکہ برسوں کا حاصل شدہ کرایہ آمدنی میں شمار ہوگا، اس بنیاد پر دو صورتیں سامنے آئیں ایک یہ کہ کل آمدنی میں سے اخراجات نکال کر باقی رقم کو شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے، اور دوسری یہ کہ بہنیں بھائی کی محنت کو تسلیم کرتے ہوئے ماضی کے کرایہ سے دستبردار ہو جائیں اور موجودہ ملکیت کو شرعی اصول کے مطابق تقسیم کر لیا جائے، چنانچہ افہام و تفہیم کے ساتھ دوسرا راستہ اختیار کیا گیا، بہنوں نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے برسوں کے کرایہ سے دستبرداری اختیار کر لی، اور بھائی نے بھی خوفِ آخرت کو سامنے رکھتے ہوئے اصل ملکیت میں بہنوں کا ساٹھ فیصد حق ادا کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ چالیس فیصد اپنے لیے رکھا، اور رجسٹریشن وغیرہ کے اخراجات نکال کر یہ تقسیم مکمل کی گئی، یوں ایک ایسا مسئلہ جو اختلاف، نزاع اور رشتہ داری کے ٹوٹنے کا سبب بن سکتا تھا، وہ اللہ کے فضل سے خیر و عافیت کے ساتھ حل ہو گیا، مگر اس واقعے کا اصل پیغام یہاں ختم نہیں ہوتا، بلکہ یہ ہر اس بھائی کے لیے ایک زوردار دستک ہے جو بہنوں کے حقوق کو معمولی سمجھ کر دبا لیتا ہے، یاد رکھیں، وراثت کا حق کوئی معمولی حق نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ حق ہے، اور اسے روکنا یا کم کرنا محض ظلم ہی نہیں بلکہ آخرت کے عذاب کو دعوت دینا ہے، ذرا تصور کیجیے، قیامت کے دن وہ بہن جس نے خاموشی اختیار کی، اللہ کے سامنے کھڑی ہو کر فریاد کرے گی، اور اس وقت نہ کوئی کاغذ کام آئے گا، نہ کوئی دستخط، نہ کوئی دنیاوی جواز، اس وقت صرف انصاف ہوگا، اور اللہ کا انصاف ہوگا، آج اگر کسی کے پاس اپنی بہن کا حق ہے تو وہ فوراً لوٹا دے، اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے، اس سے پہلے کہ ندامت کا دروازہ بند ہو جائے، دنیا کا مال ختم ہو جائے گا، مگر اس کا حساب باقی رہے گا، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے معاملات درست کر لیتے ہیں، دل صاف کر لیتے ہیں اور اپنے رب کے سامنے سرخرو ہونے کی تیاری کر لیتے ہیں، شہر کے مضافات میں واقع وہ پرانی حویلی 'گلستان' محض ایک جائیداد نہیں تھی، بلکہ دادا جی کی زندگی بھر کی کمائی اور یادوں کا مجموعہ تھی۔ جب تک وہ زندہ رہے، چاروں بیٹے اور ان کے خاندان ہر اتوار وہاں اکٹھے ہوتے، قہقہے گونجتے اور صحن کی مٹی میں محبت کی خوشبو آتی۔ دادا جی کے انتقال کے بعد جب وصیت کھولی گئی، تو معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ مکان کسی ایک کے نام کرنے کے بجائے چاروں بھائیوں میں برابر تقسیم کر دیا تھا۔ بس یہی وہ لمحہ تھا جہاں سے دلوں کی آزمائش شروع ہوئی۔ بڑے بھائی، جو ہمیشہ سے خود کو خاندان کا سربراہ سمجھتے تھے، ان کا خیال تھا کہ حویلی کا سامنے والا حصہ (جو سڑک کی طرف تھا اور قیمتی تھا) ان کا حق ہے۔ دوسرے بھائی، جو معاشی طور پر ذرا کمزور تھے، چاہتے تھے کہ مکان بیچ کر رقم بانٹ لی جائے تاکہ وہ اپنا قرض اتار سکیں۔ تیسرے اور چوتھے بھائی کے درمیان اس بات پر ٹھن گئی کہ صحن کا قدیمی پیڑ کس کی حدود میں آئے گا۔ وہ بھائی جو کبھی ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی تھے، اب وکیلوں کے ذریعے بات کرنے لگے۔ حویلی کے بیچوں بیچ دیواریں کھڑی کر دی گئیں۔ وہ صحن جہاں بچے مل کر کھیلتے تھے، اب خاردار تاروں سے تقسیم ہو چکا تھا۔ محبت کی جگہ حسد اور لالچ نے لے لی۔ مائیں ایک دوسرے کے بچوں کو اپنے حصے میں آنے سے روکنے لگیں۔ ایک برسات کی رات، حویلی کا ایک پرانا حصہ کمزور بنیادوں کی وجہ سے گرنے لگا۔ عجیب بات یہ تھی کہ وہ حصہ کسی ایک بھائی کا نہیں تھا، بلکہ وہ مرکزی ستون تھا جس پر پوری چھت ٹکی تھی۔ جب چھت گرنے لگی تو کسی ایک بھائی کی جان خطرے میں نہیں تھی، بلکہ سب کے خاندان اس ملبے تلے آ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھائی بہنوں کے حقوق ادا کرنے، ظلم سے بچنے اور خوفِ آخرت کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پارلیمنٹ نے خواجہ سراؤں کے تحفظ اور حقوق سے متعلق قانون میں ترمیم کا بل منظور کرلیا

اس بل میں سماجی رجحانات کو قانون کے دائرے سے خارج کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

نئی دہلی: پارلیمنٹ نے بدھ، 25 مارچ کو خواجہ سراؤں کے تحفظ اور حقوق سے متعلق ایک قانون میں ترمیم کے لیے ایک بل منظور کیا جس میں سماجی رجحانات کو قانون کے دائرے سے خارج کرنے کی تجویز ہے، راجیہ سبھا نے اس کی منظوری دے دی، یہاں تک کہ اپوزیشن کے اراکین نے اسے منتخب کمیٹی کو بھیجنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ یہ بل، جو ٹرانس جینڈر پرسنز (تحفظ حقوق) ترمیمی ایکٹ 2019 میں ترمیم کرنے کی کوشش کرتا ہے، ایسے لوگوں کو پہنچنے والے نقصان کی کشش ثقل کی بنیاد پر درجہ بندی کی سزا بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ بل منگل 24 مارچ کو لوک سبھا میں منظور کیا گیا تھا۔ ایوان بالا میں ٹرانس جینڈر پرسنز (تحفظ حقوق) ترمیمی بل 2026 پر بحث کا جواب دیتے ہوئے سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کے وزیر ورینددر کمار نے کہا کہ مجوزہ قانون معاشرے کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کا مقصد صرف ان لوگوں کو تحفظ فراہم کرنا ہے جنہیں حیاتیاتی مسائل کی وجہ سے امتیازی سلوک کا سامنا ہے۔ وزیر نے زور دے کر کہا کہ ترمیم اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ٹرانس جینڈر افراد کو قانونی شناخت اور تحفظ ملنا جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت ان تمام لوگوں کی حفاظت کے لیے پرعزم ہے جو حیاتیاتی وجوہات کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ وزیر نے کہا کہ ایسے افراد کو قومی دھارے میں لایا جانا چاہیے تاکہ وہ مایوسی میں نہ رہیں۔ 'انتظامی وضاحت لائیں گے، حقوق کا تحفظ کریں گے'۔ کمیونٹی کی بہبود کے لیے حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر نے کہا کہ 30 سے زیادہ ریاستوں میں ٹرانس جینڈر ویلفیئر بورڈز قائم کیے گئے ہیں۔ یہ بل انتظامی وضاحت لائے گا اور خواجہ سراؤں کے حقوق کا تحفظ کرے گا۔ ورینددر کمار نے کہا کہ اس قانون سے خواجہ سراؤں کے خلاف امتیازی سلوک کو ختم کرنے میں مدد ملے گی، یہ بل مودی حکومت کا واضح عزم ہے، جو "سب کا ساتھ سب کا وکاس" پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر فرد کی آزادی اور بااختیار بنانے کے لیے کام کر رہی ہے اور مجوزہ قانون سازی معاشرے کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کے کورسز: مودی حکومت ان تمام لوگوں کی حفاظت کے لیے پرعزم ہے جو حیاتیاتی وجوہات کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے پیش کردہ ترامیم کو مسترد کرنے کے بعد راجیہ سبھا میں صوتی ووٹ سے بل کو منظور کرلیا گیا۔

ایوان نے بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کے اپوزیشن کے مطالبات کو منظور نہیں کیا۔ ورینددر کمار نے کہا، "یہ بل اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہمارے ملک کے عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ ہر شہری کو مساوی حقوق حاصل ہوں اور وہ عزت اور احترام کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ یہ بل محض قانونی اصلاحات نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لیے انصاف کا راستہ ہے جو طویل عرصے سے اپنی شناخت کی وجہ سے سماجی اخراج اور امتیازی سلوک کا سامنا کر رہے ہیں،" ورینددر کمار نے کہا۔ "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس اور سب کا پرایاس صرف ایک نعرہ نہیں ہے، بلکہ ہماری حکومت کا پختہ عزم ہے، جو وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر کے لیے کام کر رہی ہے جہاں ہر شہری وقار اور امید کے ساتھ آگے بڑھ سکے۔" انہوں نے ایوان کو یقین دلایا کہ یہ قدم محض قانونی مشق نہیں ہے بلکہ ایک مضبوط، خود انحصاری اور جامع ہندوستان کی تعمیر کا قومی عہد ہے۔ یہ بل "ٹرانس جینڈر" کی اصطلاح کی ایک درست تعریف دینے اور "مختلف جنسی رجحانات اور خود سمجھی جانے والی جنسی شناخت" کو مجوزہ قانون کے دائرہ کار سے خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے اس مہینے کے شروع میں لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا۔ وزیر نے کہا کہ سنگین سماجی چیلنجوں کا سامنا کرنے والے خواجہ سراؤں کی مخصوص ضروریات کو پہچاننے اور ان کے تحفظ کے لیے ایک فریم ورک بنانے میں مدد کے لیے کوششیں کی گئی ہیں۔ کئی ارکان نے بحث میں حصہ لیا، جن میں امر پال موریہ (بھارتیہ جنتا پارٹی)، رینوکا چودھری (کانگریس)، فوزیہ خان (نیشنلسٹ کانگریس پارٹی-شرد پوار)، منوج کمار جھا (راشٹریہ جنتا دل)، ساکیت گوکھلے (ترنمول کانگریس) اور تروچی سیوا (دراویڈا منیترا کزگم) شامل ہیں۔ اپوزیشن کا بل سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کا مطالبہ: کچھ ارکان نے بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے پر زور دیا۔ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کی رکن پارلیمنٹ سواتی مالیوال نے کہا کہ ٹرانس جینڈر افراد کے لیے صنفی عدم مساوات کو فوری طور پر درست کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ بل میں مجرم قرار دینے کی شق، کسی کو ٹرانس جینڈر کے طور پر پیش کرنے کی طرف راغب کرنا، مبہم اور خطرناک ہے۔ یہ خطرناک ہے کیونکہ یہ خاندانوں، ڈاکٹروں اور ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے سپورٹ سسٹم کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ "تحفظ کے بجائے، ہم سراسر خوف پیدا کر سکتے ہیں۔ آج، ہمیں صدیوں سے حاشیے پر دھکیلنے والوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ہمیں اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنا چاہیے اور بڑی مشاورت کرنی چاہیے کیونکہ وقار میں تاخیر عزت سے انکار ہے،" انہوں نے کہا۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کے ایم پی جان برٹاس نے بھی حکومت سے کہا کہ وہ اس بل کو سلیکٹ یا اسٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجے۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کی رکن پارلیمنٹ جیا بچن نے کہا، "میری درخواست ہے کہ بل کو واپس لے لیا جائے اور مانسون اجلاس میں غور کرنے کے بعد اسے واپس لایا جائے اور آیئے (پھر) اس پر بحث کریں۔" بل کی مخالفت کرتے ہوئے انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) کے عبدالوہاب نے حکومت سے کہا کہ وہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس غور کے لیے بھیجے۔ این سی پی-ایس پی کی لیڈر فوزیہ خان اور شیوسینا-ادھو بالا صاحب ٹھاکرے کی (ایس ایس-یو بی ٹی) راجیہ سبھا ممبر پرینکا چترویدی نے بھی حکومت سے بل کو سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے کو کہا۔ ڈی ایم کے ایم پی تروچی سیوا نے اسٹیک ہولڈرز، قانونی ماہرین، سول سوسائٹی، ٹرانس جینڈر کمیونٹی سے مشاورت کے ساتھ ساتھ سلیکٹ کمیٹی کے جائزے کا مطالبہ کیا۔ آر جے ڈی ایم پی منوج کمار جھا نے حکومت پر زور دیا کہ وہ موجودہ قانون میں خودشناسی کے اصول میں ترمیم نہ کرے۔

ایشیا میں طاقت کا توازن کسی ایک ملک کے بس کی بات نہیں

نئی دہلی: ایک سینئر امریکی دفاعی عہدیدار نے کہا ہے کہ ایشیا میں طاقت کا مستحکم توازن کسی ایک ملک کے ذریعے برقرار نہیں رکھا جا سکتا، بلکہ اس کے لیے متعدد مضبوط ممالک کے مشترکہ کردار کی ضرورت ہے، جس میں بھارت کا کردار "ناگزیر" قرار دیا گیا ہے۔ امریکی نائب وزیر دفاع برائے پالیسی ایلبر یج کولبی نے اپنے خطاب میں کہا کہ امریکہ بھارت کے ساتھ مل کر ایک ایسے انڈو پیسیفک خطے کو یقینی بنانا چاہتا ہے جہاں استحکام طاقت، حقیقت پسندی اور عملی تعاون پر مبنی ہو، نہ کہ محض نظریاتی نعروں پر۔ انہوں نے واضح کیا کہ خطے میں توازن برقرار رکھنے کے لیے "قابل ریاستوں کی اجتماعی شراکت" ضروری ہے، کیونکہ کوئی ایک طاقت تنہا یہ ذمہ داری نہیں اٹھا سکتی۔ کولبی نے بھارت کو ایک ابھرتی ہوئی طاقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کی جغرافیائی اہمیت، معاشی صلاحیت اور فوجی طاقت اسے انڈو پیسیفک میں مرکزی کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک مضبوط اور بااعتماد بھارت نہ صرف اپنے عوام بلکہ امریکہ کے مفادات کے لیے بھی فائدہ مند ہے، اور دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری عملی مفادات اور اسٹریٹجک ہم آہنگی پر مبنی ہے۔ ماہرین کے مطابق، یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب خطے میں چین کے بڑھتے اثر و رسوخ اور بدلتے عالمی توازن کے تناظر میں امریکہ بھارت کے ساتھ دفاعی اور اسٹریٹجک تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر زور دے رہا ہے۔

مسلمانوں میں عدم تحفظ بڑھ رہا ہے: محمود اسعد مدنی کا انتباہ

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے کہا ہے کہ ملک میں مسلمانوں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے

محمود اسعد مدنی جو جمعیۃ علماء ہند کے صدر ہیں، نے ملک میں مسلمانوں کے درمیان بڑھتے ہوئے عدم تحفظ کے احساس پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک ایسا ماحول پیدا ہو رہا ہے جہاں لوگ خود کو "حاشئے پر، غیر محفوظ اور ذلیل" محسوس کر رہے ہیں۔ ایک انٹرویو میں گفتگو کرتے ہوئے مولانا مدنی نے کہا کہ ہندوستان جیسے بڑے اور متنوع ملک میں انفرادی واقعات کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں، لیکن اصل مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ریاستی اداروں کا ردعمل غیر متوازن یا جانبدار محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "وہ لوگ جن کا فرض ناانصافی کو روکنا اور انصاف کو یقینی بنانا ہے، ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔" انہوں نے واضح کیا کہ یہ احساس کسی ایک واقعے کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک وسیع رجحان کا حصہ ہے، جہاں مسلمانوں میں یہ تاثر مضبوط ہو رہا ہے کہ انتظامیہ، پولیس اور حکومت کے بعض حلقوں کا رویہ غیر مساوی ہے۔ ان کے مطابق، یہی عنصر معاشرتی بے چینی کو بڑھا رہا ہے۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا عالمی سطح پر بھی مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، تو انہوں نے کہا کہ ایسا تاثر ضرور بڑھ رہا ہے، تاہم انہوں نے کسی مخصوص واقعے کا حوالہ دینے کے بجائے اسے ایک عمومی رجحان قرار دیا۔ آسام میں مبینہ غیر قانونی تارکین وطن کے مسئلے پر بات کرتے ہوئے انہوں نے واضح موقف اختیار کیا کہ

اس معاملے کو مذہب کی بنیاد پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ "کوئی بھی شخص، چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، اگر وہ غیر ملکی شہری ہے اور اس کے پاس درست دستاویزات نہیں ہیں، تو اسے ہندوستان میں رہنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔" انہوں نے مزید کہا کہ آسام میں نیشنل رجسٹر آف سٹیزنز (این آر سی) کا عمل پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے، لیکن اس کے باوجود بعض سیاسی بیانات، جیسے لوگوں کو بنگلہ دیش بھیجنے کی دھمکیاں، صورتحال کو مزید پیچیدہ بناتے ہیں۔ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کے حوالے سے محمود مدنی نے کہا کہ اس پر اعتراضات صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہیں بلکہ دیگر کمیونٹیز میں بھی عدم اطمینان پایا جاتا ہے۔ ان کے مطابق، یہ ایک وسیع عوامی مسئلہ بن چکا ہے جس پر شفافیت کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ گجرات میں مجوزہ یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) بل پر بات کرتے ہوئے انہوں نے محتاط رویہ اختیار کیا اور کہا کہ ان کی تنظیم اس بل کا تفصیلی مطالعہ کر رہی ہے، جس کے بعد ہی کوئی باضابطہ موقف اختیار کیا جائے گا۔ عید کی نماز کے دوران سڑکوں کے استعمال پر پابندیوں کے معاملے پر انہوں نے یکساں قانون کے نفاذ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ "اگر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سڑکوں پر کوئی مذہبی سرگرمی نہیں ہونی چاہیے۔

بھارت اب 6G پر ثابت قدمی کے ساتھ

عالمی ٹیلی کام معیارات کی میز پر ہے: جیوترادتیہ سندھیا

نئی دہلی: مرکزی وزیر جیوترادتیہ سندھیا نے کہا کہ ہندوستان اب 6G ٹیکنالوجی کی طرف مضبوطی کے ساتھ عالمی ٹیلی کام اسپیس میں ایک بڑا کردار ادا کرنے کا ہدف رکھتا ہے۔ انہوں نے ٹائمز ناؤ سمٹ 2026 میں کہا، "ہندوستان عالمی 6G پیٹنٹ میں تقریباً 10 فیصد حصہ داری کو نشانہ بنا رہا ہے اور پچھلے کچھ سالوں میں اس نے پہلے ہی تقریباً 4,000 پیٹنٹ کا حصہ ڈالا ہے۔" مرکزی وزیر کے مطابق، یہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ ملک ٹیلی کام ٹکنالوجی کے لیے معیاری سیٹنگ کی میز پر ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ بھارت 6 جی الائنس کا قیام وزیراعظم نریندر مودی کے ایک ویژن کی بنیاد پر کیا گیا ہے جو بہت ابتدائی مرحلے میں پیش کیا گیا تھا، جب 5 جی کو کووڈ کے بعد 2023 میں بھی مکمل طور پر نافذ نہیں کیا گیا تھا۔" اس کے اب بڑھ کر 85 ممبران ہو گئے ہیں۔ اور یہ ممبران کون ہیں؟ یہاں کاروباری دنیا سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، اکیڈمیا سے، آئی آئی ٹی پروفیسرز اور اس طرح کے، صنعت، ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والے، اصل ساز و سامان بنانے والے، اور پورے بورڈ سے۔ اور ان 85 انفرادی حلقوں کو 7 ورکنگ گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور آج تک، ہماری وابستگی یہ ہے کہ ہم 6G کے لیے عالمی پیٹنٹ کا 10٪ حصہ ڈالنا چاہیں گے اور آج تک، پچھلے چار سالوں میں، ہم نے 4000 پیٹنٹ کے قریب حصہ ڈالا ہے جو پہلے سے ہی ہماری پٹی کے نیچے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے جب ہندوستان اس معیاری سیٹنگ ٹیبل پر آیا ہے۔ آسان الفاظ میں 6G کی وضاحت کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ 5G جہاں زیادہ رفتار، کم تاخیر اور زیادہ ڈیٹا لے جانے کی صلاحیت پیش کرتا ہے، وہیں 6G اسے اگلے درجے تک لے جائے گا۔ یہ رفتار کو مزید بہتر بنائے گا، تاخیر کو صرف ملی سیکنڈ تک کم کرے گا اور نیٹ ورک کی وسیع گنجائش فراہم کرے گا۔ انہوں نے گوالیار-چمبل کے علاقے میں حال ہی میں لگائے گئے ہیلتھ کیمپ کی مثال دی، جہاں ڈاکٹروں نے مریض سے تقریباً 20-25 فٹ کے فاصلے پر روبوٹک سرجری کی۔ انہوں نے کہا کہ 6G کے ساتھ، یہ بہت آگے جا سکتا ہے- دہلی میں بیٹھا ڈاکٹر اس طرح کی سرجری دیہی ہندوستان میں دور سے کر سکتا ہے۔ ان کے مطابق یہ 6G کی اصل طاقت ہے۔ "تصور کریں کہ چھتیس گڑھ کے رائے پور میں یا ریوا میں بیٹھا کوئی طالب علم اسٹینفورڈ یونیورسٹی، ہارورڈ یونیورسٹی، ییل کورسز میں لاگ ان ہو رہا ہے، دیہی ہندوستان میں بیٹھ کر لائیو ہوتا ہے۔ یہ 6G کی طاقت ہے۔ تصور کریں کہ ایک مریض ہیلتھ چیک اپ سے گزر رہا ہے اور ٹیلی میڈیسن کے ذریعے، ڈاکٹر کے ساتھ براہ راست ٹیسٹ کروا رہا ہے، نتائج کو دیکھ کر ایک منٹ کے اندر اندر نسخہ دے رہا ہے۔

ہند-چین کو باہمی فائدہ مند تعاون کو فعال طور پر آگے بڑھانا چاہیئے

نئی دہلی: بھارت میں چین کے سفیر ژو فیہانگ نے جمعرات کو زور دیا کہ چینی اور ہندوستانی نوجوانوں کو ابھرتے ہوئے شعبوں جیسے مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل اکانومی اور گرین ٹیکنالوجی میں تبادلے اور تعاون کو گہرا کرنا چاہیے۔ دونوں ممالک نے اپنے ترقی کے سفر میں ایک اہم سنگ میل کو حاصل کیا ہے۔" حالیہ دہائیوں میں، چین اور ہندوستان دونوں نے قابل ذکر ترقی حاصل کی ہے۔ یہ کامیابیاں ہمارے اپنے لوگوں کی محنت اور دانشمندی پر مبنی ہیں، جنہیں عالمی تعاون کی حمایت حاصل ہے۔" انہوں نے "ایک دوسرے کی کامیابی کی حمایت" پر زور دیتے ہوئے کہا، "آج ہمارے دونوں ملک ترقی اور قومی تجدید کے ایک نازک مرحلے پر ہیں۔ ہمیں اپنی کوششوں کے ذریعے ترقی حاصل کرنی چاہیے اور ایک دوسرے کی کامیابیوں کی حمایت کرتے ہوئے فعال طور پر فائدہ مند تعاون کو آگے بڑھانا چاہیے۔ سفیر نے خاص طور پر تیزی سے ترقی پذیر تکنیکی منظرنامے کی طرف اشارہ کیا، جس میں مستقبل کی مصروفیت کے لیے جدت کو ایک اہم ستون کے طور پر شناخت کیا گیا۔ بھارت نے انڈیا AI مشن کے ذریعے مصنوعی ذہانت کو بھی قومی ترجیح بنایا ہے۔ نوجوان نسل کو اس تکنیکی تبدیلی کی قیادت کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے، انہوں نے مزید کہا، چینی اور ہندوستانی نوجوانوں کو ابھرتے ہوئے شعبوں جیسے کہ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل معیشت، اور سبز ٹیکنالوجی میں تبادلے اور تعاون کو گہرا کرنا چاہیے۔ چینی ڈیجیٹل اور طرز زندگی کی مصنوعات کے بڑھتے ہوئے ثقافتی نشان جب میں دو سال پہلے اس ناقابل یقین سرزمین پر پہنچا، تو میں نے محسوس کیا کہ چین کی ثقافتی مصنوعات، آن لائن گیمز، ویب سیریز اور آن لائن لٹریچر خاموشی سے ہندوستانی نوجوانوں کی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ لابوبو جیسی رجحان ساز چینی مصنوعات بھی انفرادیت کے اظہار کے لیے نئی گاڑیوں کے طور پر ابھر رہی ہیں۔

خواتین ریزرویشن: کانگریس کا وزیراعظم پر یوٹرن لینے کا الزام

مودی حکومت پر الزام لگایا کہ اس معاملے پر اس کا یوٹرن اہم قومی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش ہے

سینئر لیڈر جے رام رمیش نے 'ناری شکتی وندن ادھینیم ۲۰۲۳' کے نفاذ کے معاملے میں مودی حکومت پر الزام لگایا کہ اس معاملے پر اس کا یوٹرن اہم قومی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے بدھ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی پر ناری شکتی وندن ادھینیم ۲۰۲۳ء کے نفاذ کے معاملے میں 'اچانک یوٹرن' لینے کا الزام لگایا اور اسے اہم قومی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ستمبر ۲۰۲۳ء میں جس نئے پارلیمنٹ ہاؤس کا افتتاح ہوا تھا، وہیں اس تاریخی قانون کو منظور کیا گیا تھا۔ اس قانون کے ذریعے آئین میں ترمیم کر کے لوک سبھا اور ریاستوں کی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی نشستیں مختص کرنے کا التزام کیا گیا تھا۔ اس قانون میں درج فہرست ذاتوں (ایس سی) اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے لیے مخصوص نشستوں کے اندر بھی ایک تہائی ریزرویشن فراہم کرنے کا التزام شامل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان تحفظات کو لاگو کرنے کا کام واضح طور پر نئی حد بندی (ڈی لیمیٹیشن) اور مردم شماری کے عمل کی تکمیل سے مشروط کیا گیا تھا۔ جے رام رمیش نے کہا 'یہ دونوں ریزرویشن تبھی نافذ ہونے تھے جب حد بندی اور مردم شماری کا کام مکمل ہو جاتا۔ کانگریس لیڈر نے یاد دلایا کہ بل پر پارلیمانی بحث کے دوران کانگریس نے ۲۰۲۴ء کے لوک سبھا انتخابات سے ہی اسے فوری نافذ کرنے کا زوردار مطالبہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا 'تب مودی حکومت نے یہ دلیل دی تھی کہ حد بندی اور مردم شماری کے بغیر ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔' وزیر اعظم پر اپنا موقف بدلنے کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا 'اب یوٹرن استاد نے ۳۰ ماہ بعد اچانک اپنا ذہن بدل لیا ہے اور وہ اب حد بندی اور مردم شماری کے بغیر ہی ریزرویشن لاگو کرنا چاہتے ہیں۔' انہوں نے

الزام لگایا کہ اس اقدام کا وقت سیاسی طور پر محرک ہے۔ کانگریس لیڈر نے مزید کہا 'وزیراعظم توجہ بھٹکانے والے بڑے ہتھیار استعمال کرنے میں بے مثال ہیں۔ اپنی خارجہ پالیسی کی ناکامیوں اور ملک میں ایل پی جی و توانائی کے بحران سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے بے تاب ہو کر انہوں نے یہ نیا قدم اٹھایا ہے۔' انہوں نے کہا کہ حکومت اگلے پندرہ دنوں میں پارلیمنٹ کا دو روزہ خصوصی اجلاس بلانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے تاکہ اس قانون میں ترمیم کر کے ریزرویشن کے التزامات کو نافذ کیا جا سکے۔ مسٹر رمیش نے ان رپورٹوں پر بھی تشویش ظاہر کی جن میں کہا گیا ہے کہ حکومت لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے حجم (نشستوں کی تعداد) میں ۵۰ رفیصد تک اضافے پر غور کر رہی ہے۔

بھارت میں محفوظ کراسنگ کیلئے بستیوں، کھیتوں اسکولوں کے قریب سب ویز کی تعمیر کی جائے: اشونی ویشنو

نئی دہلی: ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے ملک بھر میں آسان سب ویز کی تعمیر کی ہدایت دی ہے تاکہ ریلوے پٹریوں کو آسانی سے کراس کرنے میں آسانی ہو، حادثات کے خطرات کو کم کیا جائے۔ وزارت کے مطابق، یہ سب ویز 12 گھنٹے سے بھی کم وقت میں تعمیر کیے جا سکتے ہیں اور ان مقامات پر تعمیر کیے جائیں گے جہاں لوگ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اکثر ٹریک عبور کرتے ہیں، خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں ایک طرف بستیاں ہیں، اور دوسری طرف ضروری سہولیات جیسے فارم، اسکول، شمشان گھاٹ اور کام کی جگہیں واقع ہیں۔ سب ویز کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے کہ ریلوے کراس کرنے کے لیے ان کی زندگیوں کو محفوظ ترین متبادل کے طور پر کراس کیا جائے۔ اشونی ویشنو نے اس بات پر زور دیا کہ ان سب ویز کا ڈیزائن عوام دوست ہوگا، جس سے افراد کو سائیکل، موٹر سائیکل اور کام سے متعلق دیگر اشیاء کو آسانی سے لے جانے کی اجازت ہوگی۔ اس سے آبادی کے ایک بڑے حصے کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے، خاص طور پر دیہی اور نیم شہری علاقوں میں جہاں اس طرح کے کراسنگ عام ہیں۔ وزارت نے مزید کہا کہ یہ اقدام ملک کی ایک بڑی آبادی کے لیے ایک اعزاز ثابت ہوگا، کیونکہ اس سے ریلوے پٹریوں کے خطرناک کراسنگ کی وجہ سے ہونے والے حادثات کو روکا جا سکے گا۔ وزارت ریلوے نے کہا کہ قبل ازیں، ہندوستانی ریلوے نے تقریباً 1,236 کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کے ایک جامع سیٹ کو منظوری دی ہے جس کا مقصد اپنی کمیونیکیشن ریڑھ کی ہڈی کو نمایاں طور پر اپ گریڈ کرنا اور متعدد زونوں میں کاوچ آٹومیٹک ٹرین کے تحفظ کے نظام کو پھیلانا ہے۔ یہ منظوری تین الگ الگ تجاویز کا احاطہ کرتی ہے۔ دو سینٹرل اور ویسٹرن ریلوے پر آپٹیکل فائبر اور گراؤنڈ وائر انفراسٹرکچر پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں، اور ایک جنوبی ریلوے کے زیادہ استعمال والے راستوں پر کاوچ کی تعیناتی پر ہے۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد ریلوے ٹریک کراسنگ کے دوران ہونے والے حادثات کو روکنا اور پیدل چلنے والوں کو ایک محفوظ راستہ فراہم کرنا ہے۔

اقوام متحدہ میں ڈیجیٹل تعاون عالمی ترقی کا نیا محرک قرار۔ مشترکہ فنڈ اور پالیسی اصلاحات کی تجویز

جنیوا: اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 61ویں اجلاس کے دوران ماہرین اور پالیسی سازوں نے ڈیجیٹل تعاون کو عالمی ترقی کے لیے "گیم چینجر" قرار دیتے ہوئے اس شعبے میں بین الاقوامی اشتراک کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز، بشمول مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، ترقی پذیر ممالک میں معاشی ترقی، تعلیم، صحت اور مالی شمولیت کو تیزی سے فروغ دے سکتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق، اگر ڈیجیٹل وسائل تک مساوی رسائی کو یقینی بنایا جائے تو یہ ٹیکنالوجیز پائیدار ترقی کے اہداف کے تقریباً 70 فیصد حصول میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اجلاس کے دوران "ساؤتھ-ساؤتھ تعاون" کو خاص اہمیت دی گئی، جس کے تحت ترقی پذیر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ ٹیکنالوجی، مہارت اور بہترین عملی نمونے شیئر کر سکتے ہیں۔ پینل مباحثوں میں متعدد عملی تجاویز بھی پیش کی گئیں، جن میں عالمی سطح پر "ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن فنڈ" کے قیام، قرضوں میں نرمی کے بہتر نظام، اور ٹیکنالوجی کے ذمہ دارانہ استعمال کے لیے واضح اقوام متحدہ گائیڈ لائنز شامل ہیں۔ ماہرین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ڈیجیٹل ترقی کے ساتھ ساتھ گورننس، ڈیٹا سیکیورٹی اور اخلاقی اصولوں کو مضبوط بنانا ضروری ہے، تاکہ ٹیکنالوجی کا استعمال شفاف، محفوظ اور سب کے لیے فائدہ مند ہو۔ اجلاس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ ڈیجیٹل تبدیلی صرف تکنیکی معاملہ نہیں بلکہ ایک وسیع ترقیاتی ایجنڈا ہے، جس کے لیے عالمی سطح پر مربوط حکمت عملی اور مشترکہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل میں ہونے والی یہ بحث اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ مستقبل کی عالمی ترقی کا دارومدار تیزی سے ڈیجیٹل تعاون، شمولیت اور بین الاقوامی شراکت داری پر ہوگا۔

پاکستان کو بھارت کے اندرونی معاملات پر تبصرے کا کوئی اختیار نہیں

نئی دہلی: بھارت نے پاکستان کے حالیہ بیان کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسلام آباد کو بھارت کے اندرونی معاملات یا عدالتی عمل پر تبصرہ کرنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے، جبکہ وزارت خارجہ نے پاکستان پر "جھوٹ اور بے بنیاد بیانیے" پھیلانے کا الزام بھی عائد کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے میڈیا کے سوالات کے جواب میں کہا کہ پاکستان کی جانب سے ایک کالعدم تنظیم اور اس کے ارکان کی حمایت میں دیا گیا بیان ناقابل قبول ہے اور اسے مکمل طور پر مسترد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بھارت کے داخلی اور عدالتی معاملات پر بات کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کو "جھوٹ اور فضول بیانیے" پھیلانے کے بجائے اپنے ملک میں جاری سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر توجہ دینی چاہیے۔ یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا جب پاکستان نے حال ہی میں ایک دہشت گردی سے متعلق مقدمے میں بھارتی عدالت کے فیصلے پر تبصرہ کیا تھا۔ بھارت نے اس پر سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات پاکستان کے ریکارڈ کے مطابق حیران کن نہیں ہیں، جو طویل عرصے سے دہشت گردی کی حمایت سے جڑا رہا ہے۔

وزیراعظم نریندر مودی دنیا کے سب سے مقبول لیڈر بنے: سروے

بی جے پی نے امریکی ڈیٹا فرم کے سروے کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی: بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنماؤں نے جمعرات کو امریکہ کی ایک معروف ڈیٹا اینالیٹکس فرم کے سروے کے نتائج کا خیر مقدم کیا جس میں وزیراعظم نریندر مودی کو دنیا کے مقبول ترین رہنما قرار دیا گیا ہے۔ مارننگ کنسلٹ کے ذریعہ کئے گئے سروے کے مطابق، 2 اور 8 مارچ کے درمیان، پی ایم مودی 68 فیصد کی کمانڈنگ اپروول ریٹنگ حاصل کر کے اپنے عالمی ہم منصبوں سے بہت آگے رہے ہیں۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا، "ملک کے وزیراعظم نریندر مودی گجرات کے سابق وزیر اعلیٰ کے طور پر بھی بہترین رہے ہیں اور ملک کے وزیراعظم کے طور پر دنیا کے سب سے مقبول رہنما رہیں گے۔ نہ صرف سروے کی بنیاد پر بلکہ انہوں نے زندگی بھر کام کرنے کے طریقے کی وجہ سے"۔ اتر پردیش کے وزیر دانش آزاد انصاری نے کہا، ہندوستان کا نام اور ملک کی کامیاب قیادت کرنے والے وزیراعظم نریندر مودی کا نام عالمی تناظر میں بہت بڑا ہے۔ ہم نے پی ایم مودی کی قیادت میں ہندوستان کو ترقی کی نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ دنیا بھر کے بڑے ممالک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے ہندوستان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ "ہندوستان نے اپنی صلاحیت دکھائی ہے۔ اس نے دکھایا ہے کہ اگر دنیا ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس میں ہندوستان کا اہم کردار ہوگا۔ ان تمام چیزوں کو کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے بین الاقوامی سطح پر ایک قبولیت حاصل کی ہے۔ بڑے ممالک اور عالمی رہنماؤں کی ان (پی ایم مودی) کی طرف دوستانہ فطرت نے ہندوستان کی شبیہ کو مثبت طور پر متاثر کیا ہے۔ وزیر انصاری نے زور دے کر کہا کہ پی ایم مودی دنیا کے سب سے "مضبوط لیڈر" کے طور پر سامنے آئے ہیں، انہوں نے مزید کہا: "میں انہیں (پی ایم مودی) کو ملک کی طرف سے مبارکباد دیتا ہوں۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال نے بھی وزیراعظم مودی کے بارے میں انہی جذبات کو دہرایا۔ انہوں نے بتایا، "یہ پہلی بار نہیں ہے، اس سے قبل بھی کئی بین الاقوامی کمپنیوں نے سروے کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وزیراعظم نریندر مودی دنیا کے سب سے مشہور لیڈر ہیں۔ پی ایم مودی کو بہترین عالمی رہنما قرار دیتے ہوئے کھنڈیلوال نے کہا، ان کے کام کرنے کے طریقے اور جس طرح سے وہ دنیا بھر کے لیڈروں کے ساتھ برابری کا رشتہ رکھتے ہیں، ہندوستان کو ان پر فخر ہے۔ ہر کوئی ان سے ملنا چاہتا ہے اور ان سے حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ مہاراشٹر کے وزیر گریش مہاجن نے بھی اسی جذبات کی بازگشت کرتے ہوئے کہا، "پی ایم مودی دنیا کے سب سے مقبول لیڈر ہیں۔ ہمیں بے حد فخر ہے اور میں انہیں اس کے لیے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس سروے میں وزیراعظم مودی نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور برطانوی وزیراعظم کیئر اسٹارمر جیسے بڑے عالمی لیڈروں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدان خبر
MUMBAIRAABTA

سپریم کورٹ کا انتباہ: جعلی فیصلوں کے حوالہ سے نظام انصاف خطرہ میں

سپریم کورٹ نے عدالتوں میں غیر موجود یا غلط فیصلوں کے حوالہ دینے کے بڑھتے رجحان کو ایک سنگین خطرہ قرار دیا، یہ مسئلہ نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سطح پر نظامِ انصاف کی ساکھ کو متاثر کر رہا ہے

ہندوستانی سپریم کورٹ نے عدالتی نظام میں ایک تشویشناک رجحان پر سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''غیر موجود'' یا جعلی عدالتی فیصلوں کا حوالہ دینے کا بڑھتا ہوا عمل ایک بڑے پیمانے پر خطرہ بن چکا ہے، جو نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمی سطح پر عدالتوں کی ساکھ اور فیصلہ سازی کے عمل کو متاثر کر رہا ہے۔ جسٹس راجیش بندل اور جسٹس وجے بشنوئی پر مشتمل بنچ نے یہ اہم مشاہدات اس وقت کیے جب وہ ہارٹ اینڈ سول انٹرٹینمنٹ لمیٹڈ کی جانب سے دائر خصوصی چھٹی کی درخواست (ایس ایل پی) کی سماعت کر رہے تھے۔ یہ درخواست بامبے ہائی کورٹ کے ان ریمارکس کے خلاف دائر کی گئی تھی جن میں مبینہ طور پر ایک غیر موجود عدالتی فیصلے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ نے واضح طور پر کہا کہ یہ مسئلہ اب محض ایک الگ تھلگ واقعہ نہیں رہا بلکہ ایک وسیع ادارہ جاتی بحران کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ بنچ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ ''حقیقت یہ ہے کہ یہ خطرہ اب تمام عدالتوں میں پھیل رہا ہے، نہ صرف ہندوستان میں بلکہ پوری دنیا میں۔ ہر کسی کو اس کے بارے میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔'' عدالت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عدالتی کارروائیوں میں حوالہ جات کی درستگی اور تصدیق کو یقینی بنانا اب پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو چکا ہے، کیونکہ کسی بھی غلط یا فرضی فیصلے کا استعمال نہ صرف مقدمے کے نتیجے کو متاثر کر سکتا ہے بلکہ پورے نظام انصاف کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ سماعت کے دوران درخواست گزار کمپنی کے ڈائریکٹر نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے پیش ہو کر موقف اختیار کیا کہ انہوں نے کبھی کسی جعلی فیصلے کا حوالہ نہیں دیا، بلکہ وہ صرف ہائی کورٹ کے ریمارکس کو چیلنج کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم، سپریم کورٹ نے اس مرحلے پر اس وضاحت میں جانے سے گریز کیا اور معاملے کو محدود دائرے میں نمٹاتے ہوئے کہا کہ ''فی الحال، ہم اس معاملے کی گہرائی میں نہیں جا رہے ہیں۔'' عدالت نے درخواست گزار کو جزوی راحت دیتے ہوئے متنازع پیراگراف کو حذف کرنے کا حکم دیا اور اسے matter of indulgence کے طور پر نمٹایا۔ یہ معاملہ اس لیے بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ حالیہ دنوں میں ایک اور کیس میں سپریم کورٹ نے اس بات کا سنجیدگی سے نوٹس لیا تھا کہ ایک نچلی عدالت نے مبینہ طور پر مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار کردہ جعلی اور غیر موجود عدالتی فیصلوں پر انحصار کیا تھا۔ اس کیس کی سماعت کے دوران جسٹس ایس پی نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے نے واضح کیا تھا کہ ایسے اقدامات ''ادارہ جاتی تشویش'' کو جنم دیتے ہیں اور قانونی عمل کی بنیادوں کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق، ڈیجیٹل دور میں جہاں معلومات تک رسائی آسان ہوگئی ہے، وہیں غلط یا مصنوعی مواد کے پھیلاؤ کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ ایسے میں عدالتوں، وکلا اور متعلقہ فریقین کے لیے یہ لازمی ہوگیا ہے کہ وہ ہر حوالہ اور قانونی مواد کی مکمل تصدیق کریں تاکہ انصاف کے عمل کی شفافیت اور ساکھ برقرار رکھی جا سکے۔ سپریم کورٹ کا یہ انتباہ دراصل ایک بڑے مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے نہ صرف قانونی نظام بلکہ عوام کا اعتماد بھی متاثر ہو سکتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عدالت نے اس معاملے پر سخت چوکسی اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ نے واضح طور پر کہا کہ یہ مسئلہ اب محض ایک الگ تھلگ واقعہ نہیں رہا بلکہ ایک وسیع ادارہ جاتی بحران کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ بنچ نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ ''حقیقت یہ ہے کہ یہ خطرہ اب تمام عدالتوں میں پھیل رہا ہے، نہ صرف ہندوستان میں بلکہ پوری دنیا میں۔ ہر کسی کو اس کے بارے میں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

اس سال ہندوستان۔جرمنی ایف ٹی اے پر دستخط متوقع: سفیر فلپ ایکرمین

کوئمبٹور: جرمنی کے سفیر فلپ ایکرمین نے کہا کہ ہندوستان اور جرمنی کے درمیان غیر ملکی تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر دستخط سال کے اختتام سے پہلے ہوں گے۔ جمعرات کو جرمن انڈین گول میز۔کوئمبٹور چیپٹر کے اجلاس کے موقع پر پریس سے خطاب کرتے ہوئے، ایکرمین نے کہا کہ معاہدے پر دستخط کرنے کے عمل کو تیز کرنا ضروری ہے۔ ہم نے جنوری میں ایف ٹی اے کا نتیجہ اخذ کیا تھا۔ اب ایک طریقہ کار ہے جسے قانونی اسکربنگ کہا جاتا ہے۔ اب متن دونوں طرف سے تمام قانونی خدمات کو جاتا ہے؛ پھر اسے یورپی یونین کی تمام سرکاری زبانوں میں ترجمہ کرنا پڑتا ہے، اور ایک بار ایسا ہو جانے کے بعد، ہم دستخط دیکھیں گے، جس کے بعد یہ یورپی پارلیمنٹ میں جاتا ہے۔ یہ کہنا مناسب ہے کہ ایک اچھا موقع ہے کہ سال کے اختتام سے پہلے، بہت سی جرمن کمپنیوں کے دستخط کے ساتھ، جرمن کمپنیوں کے دستخط کیے جائیں گے۔ ایکرمین نے کہا کہ دونوں ممالک کا تجارتی حجم کافی اچھا ہے لیکن بہتری کی بہت گنجائش ہے۔''جرمن بھارت تجارت کا حجم تقریباً 50 بلین ڈالر ہے، جو کہ 33 بلین ڈالر کا سامان اور 17 بلین ڈالر ہے۔ یہ کسی بھی یورپی ملک کے مقابلے میں اب تک کا سب سے بڑا ہے۔ ہم اس تجارتی حجم کو بڑھا سکتے ہیں۔ دونوں طرف تجارتی توازن کافی اچھا ہے۔ سامان کی تجارت کے حوالے سے جرمنی کے پاس تھوڑا سا سرپلس ہے؛ سروس کی طرف، بھارت کے پاس تھوڑا سا سرپلس ہے۔

وزیر خارجہ ایس جے شنکر جی ۷ روزرائے خارجہ کی میٹنگ کے لیے فرانس جائیں گے

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر پارٹنر ممالک کے ساتھ جی 7 وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں شرکت کے لیے جمعرات سے جمعہ تک فرانس کے ابے ڈیس ووکس۔ڈی۔سرنے کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ کی سرکاری پریس ریلیز کے مطابق، ایس جے شنکر فرانس کے وزیر برائے یورپ اور خارجہ امور، جین نول بیروٹ کی دعوت پر شرکت کریں گے۔ پریس ریلیز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ توقع ہے کہ وزیر خارجہ G7 وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے موقع پر اپنے ہم منصبوں کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کریں گے۔ فرانس کی وزارت برائے یورپ اور خارجہ امور کی پس منظر کی بریفنگ کے مطابق، G7 وزرائے خارجہ کی میٹنگ اہم عالمی چیلنجوں پر غور کرنے کے لیے تیار ہے جس میں یوکرین میں جنگ، تعمیر نو کی کوششیں، میری ٹائم سیکیورٹی، اور عالمی گورننس میں اصلاحات جیسے مدعے شامل ہونگے۔ ایجنڈے کا خاکہ پیش کرتے ہوئے، فرانس کی وزارت برائے یورپ اور خارجہ امور کے ترجمان پاسکل کونفروکس نے کہا کہ یہ ملاقات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موقع پر وزراء کے غیر رسمی اجتماع کے فوراً بعد ہوگی اور یہ G7 رہنماؤں کے سربراہی اجلاس سے قبل ایک تیاری کے طور پر کام کرے گی۔ یہ سب ایوین کے سربراہی اجلاس کی تیاری پر منتج ہوتا ہے۔ یہ 13 اور 15 جون کے درمیان منعقد ہوگا اور مزید کہا کہ بات چیت سے رہنماؤں کی بات چیت کے نتائج مرتب کرنے میں مدد ملے گی۔ اجلاس میں فوری بحرانوں اور طویل مدتی ڈھانچہ جاتی مسائل دونوں پر غور کیا جائے گا۔ ظاہر ہے، جس طرح سے ہم زیادہ سے زیادہ کوشش کریں گے، نہ صرف یہ کہ اس غیر رسمی اجتماع کو عام طور پر G7 میٹنگ میں کیا جا رہا ہے، بلکہ کچھ ٹھوس نتائج بھی حاصل ہوں گے۔ دوسرا سیشن تعمیر نو پر ہوگا۔ اس کا مقصد کم از کم تین اثر انگیز نتائج حاصل کرنا ہے۔'' بریفنگ میں جوہری تحفظ، انسانی بنیادوں پر تخریب کاری اور تعمیر نو کی مالی اعانت پر بات چیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا۔ بین الاقوامی مالیاتی اداروں جیسے یورپی بینک برائے تعمیر نو اور ترقی کے کردار کو بھی اجاگر کیا جائے گا، خاص طور پر یوکرین کی بحالی کے لیے سرمایہ کاری کو متحرک کرنے میں۔ مزید کہا کہ بات چیت سے رہنماؤں کی بات چیت کے نتائج مرتب کرنے میں مدد ملے گی۔ اجلاس میں فوری بحرانوں اور طویل مدتی ڈھانچہ جاتی مسائل دونوں پر غور کیا جائے گا۔

عالمی غذائی معیار سازی میں بھارت کا بڑھتا کردار

عالمی سطح پر خوراک کے معیار طے کرنے کے عمل میں بھارت تیزی سے ایک فعال اور با اثر کردار ادا کر رہا ہے

نئی دہلی: عالمی سطح پر خوراک کے معیار طے کرنے کے عمل میں بھارت تیزی سے ایک فعال اور با اثر کردار ادا کر رہا ہے، جہاں گزشتہ ایک دہائی میں اس کی شمولیت محض پیروی سے بڑھ کر قیادت کی سطح تک پہنچ گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق، عالمی غذائی تجارت کے قواعد و ضوابط زیادہ تر تکنیکی فورمز میں طے ہوتے ہیں، خاص طور پر Codex Alimentarius Commission جیسے اداروں میں، جہاں بھارت 1964 سے رکن ہونے کے باوجود اب زیادہ فعال اور منظم انداز میں حصہ لے رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جو ممالک ان معیاروں کو بنانے کے عمل میں شامل ہوتے ہیں، وہ عالمی تجارت میں بہتر پوزیشن حاصل کرتے ہیں، جبکہ صرف ان پر عمل کرنے والے ممالک نسبتاً کمزور حیثیت رکھتے ہیں۔ بھارت اب اس "rule-maker" کردار کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس پیش رفت میں بھارت کی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی (FSSAI) کلیدی کردار ادا کر رہی ہے، جو سائنسی تحقیق، ریگولیٹری ہم آہنگی اور قومی سطح پر مربوط فریم ورک کے ذریعے عالمی معیار سازی کے عمل میں بھارت کی نمائندگی کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، عالمی غذائی معیار دو سطحوں پر بنتے ہیں۔ ایک سائنسی سطح، جہاں ماہر ادارے خوراک کی حفاظت، آلودگی اور صحت کے خطرات کا جائزہ لیتے ہیں دوسری پالیسی سطح، جہاں ممالک مل کر ان سفارشات کو ضوابط میں تبدیل کرتے ہیں۔ بھارت اب دونوں سطحوں پر اپنی موجودگی مضبوط کر رہا ہے، جس سے اس کا اثر و رسوخ بڑھ رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، اس حکمت عملی کے دو بڑے فوائد ہیں۔ عالمی منڈیوں تک بہتر رسائی اور برآمدات میں اضافہ۔ ملکی سطح پر خوراک کے معیار اور عوامی صحت کا تحفظ۔ مزید برآں، بھارت کی توجہ اب صرف پیداوار تک محدود نہیں بلکہ معیار، ٹریس ایبلٹی، غذائیت اور ویلیو ایڈیشن پر بھی ہے، جو اسے ایک "فوڈ سیکیورٹی" ملک سے "فوڈ لیڈرشپ" کی طرف لے جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق، اگر یہ رفتار برقرار رہی تو بھارت نہ صرف ایک بڑا زرعی پیدا کنندہ بلکہ عالمی سطح پر غذائی معیار سازی اور پالیسی سازی میں بھی ایک اہم قوت بن سکتا ہے، جو تجارت، صحت اور سفارتکاری تینوں شعبوں میں اثر انداز ہوگا۔

بھارت اہم معدنیات کی کھوج کو وسعت دے گا: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

گورننگ باڈی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اہم ترجیحات کا خاکہ پیش کیا

نئی دہلی: مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا ہے کہ ''بھارت اہم معدنیات کی کھوج کے عمل کو وسعت دینے، اسٹارٹ اپس کی قیادت میں کان کنی کا نظام قائم کرنے اور درآمدی انحصار کم کرنے کے لیے مضبوط داخلی ویلیو چینز تشکیل دینے کے مرحلے میں ہے۔'' جی پی او اے کمپلیکس میں منعقدہ ''نیشنل منرل ایکسپلوریشن اینڈ ڈیولپمنٹ ٹرسٹ (این ایم ای ٹی)'' کی گورننگ باڈی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اہم ترجیحات کا خاکہ پیش کیا، جن میں تلاش کے عمل کو تیز کرنا، داخلی صلاحیت کو مضبوط بنانا اور اہم معدنیات کے شعبے میں شمولیت کو فروغ دینا شامل ہے۔ یہ اجلاس جی کشن ریڈی مرکزی وزیر برائے کوئلہ و کان کنی اور چیئرمین، گورننگ باڈی، (این ایم ای ٹی) کی مشترکہ صدارت میں منعقد ہوا، جس میں وزارتِ کان کنی کے سینئر افسران، سی ایس آئی آر انسٹی ٹیوٹ آف منرلز اینڈ میٹریلز ٹیکنالوجی کے ڈائریکٹر، ایٹامک منرلز ڈائریکٹوریٹ کے ڈائریکٹر، محکمۂ جوہری توانائی کے نمائندگان، ایکسپلوریشن ایجنسیوں کے حکام اور ریاستی حکومتوں (راجستھان، تلنگانہ اور مہاراشٹر) کے نمائندگان شریک ہوئے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ خاص طور پر لیتھیم اور دیگر اہم معدنیات کی تلاش کی رفتار کو عالمی طلب اور بھارت کی اسٹریٹجک ضروریات کے مطابق ہم آہنگ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے راجستھان کے سیوانہ بیلٹ اور جموں و کشمیر کے سلال ہائمنا بلاک جیسے علاقوں میں جاری کام کا حوالہ دیتے ہوئے مزید ممکنہ علاقوں میں مقامی سطح پر کھوج کی سرگرمیوں کو وسعت دینے پر زور دیا۔ وزیر نے کہا کہ بھارت کو مقامی کمپنیوں اور اسٹارٹ اپس کے لیے کان کنی اور اہم معدنیات کے شعبے میں داخلے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ بایوٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ نظام کی کامیابی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسی نوعیت کی ادارہ جاتی معاونت، بدفی مراعات اور رہنمائی کے طریقہ کار کان کنی کی ٹیکنالوجی اور تلاش کے طریقوں میں جدت کو فروغ دے سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نجی ایکسپلوریشن ایجنسیوں کی صلاحیت میں اضافہ اس شعبے کی طویل مدتی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے نوٹیفائیڈ پرائیویٹ ایکسپلوریشن ایجنسیز (این پی ای ای ایس) کے کردار کو مضبوط بنانے، ٹیکنالوجی اور مالی وسائل تک رسائی بہتر بنانے اور منصوبوں کی منظوری کے عمل کو تیز کرنے پر زور دیا تاکہ نجی شعبے کی مؤثر شمولیت کو فروغ دیا جاسکے۔

ایندھن کی کمی کی افواہ، وضاحتوں کے باوجود افراتفری

وردھا، چندر پور اور ایوت محل اضلاع میں پٹرول پمپوں پر غیر معمولی بھیڑ نظر آئی۔

ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کی وجہ سے ایندھن کی قلت کے اندیشوں اور افواہوں کی وجہ سے ملک بھر میں شہریوں نے گھبراہٹ میں پیٹرول اور ڈیزل خریداری شروع کردی ہے جس کی وجہ سے پیٹرول پمپ کے باہر ہزاروں کی بھیڑ لگ گئی ہے۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے بدھ کو ملک کی آئل کمپنیوں نے باقاعدہ بیان جاری کر کے عوام کو اطمینان دلایا ہے کہ ملک میں ایندھن کا وافر ذخیرہ موجود ہے، اس لئے شہری ''گھبراہٹ میں خریداری'' سے گریز کریں۔ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمت کے اندیشوں سے سب سے زیادہ جو ریاستیں متاثر ہیں ان میں گجرات سرفہرست ہے جہاں سورت، احمد آباد، راج کوٹ اور بڑودہ میں پیٹرول پمپ کے باہر لمبی لمبی قطاروں نے انتظامیہ کی نیند حرام کردی۔ یہاں شہری بڑی تعداد میں پٹرول پمپوں کا رخ کرتے نظر آئے۔ بعض مقامات پر ۴ر تا ۵ر گھنٹے تک طویل قطاریں لگی رہیں۔ صورتحال کو سنبھالنے کیلئے انتظامیہ کو مداخلت کرنی پڑی۔ ریاستی حکام اور آئل کمپنیوں نے مشترکہ بیان میں کہا کہ گھبراہٹ میں خریداری کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ سپلائی چین مکمل طور پر فعال ہے۔ مہاراشٹر کے ودربھ علاقے میں کئی مقامات پر افراتفری جیسی کیفیت دیکھنے کو ملی۔ وردھا، چندر پور اور ایوت محل اضلاع میں پٹرول پمپوں پر غیر معمولی بھیڑ نظر آئی۔ بعض مقامات پر لوگوں نے گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگا دیں اور اضافی ایندھن ذخیرہ کرنے کی کوشش کی، جس سے وقتی دباؤ پیدا ہوا۔ مقامی ذرائع کے مطابق کئی پمپوں پر اسٹاک ختم ہونے کی خبریں بھی سامنے آئیں، تاہم بعد میں سپلائی بحال کردی گئی۔ تلنگانہ اور آندھرا پردیش کے کئی شہروں میں منگل کی شام اور بدھ کو صبح سے پیٹرول پمپوں پر خوف کے باعث ایندھن کی خریداری میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس پر تلنگانہ پیٹرولیم ڈیلرس اسوسی ایشن اور آندھرا پردیش فیڈریشن آف پیٹرولیم ٹریڈرس نے وضاحتی بیانات جاری کرتے ہوئے کہا کہ ایندھن کی کوئی کمی نہیں ہے۔ تلنگانہ پیٹرولیم ڈیلرس اسوسی ایشن نے کہا ہے کہ ''ایندھن کی قلت سے متعلق جھوٹی اور گمراہ کن خبروں کے پھیلاؤ کی وجہ سے بہت سے لوگ پٹرول پمپوں کا رخ کر رہے ہیں اور غیر ضروری طور پر اپنے ٹینک بھروا رہے ہیں۔

مشرقِ وسطیٰ گیس بحران کے باوجود بھارت پُر اعتماد

گرمیوں میں بجلی کی طلب پوری کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں جاری ایران سے متعلق کشیدگی اور گیس سپلائی میں خلل کے باوجود بھارت نے گرمیوں کے دوران بڑھتی ہوئی بجلی کی طلب پوری کرنے کے حوالے سے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، حکومت کا کہنا ہے کہ اگرچہ خطے میں جاری تنازع کے باعث ایل این جی کی سپلائی متاثر ہوئی ہے، تاہم بھارت کے بجلی کے نظام پر اس کا بڑا اثر متوقع نہیں ہے کیونکہ گیس کا حصہ مجموعی بجلی پیداوار میں صرف تقریباً 2 فیصد ہے۔ حکام کے مطابق، گیس سے چلنے والے تقریباً 8 گیگاواٹ کے پاور پلانٹس اگرچہ طلب کے عروج پر اہم کردار ادا کرتے ہیں، لیکن ان کی کمی کو کوئلے اور قابل تجدید توانائی کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ حکومت نے بتایا کہ ملک میں کوئلے کی پیداوار مسلسل مضبوط ہے، جو بجلی کی فراہمی کا بنیادی ذریعہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابل تجدید توانائی، خاص طور پر شمسی توانائی، دن کے وقت متوقع 270 گیگاواٹ کی بلند طلب کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مزید برآں، حکام نے کہا کہ بیٹری اسٹوریج کے نئے منصوبے بھی مکمل ہونے کے قریب ہیں، جو شام کے اوقات میں طلب اور رسد کے فرق کو کم کرنے میں مدد دیں گے۔ رپورٹس کے مطابق، حکومت ضرورت پڑنے پر کوئلے سے چلنے والے پاور پلانٹس کی پیداوار بڑھانے اور اضافی صلاحیت کو فعال کرنے پر بھی غور کر رہی ہے، تاکہ کسی بھی ممکنہ کمی کو فوری طور پر پورا کیا جا سکے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ حکمت عملی بھارت کی توانائی تنوع پالیسی کا نتیجہ ہے، جس کے تحت ملک گیس پر انحصار کم کر کے کوئلے اور قابل تجدید ذرائع کو ترجیح دے رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق، موجودہ صورتحال نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ عالمی جیوپولیٹیکل بحرانوں کے باوجود، مضبوط گھریلو وسائل، کوئلے کے وافر ذخائر اور تیزی سے بڑھتی قابل تجدید توانائی بھارت کو توانائی کے شعبے میں نسبتاً محفوظ پوزیشن فراہم کر رہے ہیں۔

پی کمارن برطانیہ میں ہندوستان کے اگلے ہائی کمشنر ہوں گے

نئی دہلی۔26/ مارچ۔ایم این این۔اس معاملے سے واقف لوگوں نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ پی کمارن، جو 1992 بیچ کے انڈین فارن سروس کے افسر ہیں، کو برطانیہ میں ہندوستان کا اگلا ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔ تقرری پر سرکاری تصدیق کا ابھی انتظار ہے۔ فی الحال وزارت خارجہ میں سکریٹری (مشرق) کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، کمارن کے پاس اہم سفارتی تجربہ ہے، وہ اس سے قبل سنگاپور اور قطر میں ہندوستان کے سفیر کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ کمارن نے آئی آئی ٹی مدراس سے الیکٹرانکس اور کمیونیکیشن میں بی ٹیک کی ڈگری حاصل کی ہے اور وہ تمام خطوں اور کرداروں میں وسیع تجربے کے ساتھ ایک کیریئر ڈپلومیٹ ہیں۔ وزارت خارجہ کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق، ان کی شادی ریتو کمارن سے ہوئی ہے اور اس جوڑے کے دو بیٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے سفارتی کیریئر کا آغاز قاہرہ (1997–1994) میں ہندوستانی سفارت خانے میں تھرڈ سیکریٹری کے طور پر کیا، اس کے بعد طرابلس میں سیکنڈ سیکریٹری (2000–1997) اور برسلز میں بطور فرسٹ سیکریٹری (2003–2000) پوسٹنگ ہوئی۔ بعد میں انہوں نے 2003 سے 2005 تک وزارت خارجہ میں ڈپٹی سکریٹری (یورپ ویسٹ) کے طور پر خدمات انجام دیں۔ کمارن نے بنگلورو (2005-2007) میں علاقائی پاسپورٹ آفیسر کے طور پر خدمات انجام دیں، جس کے بعد انہیں اسلام آباد میں بطور کونسلر (2009-2007) تعینات کیا گیا، اس کے بعد واشنگٹن میں اسی کردار میں (2009-2011) کام کیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے 2011 سے 2014 تک کولمبو میں ڈپٹی ہائی کمشنر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ دوحہ میں اپنا پہلا سفیری عہدہ سنبھالنے سے پہلے قونصلر، پاسپورٹ اور ویزا ڈویژن (2014-2016) میں جوائنٹ سیکرٹری کے طور پر نئی دہلی واپس آئے، جہاں انہوں نے 2016 سے 2020 تک قطر میں سفیر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ جولائی 2023 میں، انہوں نے وزارت خارجہ امور میں ایڈیشنل سیکرٹری (اکنامک ریلیشنز اینڈ ڈیولپمنٹ پارٹنرشپ ایڈمنسٹریشن) کا عہدہ سنبھالا اور بعد میں اسی ڈویژن میں اسپیشل سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہوئے۔ انہوں نے یکم اپریل 2025 کو سیکرٹری (ایسٹ) کا چارج سنبھالا۔

صحتی بیمہ کے شعبے نے نمو کی مضبوط رفتار درج کی

سال 25-2024 میں پریمیم 1.2 لاکھ کروڑ روپے سے تجاوز کر گئے

نئی دہلی: ہندوستان کا صحتی بیمے کا شعبہ مسلسل مضبوط ترقی کا مشاہدہ کر رہا ہے، جو تقریباً 9 فیصد کی شرح سے بڑھ رہا ہے، 2024–25 میں مجموعی صحتی بیمہ پریمیم کی مالیت 1.2 لاکھ کروڑ سے تجاوز کر گئی۔ یہ ترقی بڑھتی ہوئی بیداری، حفظانِ صحت کی مالی اعانت تک بہتر رسائی، اور طبی اخراجات کے خلاف مالی تحفظ کی بڑھتی ہوئی مانگ کی عکاسی کرتی ہے۔ کارکردگی کو بڑھانے اور پالیسی ہولڈرز کی بروقت مدد کو یقینی بنانے کے لیے، انشورنس ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف انڈیا (آئی آر ڈی اے آئی) نے غیر نقدی صحتی بیمے کے دعووں کی کارروائی کے لیے مخصوص ٹائم لائنز مقرر کی ہیں۔ آئی آر ڈی اے آئی کے 2024 کے ضوابط بتاتے ہیں کہ انشورنس پروڈکٹس کی قیمتیں منصفانہ ہیں، تمام متعلقہ خطرے والے عوامل کی بنیاد پر، اور قابل عمل اور قدر پر مبنی رہتی ہیں، جس میں قابل اعتماد ڈیٹا اور کسٹمر فیڈ بیک کا استعمال کرتے ہوئے مقررہ تخمینہ کار کی طرف سے وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جاتا ہے۔ مزید، آئی آر ڈی اے آئی کے بیما بھروسہ پورٹل کے مطابق، مالی سال 2024–25 کے دوران، 361,37,1 عام اور صحت بیمہ کی شکایات رپورٹ ہوئیں، جن میں سے 755,27,1 (93 فیصد) مالی سال 2024–25 کے دوران ہی نمٹائی گئیں۔ دعووں کی عدم اجازت یا تردید کی مثالیں بڑی حد تک مخصوص پالیسی کی شرائط اور حدود سے منسوب ہیں۔ دعووں کی اجازت یا تردید کی کچھ وجوہات میں بیمہ کی رقم سے زیادہ ہونا، شریک ادائیگی کی شق، پالیسیوں میں ذیلی حدود، ٹاپ اپ پالیسیوں میں کٹوتی، کمرے کے کرایے کی حد، متناسب چارجز، غیر طبی اخراجات وغیرہ شامل ہیں۔ مزید برآں، آئی آر ڈی اے آئی کی جانب سے وضاحت کو بڑھانے، دعووں کی کارروائی کو ہموار کرنے، اور پالیسی ہولڈر کے اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایک شفاف اور قابل اعتماد ہیلتھ انشورنس ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے ایک متوازن، باخبر نقطہ نظر اہم ہوگا۔

سری لنکائی پارلیمانی وفد نے جل جیون مشن اور سوچھ بھارت مشن: گرامین

کا مطالعہ کرنے کے لیے ڈی ڈی ڈبلیو ایس کا دورہ کیا

نئی دہلی: بنیادی ڈھانچہ اور کلیدی ترقی سے متعلق سری لنکائی پارلیمنٹ کی شعبہ جاتی نگرانی کمیٹی کا اعلیٰ سطحی پارلیمانی وفد، جس کی قیادت جناب ایس ایم مریکر، ایم پی (چیئرمین) کر رہے ہیں، اس وقت بھارت کے ایک ہفتہ طویل مطالعاتی دورے پر ہے۔ اس دورے کے حصے کے طور پر، پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کے محکمے (ڈی ڈی ڈبلیو ایس)، جل شکتی کی وزارت نے اس دورے کے لیے سہولت فراہم کی اور اس دوپہر معززین کے لیے جل جیون مشن (جے جے ایم) اور سوچھ بھارت مشن۔گرامین (ایس بی ایم - جی) کے موضوع پر ایک تفصیلی پرزنٹیشن کا اہتمام کیا۔ ڈی ڈی ڈبلیو ایس کے سکریٹری جناب اشوک کے کے مینا، این جے جے ایم کے ایڈیشنل سکریٹری اور مشن ڈائرکٹر جناب کومل کشرسوان کے ساتھ ساتھ ڈی ڈی ڈبلیو ایس کے سینئر افسران بھی اس تقریب کے دوران موجود تھے۔ ڈی ڈی ڈبلیو ایس کے سکریٹری جناب اشوک کے کے مینا نے وفد سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کے رہنما اصول پر روشنی ڈالی کہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں مقامی حکومتوں بالخصوص گرام پنچایتوں کے فائدے کے لیے بڑے قومی پروگراموں کو نافذ کرتی ہیں، تاکہ وہ نچلی سطح پر لوگوں تک ضروری خدمات کو مؤثر طریقے سے پہنچا سکیں۔ انہوں نے آنے والے معززین کو آگاہ کیا کہ ہندوستان 2019 میں شروع کیے گئے جل جیون مشن (جے جے ایم) اور سال 2014 میں شروع کیے گئے سوچھ بھارت مشن۔گرامین (ایس بی ایم - جی) کے تحت دیہی پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی سے نمٹنے کے لیے دو فلیگ شپ مشنوں کو نافذ کر رہا ہے۔ سیشن کو مزید جاری رکھتے ہوئے، جے جے ایم اور ایس بی ایم۔جی کے عہدیداروں کی طرف سے ایک تفصیلی پریزنٹیشن پیش کی گئی۔ جے جے ایم کے ڈائریکٹر جناب ہری نارائن مروگن نے پینے کے پانی میں ہندوستان-سری لنکا تعاون پر ایک وسیع پیشکش کی۔ اس نے ہندوستان میں دیہی پینے کے پانی کی فراہمی کے سفر کے خاکے کے ساتھ آغاز کیا۔ انہوں نے وفد کو بتایا کہ 15 اگست 2019 کو وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے لال قلعہ کی فصیل سے اعلان کیا کہ ملک کے ہر دیہی گھرانے کو ان کی دہلیز پر پائپ کے ذریعے پینے کا پانی فراہم کیا جائے گا۔ اس تاریخی اعلان نے تمام دیہی گھرانوں کو فنکشنل ہاؤس ہولڈ ٹیپ کنکشن (ایف ایچ ٹی سی) فراہم کرنے کے عزم کے ساتھ جل جیون مشن کا آغاز کیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

کولکاتا اور ممبئی کا انتظار کب ہوگا ختم؟

آسٹریلیا کے خلاف دو دہائیاں قبل کھیلا گیا تھا آخری ٹیسٹ

بی سی سی آئی نے ٹیم انڈیا کے گھریلو سیزن (2026-27) کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم اگلے سال کے آغاز میں پانچ ٹیسٹ میچوں کی بارڈر-گواسکر سیریز کے لیے بھارت کا دورہ کرے گی۔ آسٹریلیا کے خلاف ہونے والی اس پانچ ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے مقامات کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے، تاہم کولکاتا کے ایڈن گارڈنز اور ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ نے ٹیم انڈیا کے گھریلو سیزن (2026-27) کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان ٹیسٹ میچ، چاہے بھارت میں ہوں یا آسٹریلیا میں، ہمیشہ دلچسپ ہوتے ہیں۔ جب بھی بھارت میں دونوں ٹیموں کے درمیان ٹیسٹ سیریز کھیلی جاتی ہے تو بڑے شہروں کے شائقین کو امید رہتی ہے کہ ان کے شہر کو میزبانی کا موقع ملے گا۔ بی سی سی آئی بھی کوشش کرتی ہے کہ مختلف شہروں کو میزبانی کا موقع دیا جائے، لیکن آسٹریلیا کے خلاف کولکاتا اور ممبئی میں ٹیسٹ میچ نہ کرانا سوالات کو جنم دیتا ہے۔ کولکاتا کے ایڈن گارڈنز میں بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان آخری ٹیسٹ میچ 2001 میں کھیلا گیا تھا۔ وی وی ایس لکشمن اور راہل دراوڑ کی یادگار بیٹنگ اور ہربھجن سنگھ و سچن تندولکر کی شاندار بولنگ کی بدولت بھارت نے فالوآن کھیلنے کے بعد تاریخی جیت درج کی تھی۔ یہ فتح ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں سنہری حروف میں درج ہے۔ اس کے بعد آسٹریلیا کئی بار بھارت آیا، لیکن ایڈن گارڈنز میں کوئی ٹیسٹ میچ نہیں کھیلا گیا۔ اسی طرح ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان آخری ٹیسٹ 2004 میں کھیلا گیا تھا۔ مرلی کارتک کی شاندار بولنگ کی بدولت بھارت نے کم اسکور والے اس میچ میں 13 رنز سے سنسنی خیز جیت حاصل کی تھی۔ یہ جیت آسٹریلیا کے خلاف بھارت کی یادگار فتوحات میں شمار ہوتی ہے۔ کولکاتا کا ایڈن گارڈنز اور ممبئی کا وانکھیڑے اسٹیڈیم بھارتی کرکٹ میں تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اور کرکٹ کی ترقی کے گواہ رہے ہیں۔ ایسے میں آسٹریلیا کے خلاف ٹیسٹ سیریز میں ان دونوں میدانوں کو نظر انداز کرنا شائقین کے لیے مایوس کن ہے اور بی سی سی آئی کو اس پر غور کرنا چاہیے۔ بارڈر-گواسکر سیریز 2027 میں آسٹریلیا کے خلاف پہلا ٹیسٹ 21 سے 25 جنوری ناگپور میں، دوسرا ٹیسٹ 29 جنوری سے 2 فروری چنئی میں، تیسرا ٹیسٹ 11 سے 15 فروری گوہاٹی میں، چوتھا ٹیسٹ 19 سے 23 فروری رانچی میں جبکہ پانچواں اور آخری ٹیسٹ 27 فروری سے 3 مارچ تک احمد آباد میں کھیلا جائے گا۔

کھیلو انڈیا ٹرائبل گیمز قبائلی کھلاڑیوں کیلئے بہترین پلیٹ فارم

اولمپک میڈلسٹ میرابائی چانو نے کہا "نئے کھلاڑیوں کو سیکھنے اور آگے بڑھنے کا سنہری موقع

کھیلو انڈیا ٹرائبل گیمز 25 مارچ سے 3 اپریل تک منعقد ہو رہے ہیں، جن میں 30 ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے حصہ لے رہے ہیں۔ ان مقابلوں میں تیراندازی، ایتھلیٹکس، فٹبال، ہاکی، تیراکی، ویٹ لفٹنگ اور کشتی جیسے کھیل شامل ہیں، جبکہ مل کھمبھ اور کبڈی کو نمائشی کھیل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ رائے پور میں جاری کھیلو انڈیا ٹرائبل گیمز کے موقع پر ہندوستان کی معروف ویٹ لفٹر میرابائی چانو نے کہا ہے کہ یہ مقابلے قبائلی کھلاڑیوں کے لیے اپنی صلاحیت دکھانے اور قومی سطح پر آگے بڑھنے کا ایک اہم موقع فراہم کرتے ہیں۔ میرابائی چانو نے کہا کہ پہلی بار منعقد ہونے والے کھیلو انڈیا ٹرائبل گیمز قبائلی برادری سے تعلق رکھنے والے کھلاڑیوں کے لیے ایک شاندار پلیٹ فارم ہے۔ ان کے مطابق مختلف ریاستوں کے کھلاڑی ایک جگہ جمع ہو کر نہ صرف مقابلہ کریں گے بلکہ ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھیں گے۔ انہوں نے نوجوان کھلاڑیوں کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ کھیل کو دل سے کھیلیں اور اپنے ہنر پر اعتماد رکھیں۔ چانو کے مطابق ایک کھلاڑی کو کامیابی حاصل کرنے کے لیے مسلسل محنت اور اپنے کھیل سے محبت ضروری ہے۔ چانو نے کہا کہ جیسے کامن ویلتھ گیمز میں کھلاڑیوں کو مختلف ممالک کے حریفوں سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے، اسی طرح ٹرائبل گیمز میں بھی نوجوان کھلاڑیوں کو قیمتی تجربہ حاصل ہوگا، جو ان کے مستقبل کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ اولمپک سلور میڈلسٹ میرابائی چانو نے اپنی تیاریوں کے بارے میں بتایا کہ وہ اس وقت کامن ویلتھ گیمز اور ایشین گیمز پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایشین گیمز میں میڈل جیتنا ان کا اگلا بڑا ہدف ہے، جبکہ آئندہ اولمپکس کے لیے بھی تیاری جاری ہے۔ کھیلو انڈیا ٹرائبل گیمز 25 مارچ سے 3 اپریل تک منعقد ہو رہے ہیں، جن میں 30 ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے حصہ لے رہے ہیں۔ ان مقابلوں میں تیراندازی، ایتھلیٹکس، فٹبال، ہاکی، تیراکی، ویٹ لفٹنگ اور کشتی جیسے کھیل شامل ہیں، جبکہ مل کھمبھ اور کبڈی کو نمائشی کھیل کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ میرابائی چانو نے خواتین کے 49 کلوگرام زمرے میں شاندار بین الاقوامی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ وہ ٹوکیو 2020 اولمپکس میں چاندی کا تمغہ جیتنے والی پہلی بھارتی ویٹ لفٹر بنی اور قومی ہیروئن کے طور پر ابھریں۔ چانو نے 2014 گلاسگو کامن ویلتھ گیمز میں چاندی جیت کر بین الاقوامی سطح پر قدم رکھا۔ 2017 میں امریکی شہر اناہیم میں ورلڈ ویٹ لفٹنگ چیمپئن شپ میں سونا جیت کر دو دہائی بعد بھارت کو عالمی طلائی تمغہ دلایا۔ 2018 گولڈ کوسٹ کامن ویلتھ گیمز میں انہوں نے ریکارڈ توڑ کارکردگی سے ایک اور سونا حاصل کیا۔ میرابائی چانو نے ٹوکیو 2020 میں انہوں نے کل 202 کلوگرام (87 اسنیچ + 115 کلین اینڈ جرک) اٹھا کر بھارت کے لیے پہلا تمغہ حاصل کیا۔ پیرس 2024 اولمپکس میں وہ چوتھے مقام پر رہیں مگر مسلسل زخمی ہونے کے باوجود زبردست عزم کا مظاہرہ کیا۔ 2025 ورلڈ چیمپئن شپ میں انہوں نے 199 کلوگرام لفٹ کے ساتھ چاندی جیت کر دوبارہ عالمی سطح پر اپنی برتری ثابت کی۔ اولمپک میڈلسٹ میرابائی چانو جیسے بڑے ستاروں نے اسے نئے کھلاڑیوں کے لیے سیکھنے اور آگے بڑھنے کا سنہری موقع قرار دیا ہے۔

فٹبال ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء سے قبل فلاڈیلفیا میں دو ہزار ہوٹل کمرے منسوخ، فیفا نے بتائی وجہ

ہوٹل مالکان فیصلے سے ناراض، فیفا کے مطابق یہ معمول کی حکمت عملی ہے

فیفا کے مطابق یہ معمول کی حکمت عملی ہے، جس کے تحت بڑے عالمی ایونٹس کے لیے پہلے اضافی انتظامات کیے جاتے ہیں تاکہ کسی بھی کمی سے بچا جا سکے، اور بعد میں اصل ضرورت کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کر لی جاتی ہے۔ اگرچہ ہوٹل مالکان اس فیصلے سے خوش نہیں، لیکن یہ کوئی بڑا نقصان نہیں کیونکہ یہ کمرے دوبارہ مارکیٹ میں دستیاب ہوں گے اور فٹبال شائقین انہیں آسانی سے بک کر سکتے ہیں۔ فیفا نے عالمی کپ سے قبل فلاڈیلفیا میں ہزاروں ہوٹل کمروں کی بکنگ منسوخ کر دی ہے، جس کے بعد مقامی ہوٹل انڈسٹری میں ملا جلا ردعمل سامنے آیا ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب عالمی فٹبال ٹورنامنٹ کے آغاز میں 100 دن سے بھی کم وقت باقی رہ گیا ہے۔ فیفا کے مطابق فلاڈیلفیا میں تقریباً 10,000 ہوٹل کمرے ابتدائی طور پر بک کیے گئے تھے، تاہم تازہ جائزے کے بعد ان میں سے قریب 2,000 کمرے منسوخ کر دیے گئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ ایک معمول کی حکمت عملی ہے، جس کے تحت بڑے عالمی ایونٹس کے لیے پہلے اضافی انتظامات کیے جاتے ہیں تاکہ کسی بھی کمی سے بچا جا سکے، اور بعد میں اصل ضرورت کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کر لی جاتی ہے۔ یہ کمرے دراصل شائقین کے لیے نہیں بلکہ میچ آفیشلز، ریفریز، تکنیکی عملے اور ایونٹ مینجمنٹ ٹیم کے لیے مخصوص تھے، تاکہ ٹورنامنٹ کے انعقاد میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔ گریٹ فلاڈیلفیا ہوٹل ایسوسی ایشن کے صدر ایڈ گروسے کے مطابق شہر کے سنٹر سٹی علاقے کے چار بڑے ہوٹل اس فیصلے سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ فیفا نے یہ اقدام معاہدے کے مطابق کیا ہے، جس کے باعث کسی قسم کے جرمانے یا کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہوٹل مالکان اس فیصلے سے خوش نہیں، لیکن یہ کوئی بڑا نقصان نہیں کیونکہ یہ کمرے دوبارہ مارکیٹ میں دستیاب ہوں گے اور فٹبال شائقین انہیں آسانی سے بک کر سکتے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق فلاڈیلفیا کے علاوہ امریکہ کے دیگر میزبان شہروں میں بھی اسی طرح کی منسوخیاں کی گئی ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فیفا ایک منظم حکمت عملی کے تحت اپنے وسائل کو مؤثر انداز میں استعمال کر رہا ہے، تاکہ ٹورنامنٹ کے قریب آتے ہی تمام انتظامات درست پیمانے پر ہوں۔ فٹبال ورلڈ کپ 2026 کا آغاز 11 جون سے ہوگا، جس کی میزبانی امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو مشترکہ طور پر کریں گے۔ اس بار 48 ٹیمیں ٹورنامنٹ میں حصہ لیں گی، جو کہ اس ایونٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا مقابلہ ہوگا۔ امریکہ کے مختلف شہروں میں میچز کھیلے جائیں گے، جن میں لاس اینجلس، نیویارک/نیو جرسی، میامی، سیاٹل، اٹلانٹا اور فلاڈیلفیا شامل ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کمروں کی اس منسوخی سے فٹبال شائقین کے لیے رہائش کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ اگر ان کمروں کی مناسب تشہیر کی جائے تو امکان ہے کہ یہ جلد ہی بک ہو جائیں گے۔ فلاڈیلفیا میں ہوٹل کمروں کی منسوخی ایک انتظامی اور معمول کی کارروائی ہے، جو بڑے عالمی ایونٹس کی تیاری کا حصہ ہوتی ہے۔ تاہم اس کے نتیجے میں شائقین کو فائدہ پہنچ سکتا ہے، کیونکہ اب انہیں رہائش کے مزید آپشنز دستیاب ہوں گے، جبکہ مقامی ہوٹل انڈسٹری بھی امید رکھتی ہے کہ یہ کمرے جلد بھر جائیں گے۔

دوسرے مرحلے کا شیڈول جاری

۱۲ مختلف اسٹیڈیمز میں کھیلے جائیں گے مقابلے

بی سی سی آئی نے آئی پی ایل 2026 کے دوسرے مرحلے کا شیڈول جاری کر دیا ہے۔ لیگ مرحلے کے باقی 50 مقابلے 13 اپریل سے 24 مئی تک بھارت کے 12 مختلف اسٹیڈیمز میں کھیلے جائیں گے۔ نئے سیزن کا آغاز 28 مارچ سے ہوگا، جس کے لیے ابتدائی 20 میچوں کا شیڈول پہلے ہی جاری کیا جا چکا ہے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2026 کے دوسرے مرحلے کا شیڈول جاری کر دیا ہے۔ دوسرے مرحلے کے میچ بنگلورو، ممبئی، چنئی، کولکاتا، دہلی، احمد آباد، حیدرآباد، لکھنؤ، جے پور، دھرم شالہ، رائے پور اور نیو چندی گڑھ میں کھیلے جائیں گے۔ جیسے جیسے ٹورنامنٹ اہم مرحلے میں داخل ہوگا، ٹیمیں پلے آف میں جگہ بنانے کے لیے مختلف اسٹیڈیمز میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گی۔ دوسرے مرحلے کا آغاز 13 اپریل کو حیدرآباد میں سن رائزرز حیدرآباد اور راجستھان رائلز کے درمیان میچ سے ہوگا، جو آئندہ دلچسپ مقابلوں کے لیے ماحول تیار کرے گا۔ چنئی سپر کنگز اور ممبئی انڈینز 23 اپریل کو ممبئی میں اور 2 مئی کو چنئی میں آمنے سامنے ہوں گی۔ دونوں ٹیمیں آئی پی ایل کی تاریخ میں اب تک 5-5 ٹرافیاں اپنے نام کر چکی ہیں۔ دوسرے مرحلے میں 8 ڈبل ہیڈر میچ ہوں گے۔ دوپہر کے مقابلے 3:30 بجے شروع ہوں گے جبکہ شام کے میچ 7:30 بجے کھیلے جائیں گے۔ سن رائزرز حیدرآباد اور دہلی کیپیٹلز دوپہر 3:30 بجے کے چار چار میچ کھیلیں گی، جو تمام ٹیموں میں سب سے زیادہ ہیں۔ پنجاب کنگز اور لکھنؤ سپر جائنٹس 3-3 مقابلے، جبکہ راجستھان رائلز، ممبئی انڈینز، کولکاتا نائٹ رائیڈرز اور رائل چیلنجرز بنگلورو 2-2 میچ دوپہر میں کھیلیں گی۔ چنئی سپر کنگز اور گجرات ٹائٹنز کو صرف ایک ایک میچ ہی اس وقت کھیلنا ہوگا۔ پنجاب کنگز اپنے ہوم میچ نیو چندی گڑھ اور دھرم شالہ میں کھیلے گی، جس میں اس مرحلے کے دوران دھرم شالہ میں تین میچ شامل ہیں۔ دوسری جانب راجستھان رائلز اپنی چار ہوم میچوں کی میزبانی جے پور میں کرے گی۔ رائل چیلنجرز بنگلورو اپنے تین ہوم میچ بنگلورو میں اور دو میچ رائے پور میں کھیلے گی۔

مسلمانوں کو بدنام کرنے کیلئے بنائی گئی ہے دُھرندھر ۲

اے آئی ایم آئی ایم لیڈر شوکت علی نے عتیق احمد کا نام لیے بغیر کہا کہ جب وہ زندہ تھے تو وہ آئی ایس آئی ایجنٹ نہیں تھے

اے آئی ایم آئی ایم لیڈر شوکت علی نے عتیق احمد کا نام لیے بغیر کہا کہ جب وہ زندہ تھے تو وہ آئی ایس آئی ایجنٹ نہیں تھے، لیکن ان کی موت کے بعد وہ آئی ایس آئی کے ایجنٹ بن گئے۔ رنویر سنگھ کی فلم 'دھرندھر 2' باکس آفس پر اچھی کارکردگی دکھا رہی ہے۔ دوسری طرف، اے آئی ایم آئی ایم لیڈر شوکت علی کا دعویٰ ہے کہ فلم مسلمانوں کے خلاف بنائی گئی ہے۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا کہ جب عتیق احمد زندہ تھے تو وہ آئی ایس آئی ایجنٹ نہیں تھے، لیکن ان کی موت کے بعد وہ آئی ایس آئی کے ایجنٹ بن گئے۔ لکھنؤ میں آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے شوقت علی نے کہا کہ اس ملک میں، آزادی کے بعد، جب ہم بچپن میں فلمیں دیکھتے تھے، تو جن مجرموں کو دکھایا جاتا تھا یا جن آئی ایس آئی ایجنٹس کے بارے میں بتایا جاتا تھا، وہ اپنے سر پر ٹوپی اور کندھوں پر رومال رکھتے تھے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ فلم مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے عتیق احمد کا نام لیے بغیر کہا کہ جب وہ زندہ تھے تو وہ آئی ایس آئی ایجنٹ نہیں تھے، لیکن ان کی موت کے بعد وہ آئی ایس آئی کے ایجنٹ بن گئے۔ ایم ایل اے پوجا پال کے بیان پر شوقت علی نے کہا کہ وہ لوگ ایک ہی خاندان کے ہیں۔ پوجا پال طویل عرصے سے سماج وادی پارٹی میں رہی ہیں، وہ بی ایس پی میں بھی تھیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ ابھی تک بی جے پی میں نہیں گئیں۔ پوجا پال کے معاملے میں سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کو جواب دینا چاہیے۔ یوپی کی قانون کی حکمرانی اور انصاف پر شوقت علی نے کہا کہ سپریم کورٹ نے حکومت پر بہت سخت تبصرہ کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے ان کی بلڈوزر پالیسی پر سخت تنقید کی ہے۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے کہا ہے، کیا بلڈوزر انصاف کی علامت ہے؟ یہ قانون کی عدالت کیوں ہے؟ تو پھر آپ اس پر تالہ کیوں نہیں لگا دیتے؟۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ بلڈوزر یا بندوق کے ذریعے انصاف کی بات کرتے ہیں، تو آپ کو سب کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہیے۔ پھر آپ ذات اور مذہب کی بنیاد پر ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہم اسی ملک کے ہیں، آپ بھی اسی ملک کے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی ملک کے شہری ہیں، اور جو قانون آپ پر لاگو ہوتا ہے، وہی ہم پر بھی لاگو ہونا چاہیے۔

ایرانی فلم ساز عباس کیاروستامی کے گھر پر بمباری، ایرانی وزارت خارجہ کا سوال

عباس کیاروستامی، جن کا انتقال ۲۰۱۶ء میں ہوا تھا، ایران کے سب سے نمایاں فلم سازوں میں شمار کیے جاتے تھے

تہران: عباس کیاروستامی، جن کا انتقال 2016 میں ہوا تھا، ایران کے سب سے نمایاں فلم سازوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہوں نے 1997 میں اپنی فلم 'ٹیسٹ آف چیری' کے لیے کانز فلم فیسٹیول میں اعلیٰ اعزاز 'پالمے ڈی اور' حاصل کیا تھا۔ ایران کے معروف اور عالمی سطح پر ایوارڈ یافتہ مرحوم فلم ساز عباس کیاروستامی کا گھر امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے کی گئی بمباری میں جزوی طور پر تباہ ہو گیا۔ اس بات کی اطلاع ان کے بیٹے احمد کیاروستامی نے منگل کے روز دی۔ اس واقعے کے بعد ایرانی وزارت خارجہ نے طنزیہ انداز میں سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ کیا یہ گھر بھی امریکہ کے لیے خطرہ تھا؟ اطلاعات کے مطابق پیر کی رات ایران کے شہر شیراز کے مختلف علاقوں میں شدید بمباری کی گئی۔ ان حملوں میں ایک بم اُس گھر پر بھی گرا جہاں مشہور فلمیں 'ٹیسٹ آف چیری' اور 'سرٹیفائیڈ کاپی' بنانے والے ہدایتکار عباس کیاروستامی رہا کرتے تھے۔ احمد کیاروستامی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ پیر کی رات شیراز کو نشانہ بنایا گیا، جہاں ان کی والدہ اور والد دونوں کے گھر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ رات میری والدہ نے فون کیا اور لرزتی ہوئی آواز میں اپنی خیریت کی اطلاع دی، لیکن منگل کی صبح مجھے معلوم ہوا کہ میرے والد کے گھر کو نقصان پہنچا ہے۔ اس حملے پر ردعمل دیتے ہوئے ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایکس پر لکھا، ''کیا کیاروستامی کا گھر بھی امریکہ کے مبینہ 'آنے والے خطرے' کا حصہ تھا؟'' انہوں نے مزید کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی یہ من مانی جنگ صرف ایک ملک کے خلاف نہیں بلکہ اس کی گہری تہذیب، ثقافت اور شناخت کے خلاف بھی ہے۔ عباس کیاروستامی، جن کا انتقال 2016 میں ہوا تھا، ایران کے سب سے نمایاں فلم سازوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ انہوں نے 1997 میں اپنی فلم 'ٹیسٹ آف چیری' کے لیے کانز فلم فیسٹیول میں اعلیٰ اعزاز 'پالمے ڈی اور' حاصل کیا تھا۔ ان کی بین الاقوامی سطح پر مشہور فلموں میں 2010 کی فرانسیسی فلم 'سرٹیفائیڈ کاپی' بھی شامل ہے، جس میں معروف اداکارہ جولیٹ بینوش نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ پر دعویٰ کیا تھا کہ جنگ کے خاتمے کے لیے ایران کے ساتھ 'مثبت مذاکرات' جاری ہیں۔ حالانکہ، ایرانی حکام نے اس دعوے کو سنجیدگی سے نہ لینے کی اپیل کی ہے۔ منگل کے روز بھی حملوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ایران نے اسرائیل اور عراق کے نیم خود مختار کرد علاقوں کو نشانہ بناتے ہوئے میزائل داغے۔ اس کے علاوہ خلیج فارس کے ممالک کی جانب سے بھی ڈرون اور میزائل حملوں کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ اسرائیلی فوج نے منگل کے روز دعویٰ کیا کہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک ایران کے خلاف تین ہزار سے زائد حملے کیے جا چکے ہیں۔

پہلی فلم کے دوران فاروق شیخ وکالت کے فائنل ایئر میں تھے، فیس کے طور پر ۷۰۰ روپئے ملے تھے

فاروق شیخ ۲۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو امرولی، سورت، گجرات میں پیدا ہوئے۔ وہ نہ صرف بہترین اداکار تھے بلکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کامیاب میزبان بھی رہے

فاروق شیخ 25 مارچ 1948 کو امرولی، سورت، گجرات میں پیدا ہوئے۔ وہ نہ صرف بہترین اداکار تھے بلکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کامیاب میزبان بھی رہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم سینٹ میری اسکول ممبئی سے حاصل کی، پھر سینٹ زیویئر کالج میں داخلہ لیا اور بعد میں سدھارتھ کالج آف لا سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ ماضی کے سنیما پر نظر ڈالیں تو کئی ایسے ستارے نظر آتے ہیں جنہوں نے نہ صرف شاندار اداکاری کی بلکہ یادگار فلمیں بھی دیں۔ ایسے ہی ایک باکمال اداکار فاروق شیخ تھے، جنہیں ناظرین سے لے کر فلم سازوں تک سب ایک شائستہ، خوش اخلاق اور نرم گفتار انسان قرار دیتے تھے۔ ہندی سنیما کے متوازی اور مرکزی دھارے دونوں میں اپنی الگ پہچان بنانے والے اس اداکار کی آج سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ فاروق شیخ متوازی سنیما کے نمایاں ستاروں میں شمار ہوتے تھے، جنہوں نے گرم ہوا سے فلمی سفر کا آغاز کیا اور اپنی ہر فلم کے ذریعے ناظرین کے دلوں میں خاص جگہ بنائی۔ انہوں نے ٹی وی پر جینا اسی کا نام ہے جیسے مقبول شو کی میزبانی بھی کی، جبکہ تھیٹر میں بھی سرگرم رہے۔ فاروق شیخ 25 مارچ 1948 کو امرولی، سورت، گجرات میں پیدا ہوئے۔ وہ نہ صرف بہترین اداکار تھے بلکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے کامیاب میزبان بھی رہے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم سینٹ میری اسکول ممبئی سے حاصل کی، پھر سینٹ زیویئر کالج میں داخلہ لیا اور بعد میں سدھارتھ کالج آف لا سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قانون کے آخری سال کے دوران انہیں ہدایتکار ایم ایس ستیو کی فلم ''گرم ہوا'' میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اس فلم میں انہوں نے بلراج ساہنی کے ساتھ کام کیا اور انہیں صرف 750 روپے معاوضہ ملا تھا۔ ''گرم ہوا'' کو بھارتی نیو ویو سنیما کی نمائندہ فلم سمجھا جاتا ہے۔ 1973 میں ریلیز ہونے والی ''گرم ہوا'' کو بھارتی سنیما کی انقلابی فلموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ عصمت چغتائی کی کہانی پر مبنی اس فلم میں تقسیم ہند کے بعد آگرہ میں ایک مسلم خاندان کی جدوجہد اور شناخت کے بحران کو حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ اس فلم میں بلراج ساہنی کی اداکاری کے ساتھ فاروق شیخ کی پرفارمنس کو بھی خوب سراہا گیا۔ فاروق شیخ نہ صرف بہترین اداکار تھے بلکہ کامیاب میزبان بھی رہے۔ وہ ریڈیو پر کوئز شو کی میزبانی کرتے تھے اور ممبئی دوردرشن کے پروگرام یووادرشن اور ینگ ورلڈ کے ذریعے گھر گھر مقبول ہو گئے۔ 1977 میں انہوں نے ستیہ جیت رے کی فلم شطرنج کے کھلاڑی میں اہم کردار ادا کیا۔ 1978 میں مظفر علی کی فلم گمن میں انہوں نے ممبئی آئے ایک ٹیکسی ڈرائیور کا کردار نبھایا، جو گھر واپس نہیں جا پاتا۔ اس فلم میں ان کی اداکاری آج بھی ناظرین کو متاثر کرتی ہے۔ ان کی دیگر اہم فلموں میں نوری، چشم بدور، کتھا، ساتھ ساتھ، کسی سے نہ کہنا، رنگ برنگی، ایک پل، انجمن، فاصلے اور بازار شامل ہیں۔ ''چشم بدور'' ان کی سب سے کامیاب اور مقبول فلموں میں شمار ہوتی ہے۔ فاروق شیخ 1977 سے 1989 تک فلموں میں سرگرم رہے اور 1988 سے 2000 تک ٹیلی ویژن پر کام کرتے رہے۔ 2008 میں انہوں نے دوبارہ فلمی دنیا میں واپسی کی اور لاہور، یہ جوانی ہے دیوانی، شنگھائی اور کلب 60 جیسی فلموں میں اداکاری کی۔ 28 دسمبر 2013 کو دبئی میں دل کا دورہ پڑنے سے ان کا انتقال ہو گیا، لیکن اپنی شاندار اداکاری کے باعث وہ آج بھی مداحوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔ بطور اداکار ۷۰ء کی دہائی میں فلم انڈسٹری میں اپنی شناخت بنانے کیلئے فاروق شیخ ممبئی آئے۔ وہ یہاں تقریباً ۲ سال تک جدوجہد کرتے رہے۔ انہیں یقین دہانی تو سبھی کراتے تھے لیکن کام کوئی نہیں دیتا تھا۔ بعد ازاں ۱۹۷۳ء میں ملک کی آزادی پر بننے والی فلم 'گرم ہوا' میں انہیں کام کرنے کا موقع ملا اور یہیں سے ان کے فلمی کریئر کا آغاز ہوا۔ یوں تو فلم بلراج ساہنی پر مبنی تھی لیکن اس فلم سے فاروق شیخ بھی کچھ حد تک اپنی شناخت بنانے میں کامیاب رہے۔ اس کے بعد عظیم ڈائریکٹر ستیہ جیت رے کی فلم شطرنج کے کھلاڑی میں انہیں کام کرنے کا موقع ملا لیکن اس سے انہیں کچھ خاص فائدہ نہیں ہوا۔ ان کی قسمت کا ستارہ ہدایتکار یش چوپڑا کی ۱۹۷۹ء میں ریلیز فلم 'نوری' سے چمکا۔ بہترین نغمے، موسیقی اور اداکاری سے سجی اس فلم کی کامیابی نے نہ صرف ان کو بلکہ اداکارہ پونم ڈھلوں کو بھی اسٹار بنا دیا۔ اس میں لتا منگیشکر کی آواز میں 'آجا رے آجا رے میرے دلبر آجا' نغمہ آج بھی سامعین کو محظوظ کرتا ہے۔ ۱۹۸۱ء میں فاروق شیخ کے فلمی کریئر کی اہم فلم 'امراؤ جان' ثابت ہوئی۔ اس فلم میں انہوں نے نواب سلطان کا کردار نبھایا تھا جو امراؤ جان سے محبت کرتا ہے۔ اپنے اس کردار کو انہوں نے اتنی سنجیدگی سے نبھایا جسے ناظرین آج بھی بھلا نہیں سکے ہیں۔ اس فلم کے سدا بہار نغمے آج بھی ناظرین اور سامعین کی زبان پر ہیں۔ اُسی سال ان کے فلمی کریئر کی ایک اور سپر ہٹ فلم 'چشم بدور' ریلیز ہوئی۔ سائی پرانجپے کی ہدایت میں بنی اس فلم میں فاروق کی اداکاری کا نیا رنگ دیکھنے کو ملا۔ اس فلم سے پہلے ان کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ صرف سنجیدہ کردار ہی ادا کر سکتے ہیں لیکن اس فلم سے انوں نے اپنی زبردست مزاحیہ اداکاری سے ناظرین کا دل جیت لیا۔ ۱۹۸۲ء میں ان کے فلمی کریئر کی ایک اور اہم فلم 'بازار' پردہ سیمیں کی رونق بنی۔ ساگر سرحدی کی ہدایت میں بنی اس فلم میں ان کے مدمقابل آرٹ فلموں کا افسانوی کردار سمیتا پاٹل اور نصیر الدین شاہ جیسی مایہ ناز شخصیات تھیں۔ اس کے باوجود وہ اپنے کردار کے ذریعے ناظرین کی توجہ اپنی طرف متوجہ کرانے میں کامیاب رہے۔ ۱۹۸۳ء میں انہیں ایک بار پھر سائی پرانجپے کی فلم 'کتھا' میں کام کرنے کا موقع ملا۔